e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھنامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 38 Monday , November 02 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۳۸) لکھنؤ، پیر ۲-نومبر ۲۰۲۶ء مطابق ۱۲/ جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

فرانس میں مظاہرین کی بڑی تعداد سڑکوں پر اتری

فرانس میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ناقص سرکاری خدمات کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے کیے گئے۔ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق ان مظاہروں میں تقریباً 3.2 لاکھ افراد نے شرکت کی۔ تاہم کنفیڈریشن آف ٹریڈ یونینز (سی جی ٹی) سمیت مظاہرین کی تعداد کہیں زیادہ بتائی گئی ہے۔ پیرس پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کی شیلنگ کی۔ مارچ کے اختتام تک مارسیلے میں بھی کشیدگی برقرار رہی۔ 17 اکتوبر کو ہونے والے فسادات اور لوٹ مار کے بعد انتظامیہ نے سکیورٹی سخت کر دی تھی۔

یوپی روڈ ویز دیوالی اور چھٹ کے موقع پر اضافی بسیں چلائے گا

پریاگ راج (یو این آئی) اتر پردیش کے یوپی روڈ ویز نے دیوالی اور چھٹ کے موقع پر مسافروں کے رش کو دیکھتے ہوئے اپنی تیاریوں کو حتمی شکل دے دی ہے۔ ان دنوں متوقع ہجوم کے پیش نظر یوپی روڈ ویز کا پریاگ راج ریجن چھ سے 17 نومبر کے دوران مختلف روٹس پر روزانہ 148 اضافی بسیں چلائے گا۔ روڈ ویز کے ریجنل منیجر پریاگ راج روہند رکمار سنگھ نے یہ معلومات دی۔ انہوں نے بتایا کہ وارانسی کے لیے ہر پانچ منٹ اور لکھنؤ کے لیے ہر 10 منٹ پر مسافروں کو بس فراہم کی جائے گی۔ دیوالی کا تہوار آٹھ نومبر اور چھٹ کا تہوار 15 نومبر کو منایا جائے گا۔ اس دوران مختلف اہم روٹس پر تقریباً 148 اضافی چکر لگائے جائیں گی۔ پریاگ راج-لکھنؤ روٹ پر 34 اضافی چکر کے ساتھ ہر 10-10 منٹ پر بس، پریاگ راج-ایودھیا روٹ پر 20 اضافی چکر کے ساتھ ہر 15-15 منٹ پر بس دستیاب ہوگی۔

رام لیلا میدان میں عوامی سیلاب، انڈیا اتحاد کا طاقتور مظاہرہ

ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ مہاریلی میں گونجے ووٹ چوری کے خلاف نعرے، کئی دہائیوں بعد دہلی میں کسی سیاسی مسئلے پر ایسا اجتماع دیکھنے کو ملا



- مودی کو ہٹائے بغیر جمہوریت نہیں بچے گی، گیانیش کمار ادلا ناہدف۔ انڈیا اتحاد
- میری بات سچ ہوگی، گیانیش کمار عہدے سے ہٹیں گے اور جیل جائیں گے مودی، شاہ، گیانیش کو ووٹ چوری کے مذموم رسوب کو ملے گی سزا، راہل گاندھی
- مودی حکومت کی وداعی قریب، گیانیش کمار کو استعفیٰ دینا ہوگا، گھر جائے گے
- گیانیش نے دو ہی نہیں ووٹوں کی گنتی بھی ہائی جیک کی، ممتا بنرجی
- یوپی سے آئے لوگ یوپی ہی واپس جائیں گے 2027 کے بعد لوٹ کر نہیں آ پائیں گے، اکھلیش
- جس طرح مہاجرات میں شگوفے ہے ایمرجنسی کرتا تھا، اسی طرح آج بھی ہے ایمرجنسی ہو رہی ہے، تیجسوی یادو
- ایس آئی آر عام لوگوں کا ووٹ چھیننے کا ذریعہ ہے، پاکٹر بھیجا چاہیے

نئی دہلی: (ایجنسی) ووٹ چوری کے خلاف آواز بلند کرنے اور انتخابی عمل کی شفافیت کا مطالبہ کرنے کے لیے اتوار کو دہلی کے تاریخی رام لیلا میدان میں انڈیا اتحاد کی جانب سے منعقدہ ’ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ‘ مہاریلی میں غیر معمولی بھیڑ دیکھنے کو ملی۔ ملک کے مختلف حصوں سے ہزاروں کی تعداد میں پہنچنے والے لوگوں نے اس اجتماع کو ایک بڑے سیاسی مظاہرے کی شکل دے دی۔ ریلی کے دوران رام لیلا میدان ہی نہیں بلکہ اس کے اطراف کی سڑکیں، چوراہے اور فلائی اوور بھی لمحوں سے کھچے رہے۔ منتظمین اور شرکا کے مطابق کئی دہائیوں بعد دہلی کی سڑکوں پر کسی ایک سیاسی مسئلے کو لے کر اس قدر بڑے پیمانے پر عوامی حمایت دیکھنے کو ملی۔

ریلی میں اپوزیشن کے سرکردہ رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے انتخابی عمل میں بے ضابطگیوں، ایس آئی آر اور جمہوری اداروں کے تحفظ کے حوالے سے اپنے خدشات کا اظہار کیا اور حکومت و الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ریلی سے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو اور دی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ سمیت متعدد اپوزیشن رہنماؤں نے خطاب کیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ ووٹرلسٹوں میں ردوبدل اور ایس آئی آر کے ذریعے لوگوں کے ووٹ دینے کے حق کو متاثر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے مشترکہ جدوجہد جاری رکھنے کا عزم بھی ظاہر کیا۔

ریلی میں راہل گاندھی نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ گیانیش کمار چیف الیکشن کمشنر کے عہدے سے ہٹیں گے اور جیل جائیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گیانیش کمار نے ملک کے عوام کی آواز دبانے اور جمہوریت کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے۔ راہل گاندھی کے مطابق یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں بلکہ ملک کے مستقبل کے حوالے سے ایک خدشات کا اظہار کیا اور حکومت و الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ریلی سے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو اور دی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ سمیت متعدد اپوزیشن رہنماؤں نے خطاب کیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ ووٹرلسٹوں میں ردوبدل اور ایس آئی آر کے ذریعے لوگوں کے ووٹ دینے کے حق کو متاثر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے مشترکہ جدوجہد جاری رکھنے کا عزم بھی ظاہر کیا۔

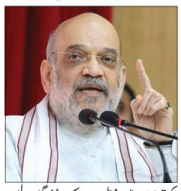
ریلی میں راہل گاندھی نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ گیانیش کمار چیف الیکشن کمشنر کے عہدے سے ہٹیں گے اور جیل جائیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گیانیش کمار نے ملک کے عوام کی آواز دبانے اور جمہوریت کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے۔ راہل گاندھی کے مطابق یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں بلکہ ملک کے مستقبل کے حوالے سے ایک خدشات کا اظہار کیا اور حکومت و الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ریلی سے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو اور دی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ سمیت متعدد اپوزیشن رہنماؤں نے خطاب کیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ ووٹرلسٹوں میں ردوبدل اور ایس آئی آر کے ذریعے لوگوں کے ووٹ دینے کے حق کو متاثر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے مشترکہ جدوجہد جاری رکھنے کا عزم بھی ظاہر کیا۔

ریلی میں راہل گاندھی نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ گیانیش کمار چیف الیکشن کمشنر کے عہدے سے ہٹیں گے اور جیل جائیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گیانیش کمار نے ملک کے عوام کی آواز دبانے اور جمہوریت کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے۔ راہل گاندھی کے مطابق یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں بلکہ ملک کے مستقبل کے حوالے سے ایک خدشات کا اظہار کیا اور حکومت و الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ریلی سے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو اور دی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ سمیت متعدد اپوزیشن رہنماؤں نے خطاب کیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ ووٹرلسٹوں میں ردوبدل اور ایس آئی آر کے ذریعے لوگوں کے ووٹ دینے کے حق کو متاثر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے مشترکہ جدوجہد جاری رکھنے کا عزم بھی ظاہر کیا۔

ریلی میں راہل گاندھی نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ گیانیش کمار چیف الیکشن کمشنر کے عہدے سے ہٹیں گے اور جیل جائیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گیانیش کمار نے ملک کے عوام کی آواز دبانے اور جمہوریت کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے۔ راہل گاندھی کے مطابق یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں بلکہ ملک کے مستقبل کے حوالے سے ایک خدشات کا اظہار کیا اور حکومت و الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ریلی سے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو اور دی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ سمیت متعدد اپوزیشن رہنماؤں نے خطاب کیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ ووٹرلسٹوں میں ردوبدل اور ایس آئی آر کے ذریعے لوگوں کے ووٹ دینے کے حق کو متاثر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے مشترکہ جدوجہد جاری رکھنے کا عزم بھی ظاہر کیا۔

1984 کے سکھ مخالف فسادات پر شاہ کا کانگریس پر سخت حملہ

ملک اس سیاہ باب کو نہیں بھول سکتا



چنڈی گڑھ: (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اتوار کو 1984 کے سکھ مخالف فسادات کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کانگریس پر سخت حملہ کیا اور کہا کہ ہزاروں سکھوں کے قتل کے اس سیاہ باب کو ملک کبھی نہیں بھول سکتا۔ انہوں نے چنڈی گڑھ میں تقریباً 250 کروڑ روپے کے مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا کہ نریندر مودی حکومت نے فساد متاثرین کو مناسب انصاف اور مالی مدد فراہم کی اور قصورواروں کو سزا دلانے کا کام کیا۔ وزیر داخلہ نے یکم نومبر کے دن کو چنڈی گڑھ، ہریانہ اور چنڈی گڑھ پولیس، تینوں کے لیے تاریخی قرار دیا، کیونکہ اسی دن 1966 میں چنڈی گڑھ اور ہریانہ کا قیام عمل میں آیا تھا اور چنڈی گڑھ پولیس کی تشکیل کی گئی تھی۔ انہوں نے چنڈی گڑھ کو شمالی ہندوستان کی روح اور ملک کا سب سے بہترین منصوبہ بند شہر قرار دیا۔ مسٹر شاہ نے رائے پور گاؤں میں تقریباً 70 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے بین ریاستی بس اڈے اور پولیس ہاکروں کے لیے 68 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے جانے والے 191 قسم-3 کے پلیس راہتی مکانات کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہاکروں کو جدید سہولیات اور ٹریفک فراہم کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ تاہ چنڈی گڑھ پولیس پولیس ہاکاروں کی رہائشی سہولیات کے معاملے میں ملک میں سرفہرست مقام حاصل کر سکے۔ اس دوران پولیس کے پیڑے میں تقریباً 150 جدید گاڑیاں بھی شامل کی گئیں۔ پنجاب کی مستقبل کی سیاست پر بات کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) ریاست میں مکمل اکثریت کی حکومت بنانے کے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کارکنوں سے پنجاب میں این ڈی اے کی جیت یقینی بنانے کی اپیل کی۔ تقریب میں چنڈی گڑھ کے منتظم گلاب چند کٹاریہ، میئر سرور جوشی، راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ستنام سنگھ سندھو سمیت انتظامیہ کے سینئر افسران موجود تھے۔

بی جے پی نے کنٹ پلیس کی تمام دکانیں زبردستی بند کرائی ہیں: راہل

دہلی میں امبیڈکر کی عظیم الشان ریلی کو لے کر بی جے پی اور کانگریس کے درمیان لفظی جنگ دوران لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے بی جے پی پر بڑا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ دہلی کے کناٹ پلیس میں بی جے پی نے زبردستی تمام دکانیں بند کرا دی ہیں۔ راہل گاندھی نے سوال اٹھایا کہ آخر تاجروں کو نقصان کون پہنچا رہا ہے؟ رام لیلا میدان میں منعقدہ عظیم الشان ریلی میں شامل ہونے کے لیے کناٹ پلیس سے گزرتے ہوئے راہل گاندھی نے ایک ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ”ہم نے سب لوگوں سے کہا تھا کہ جب آپ مارچ اور عظیم الشان ریلی میں شرکت کے لیے یہاں آئیں تو جیز نہیں خریدیں، خریداری کریں۔ لیکن یہاں کناٹ پلیس آ کے ہمیں معلوم ہوا کہ بی جے پی نے تمام دکانیں زبردستی بند کرا دی ہیں۔ تو آپ جان لیجیے کہ تاجروں کو نقصان کون پہنچا رہا ہے اور یہ سب کیسے ہو رہا ہے؟“

کسانوں کے نقصان کی بھرپائی کے لیے نیا پیکیج لانے کا اعلان

سی ایم یوگی کا سماجوادی پارٹی پر حملہ، کہا: ایس پی حکومت میں اتر پردیش جرائم کا گڑھ بن گیا تھا، چوری چورا کے مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو کیا یاد



گورکھپور: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو چوری چورا سے منعقدہ ایک پروگرام کے دوران سماجوادی پارٹی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی حکومت کے دور میں اتر پردیش جرائم کا گڑھ بن گیا تھا۔ اس وقت جرائم پیشہ عناصر کو سیاسی سرپرستی حاصل تھی، جبکہ تاجر، کسان اور بیٹیاں خود کو غیر محفوظ محسوس کرتے تھے۔ اس کے برعکس بی جے پی کی ڈبل انجن حکومت نے ترقی اور بہتر حکمرانی کے ذریعے ریاست کی تصویر بدل دی ہے۔ آج اتر پردیش زوال اور استحصال کی نہیں بلکہ ترقی اور تحفظ کی سرزمین بن چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ چوری چورا میں 59.44 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے بھوپا بازار (ریلوے کراسنگ نمبر 147 پی) اور برج کا افتتاح کرنے پہنچے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے مجموعی طور پر 287.56 کروڑ روپے کے 84 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلے اتر پردیش کا نام سنتے ہی لوگ یہاں آنے سے کتراتے تھے، لیکن اب ریاست کی شناخت بدل چکی ہے۔ یہاں کرفیو اور فسادات کی جگہ تہواروں اور خوشیوں کا ماحول ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایس پی حکومت کے ایک ضلع، ایک مافیا کا نظام قائم کرنے کا بھی ذکر کیا۔ اس دور میں غنڈے عربوں کی زمینوں پر قبضے کرتے اور تاجروں کو لوٹتے تھے، جبکہ بیٹیوں کی سلامتی بھی خطرے میں رہتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے گزشتہ 10 برسوں میں 10 لاکھ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں فراہم کی ہیں۔ ایک ضلع، ایک میڈیکل کالج اور ایک ضلع، ایک مصنوعات جیسی اسکیموں کے ذریعے ترقی کو رفتار دی گئی ہے۔ اب کوئی مافیا کسی غریب کی زمین پر قبضہ کرنے یا کسی بیٹی کی سلامتی سے کھلواڑ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کانگریس اور سماجوادی پارٹی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ایس پی حکومت کے دور میں ’دیکھ سپاہی، بٹیا گھبرائی‘ کا نعرہ عام تھا۔ تاجر کاروبار کرنے سے ڈرتے تھے اور تہواروں سے پہلے ہنگامے شروع ہو جاتے تھے۔

دیوالی سے قبل کمرشل سلنڈر کی قیمت میں 17 روپے کا اضافہ

نئی دہلی: (ایجنسی) یکم نومبر سے تیل کمپنیوں نے کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ یکم نومبر 2026ء سے بڑے شہروں میں کمرشل ایل پی جی کی قیمتوں میں 10 روپے سے لے کر 17 روپے تک کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کمرشل ایل پی جی 19 کلوگرام والے سلنڈروں میں فروخت کی جاتی ہے۔ دوسری جانب گھریلو ایل پی جی کی قیمتوں میں مسلسل چھٹے مہینے کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ کمرشل ایل پی جی سے بگس گھریلو ایل پی جی سلنڈر 14.2 کلوگرام کے ہوتے ہیں اور ہوٹلوں، ڈھابوں میں ان کا استعمال سب سے زیادہ کیا جاتا ہے۔ کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں اضافے پر اپوزیشن کانگریس نے مرکز کی بی جے پی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ”دیوالی سے قبل مہنگائی مین کا چابک چل گیا۔ کمرشل ایل پی جی سلنڈر 17 روپے مہنگا ہو گیا۔ مودی نے رواں سال 10 ماہ کے دوران کمرشل سلنڈر 1287 روپے مہنگا کر دیا۔“ کانگریس نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ سال کے آغاز میں جو سلنڈر 1684 روپے کا تھا وہ اب 2971 روپے کا ہو گیا ہے۔

لکھنؤ میں ڈاکٹر شمیم نکہت اردو فکشن ایوارڈ 2026 کی تقریب منعقد



لکھنؤ: آل انڈیا بیکنی اکیڈمی کی شاخ فاطمہ ایجوکیشنل فلاحی ٹرسٹ کے زیر اہتمام ہارویں ڈاکٹر شمیم نکہت اردو فکشن ایوارڈ 2026 کی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت اتر پردیش کے سابق ڈی جی پولیس اور اتر پردیش اردو اکادمی کے سابق صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے کی، جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے منیش شکلا شریک ہوئے۔ نظامت پروفیسر عباس رضانیر نے انجام دی۔ تقریب میں انگلش یونیورسٹی کے بانی وچانسلر پروفیسر سید وسیم اختر کے ہاتھوں معروف افسانہ نگار اور کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج کی سابق پرنسپل ڈاکٹر صبیحہ ناز کو ہارویں ڈاکٹر شمیم نکہت اردو فکشن ایوارڈ دیا گیا، جبکہ سینئر صحافی مشیر مانا کو سید وقار رضوی صحافت ایوارڈ سے نوازا گیا۔ سنجے شرما کی عدم موجودگی میں ان کی اہلیہ بیتا چترویدی نے ایوارڈ حاصل کیا۔ اس موقع پر پروفیسر یعقوب یاور نے اردو فکشن پر عالمی فکشن کے اثرات کے موضوع پر توسیعی خطبہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی فکشن کے اثرات سے اردو ادب میں حقیقت نگاری کو فروغ ملا اور اب کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق قائم ہوا۔ صدارتی خطاب میں ڈاکٹر عمار رضوی نے ایوارڈ یافتگان کو مبارکباد دیتے ہوئے ٹرسٹ کی خدمات کو سراہا اور شراب رد دلوی شمیم نکہت کے قائم کردہ ادارکانا کو گرکی کالج کا گلدستہ دے کی ضرورت پر زور دیا۔ مہمان خصوصی منیش شکلا نے پروفیسر شراب رد دلوی کی ادبی، سماجی اور انسانی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ تقریب میں طلبہ کے فی البدیہہ نویسی مقابلے کے کامیاب رہنما کو گھی انعامات دیے گئے۔ ریسرچ اسکالر زمرے میں صائمہ ہاشمی نے پہلا اور ارسلا ابراہیم نے دوسرا، ایم اے زمرے میں صدف نور نے پہلا اور گلفام رصد لقبی نے دوسرا، جبکہ بی اے زمرے میں رضا ابرار اور ماسٹر کے طور پر پہلا مقام حاصل کیا۔ دیگر کامیاب طلبہ کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔ تقریب میں پروفیسر محمد کاظم، خان احمد فاروقی، پروفیسر سید وسیم اختر سمیت متعدد ادبی شخصیات اور اساتذہ موجود رہے۔ یاسمین انجم کے اظہار تشکر کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب کی تفصیلات ٹرسٹ کے سکریٹری عاصم رضا نے فراہم کیں۔

پنجاب: اسمبلی انتخاب سے قبل عام آدمی پارٹی کو لگا دھچکا

2 اراکین اسمبلی نے بنیادی رکنیت سے دیا استعفیٰ

چنڈی گڑھ (ایجنسی) آئندہ اسمبلی انتخاب سے قبل پنجاب میں عام آدمی پارٹی (عاپ) کو بڑا دھچکا لگا ہے۔ پٹیالہ ضلع کی 2 اسمبلی سیٹوں سے پارٹی کے اراکین اسمبلی نے بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان میں سنور سے رکن اسمبلی ہرمیت سنگھ پٹھان ماجرا اور سامانہ سے رکن اسمبلی اور سابق وزیر چیتن سنگھ جوڑا ماجرا شامل ہیں۔ دونوں اراکین اسمبلی نے آج پارٹی چھوڑنے کا اعلان کیا۔ پارٹی چھوڑنے کے بعد دونوں اراکین اسمبلی شام 4:30 بجے چنڈی گڑھ پریس کلب میں پریس کانفرنس کریں گے۔ اس دوران وہ پارٹی سے استعفیٰ دینے کی وجہ بھی بتائیں گے۔ چیتن سنگھ جوڑا ماجرا عام آدمی پارٹی کی حکومت میں وزیر رہ چکے ہیں۔ تاہم کچھ عرصہ قبل پارٹی نے سامانہ اسمبلی حلقے میں ان کی جگہ سابق اکالی رہنما ترپت سنگھ رکھڑا کو حلقہ انچارج کی ذمہ داری سونپ دی تھی۔ اس کے بعد سے ہی پارٹی میں ان کے کردار کو لے کر سوال اٹھ رہے تھے۔ دوسری جانب سنور سے رکن اسمبلی ہرمیت سنگھ پٹھان ماجرا بھی تنازعات میں رہے ہیں۔ ان کے خلاف عصمت دری کا مقدمہ درج ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ 7 آنسو پلیا بچے گئے تھے۔ بعد میں تفتیش میں شامل ہونے کے لیے ہندوستان واپس آنے پر پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا تھا۔

اپوزیشن کی ریلی کے خلاف بی جے پی کا مارچ

راہل گاندھی نے سیاسی مفاد کے لیے سکھ متاثرین کو فراموش کیا: نڈا



نئی دہلی: رام لیلا میدان میں انڈیا اتحاد کی ریلی کے خلاف بی جے پی نے اتوار کو دہلی سمیت ملک بھر میں جمہوریت بچاؤ، انارکی بناؤ کے عنوان سے مارچ نکالا۔ دہلی میں ہری نگر سے تلک نگر تک تقریباً ایک کلومیٹر طویل مارچ کا اہتمام کیا گیا، جس میں 1984 کے سکھ مخالف فسادات کے متاثرہ خاندانوں اور سکھ برادری کے لوگوں نے شرکت کی۔ بی جے پی نے الزام لگایا کہ کانگریس نے ایس آئی آر کے خلاف رام لیلا میدان میں ریلی کے لیے یکم نومبر کی تاریخ جان بوجھ کر منتخب کی، کیونکہ یکم نومبر 1984 کو سکھ مخالف تشدد کے واقعات پیش آئے تھے۔ مرکزی وزیر بے پی نڈا نے کہا کہ کانگریس کا 1984 کے سکھ مخالف تشدد کے متاثرین کو یاد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن راہل گاندھی اپنی سیاسی چمک دمک کے لیے انہیں فراموش کر کے رام لیلا میدان میں ریلی کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس تشدد میں بے قصور سکھوں کو نشانہ بنایا گیا، ہزاروں خواتین بیوہ ہوئیں، لیکن گاندھی خاندان نے آج تک متاثرہ سکھ خاندانوں سے ملنے کی زحمت نہیں کی۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا، ”ان چہروں کو اقتدار سے باہر کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ مودی، شاہ اور گیانیش کمار سے ان کی ذاتی دشمنی نہیں ہے، لیکن آئین، جمہوریت اور ملک کی روح پر حملے کو کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔“

کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی حکومتوں پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے مرکزی حکومت کے ساتھ مہاراشٹر، بہار اور اتر پردیش کی حکومتوں کو بھی ’چوری کی حکومتیں‘ قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب تک مودی اقتدار سے نہیں ہٹیں گے، ملک میں جمہوریت کا تحفظ ممکن نہیں ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ وزیر اعظم مودی خود ہی اپنے آپ کو ’منتخب‘ کرتے ہیں، عوام انہیں منتخب نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں ایسی حکومتیں قائم ہیں جو عوام کے ووٹ کے بجائے چوری کے ذریعے اقتدار میں آئی ہیں۔ ان کے مطابق مرکزی حکومت کے علاوہ مہاراشٹر، بہار اور اتر پردیش کی حکومتیں بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ ان حکومتوں کو واپس بلانے کا راستہ یہیں سے نکلے گا۔

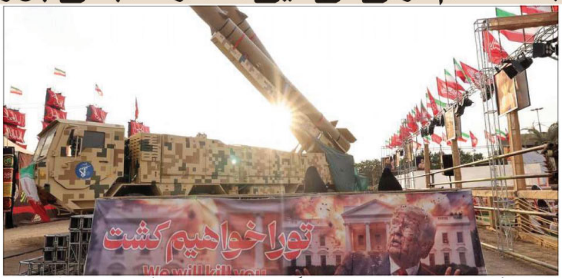
کانگریس کے وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی حکومتوں پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے مرکزی حکومت کے ساتھ مہاراشٹر، بہار اور اتر پردیش کی حکومتوں کو ’چوری کی حکومتیں‘ قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب تک مودی اقتدار سے نہیں ہٹیں گے، ملک میں جمہوریت کا تحفظ ممکن نہیں ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ وزیر اعظم مودی خود ہی اپنے آپ کو ’منتخب‘ کرتے ہیں، عوام انہیں منتخب نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں ایسی حکومتیں قائم ہیں جو عوام کے ووٹ کے بجائے چوری کے ذریعے اقتدار میں آئی ہیں۔ ان کے مطابق مرکزی حکومت کے علاوہ مہاراشٹر، بہار اور اتر پردیش کی حکومتیں بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ ان حکومتوں کو واپس بلانے کا راستہ یہیں سے نکلے گا۔

منی پور میں پھر بھڑکا نسلی تشدد، دو الگ واقعات میں 5 افراد ہلاک

امپھال/ای دہلی: (ایجنسی) ہندوستان کی شمال مشرقی ریاست منی پور میں ایک بار پھر نسلی تشدد بھڑک اٹھا ہے۔ ریاست میں دو الگ الگ واقعات میں کم از کم پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے اتوار کو ان ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ تین افراد کی موت فائرنگ کے تبادلے میں ہوئی، جبکہ دو دیگر افراد کی لاشیں تلاشی مہم کے دوران برآمد کی گئیں۔ پولیس کے مطابق، پہلا واقعہ ریاست کے ضلع جیرامپور میں ہفتہ کے روز پیش آیا، جہاں مشتبہ مسلح افراد نے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ اس واقعے میں کوکی قبائلی برادری سے تعلق رکھنے والے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے اپنے بیان میں فائرنگ میں ملوث افراد کو مقامی مسلح شرپسند قرار دیا ہے۔ دوسرے واقعے میں کوکی برادری کے دو افراد کی لاشیں اتوار کی صبح کانگ پوکپی ضلع سے برآمد ہوئیں۔ یہ دونوں افراد رواں ہفتے کے آغاز سے لاپتہ تھے۔ پولیس کے مطابق، سکیورٹی اہلکاروں نے ان کی تلاش کے لیے کارروائی شروع کی تھی، جس کے بعد ان کی لاشیں ملیں۔ کوکی قبائلی برادری کی ایک اہم تنظیم نے ان ہلاکتوں کا الزام ناگا علیحدگی پسند تنظیموں پر عائد کیا ہے۔ تنظیم نے ان واقعات کو کوکی برادری کے آبائی علاقے میں براہ راست اور بلا اشتعال حملہ قرار دیا ہے۔ تاہم، ان الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ یہ ہلاکتیں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب منی پور کے دارالحکومت امپھال سمیت ریاست کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ ان مظاہروں میں لاکھوں افراد کی شرکت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ مظاہرین کوکی تنظیموں کی مسلح گروپوں اور ہندوستانی حکومت کے درمیان جنگ بندی کے معاہدے کو ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ منی پور میں کوکی اور ناگا قبائلی برادریوں کے درمیان آبائی علاقوں پر ملکیت کے دعووں کو لے کر طویل عرصے سے کشیدگی رہی ہے۔ دونوں برادریوں کے درمیان تازہ جھڑپوں کا سلسلہ رواں سال فروری میں اس وقت شروع ہوا جب میتیہ طور پر کوکی برادری کے کچھ افراد نے ایک ناگا شخص پر حملہ کیا تھا۔

ایران کی امریکہ کو طویل جنگ اور بھرپور جواب کی دھمکی

ایران سے نئے تصادم کا خطرہ، یائر گولان کی نتن یاہو پر سخت تنقید
ایران کے ساتھ جنگ ختم کرنے کے لیے مذاکرات اچھے چل رہے ہیں: ٹرمپ



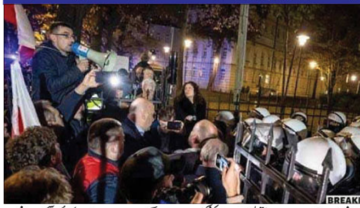
ایران نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ نئی جنگ چھڑنے کی صورت میں لڑائی گزشتہ تنازعے سے زیادہ طویل ہوسکتی ہے۔ تہران کا یہ بیان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں انہوں نے ایران میں مزید ایک یا دو اہداف کو نشانہ بنانے کا عندیہ دیا تھا۔ ایرانی سرکاری ٹیلی وژن کے مطابق فوج کے ترجمان محمد اکرمی نیا نے اتوار کے روز کہا کہ ممکنہ نئی جنگ گزشتہ تنازعے سے زیادہ طویل ہوسکتی ہے۔ ان کے بقول امریکی صدر اس جنگ کے خاتمے کا وقت یا شرائط طے کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں گے۔ وہ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملوں کے بعد شروع ہونے والے تنازعے کے شدید ترین مرحلے کا حوالہ دے رہے تھے۔ ان حملوں میں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای ہلاک ہو گئے تھے۔ ایران نے جواباً خطے کے مختلف ممالک میں میزائل اور ڈرون حملے کیے تھے، جبکہ اس کے حمایت یافتہ مسلح گروہ لبنان اور یمن میں بھی لڑائی میں شامل ہو گئے تھے۔ ایرانی وزیرِ دفاع مہرداد اخلاقی نے بھی اتوار کو کسی حملے کی صورت میں متناسب، فیصلہ کن اور مؤثر جواب دینے کی دھمکی دی۔ سرکاری ٹیلی وژن کے مطابق ان کا کہنا تھا کہ ایران کو دھمکانے والے اس کے دفاعی ردِعمل کے دائرۂ کار، وقت یا نتائج کا تعین نہیں کر سکتے۔ دوسری جانب ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے ترجمان حسین محبی نے بھی سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای کے ایک روز قبل جاری کردہ تحریری پیغام کی تائید کی۔ ان کے مطابق امریکہ کے ساتھ کسی تنازعے میں جغرافیائی حدود کی کوئی پابندی نہیں ہو گی اور دشمن کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک وسیع محاذ متعین کیا جا چکا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہفتے کے روز کہا تھا کہ امریکہ نے ایران کی بیشتر فوجی صلاحیتوں کو تباہ کر دیا ہے، تاہم ایک یا دو اہداف ابھی باقی ہیں۔ ان کے بقول انہیں دس منٹ میں نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔

□ اسرائیلی پارٹی ڈیموکریٹس کے سربراہ اور اسرائیلی فوج کے سابق نائب چیف آف اسٹاف یائر گولان نے وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو پر تنقید کرتے ہوئے ایران کے ساتھ نئے تصادم کے بڑھتے امکانات پر تشویش ظاہر کی ہے۔ گولان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ اسرائیل ایران کے ساتھ تنازع کے بار بار دہرائے جانے والے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے، جو ان کے بقول نتن یاہو کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نتن یاہو کے پاس ایسی مہم چلانے کے لیے نہ عوامی اعتماد ہے، نہ اخلاقی جواز اور نہ ہی مطلوبہ صلاحیت۔ انہوں نے کہا کہ وہ، گادی آئزنکوٹ، آویگدور لیبرمین، نفتالی بینیٹ اور یائر لپید اسرائیل کے سکیورٹی نظام سے اچھی طرح واقف ہیں اور ان کے پاس تجربہ، صلاحیت اور گہرا علم ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسرائیل کی سلامتی کے لیے مل کر کام کرنے کے پابند ہیں، جبکہ نتن یاہو، یسرائیل کاٹز اور اتمار بن گویر اہم عہدوں پر فائز ہیں، جو ان کے مطابق اسرائیل کے لیے خطرہ ہے۔ گولان نے مطالبہ کیا کہ اسرائیل کی سلامتی کو نتن یاہو کی سیاسی بقا کی جنگ کا ذریعہ نہ بننے دیا جائے اور جلد از جلد متبادل حکومت تشکیل دی جائے۔ یہ بیان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ایرانی اہداف کے خلاف مزید حملوں کے امکان کے اشارے کے بعد سامنے آیا ہے۔ ٹرمپ نے ہفتے کو صحافیوں سے گفتگو میں کہا تھا کہ امریکہ نے ایران کی فوجی صلاحیتوں کا بڑا حصہ تباہ کر دیا ہے، تاہم ایک یا دو اہداف ابھی باقی ہیں۔ ایران نے بھی نئے حملوں کی صورت میں جوابی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ دریں اثنا، سینکڑوں اسرائیلیوں نے سڑکوں پر احتجاج کرتے ہوئے اپوزیشن سے مطالبہ کیا کہ نتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے عرب جماعتوں کے ساتھ اتحاد کیا جائے۔ عرب اکثریتی جماعتوں نے گزشتہ منگل کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں مجموعی طور پر 19 نشستیں حاصل کیں، جبکہ نتن یاہو کی مخالف یہودی اکثریتی جماعتوں نے 48 نشستیں جیتیں۔ اپوزیشن لیڈر گادی آئزنکوٹ نے تاہم ابھی عرب جماعتوں کے ساتھ اتحاد کے بارے میں فیصلہ نہیں کیا ہے۔

□ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف آئندہ چند دنوں میں ممکنہ امریکی حملے کی قیاس آرائیوں کے درمیان کہا ہے کہ جنگ ختم کرنے کے لیے ایران کے ساتھ مذاکرات اچھے طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں، تاہم انہیں ایرانی قیادت پر اعتماد نہیں ہے۔ ٹرمپ نے ہفتہ کی شام فلوریڈا میں اپنی رہائش گاہ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی قیادت پوری طرح قابل اعتماد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ایران کی فوجی صلاحیتوں کا بڑا حصہ تباہ کردیا ہے، تاہم ابھی ایک یا دو اہداف سے نمٹنا باقی ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ امریکہ کو جارحانہ کارروائی کی کوئی جلدی نہیں، کیونکہ ایران کی فوجی صلاحیتوں اور جوہری پروگرام کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا جاچکا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے ان کی جوہری صلاحیتیں ختم کردی ہیں۔ ہمارے سامنے ابھی ایک یا دو مقامات باقی ہیں، جن سے نمٹنا ہے، لیکن ہم یہ کام 10 منٹ میں کرسکتے ہیں۔ ٹرمپ کا یہ بیان امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے اس بیان کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ٹرمپ نے ایران کے خلاف نئے حملوں کا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے اور امریکہ سفارتی حل کے لیے تیار ہے۔ دوسری جانب ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے وسط مدتی انتخابات کے بعد حملے دوبارہ شروع کرنے کی دھمکیوں کے تناظر میں نئے حملوں سے خبردار کیا ہے۔ ایرانی مسلح افواج کے چیف آف جنرل اسٹاف میجر جنرل علی عبداللہی نے بھی کہا کہ فوج پوری قوت اور شدت کے ساتھ، بغیر کسی جغرافیائی پابندی کے مقابلے کے لیے تیار ہے۔ یہ دھمکیاں اور جوابی انتباہات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب کشیدگی کم کرنے اور امریکہ و ایران کو کسی معاہدے تک پہنچانے کے لیے سفارتی کوششیں جاری ہیں۔ گزشتہ جمعہ کو ایک قطری وفد نے تہران میں ملاقاتیں کیں، جس کے بعد دوحہ میں بھی بات چیت ہوئی۔ یہ پیش رفت اس پس منظر میں ہوئی ہے کہ متعدد مبصرین اور تجزیہ کار توقع کر رہے ہیں کہ امریکہ 3 نومبر کو ہونے والے کانگریس کے وسط مدتی انتخابات کے بعد ایرانی اہداف پر حملے کرسکتا ہے۔ جنگ 28 فروری کو اس وقت شروع ہوئی تھی جب امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے خلاف مشترکہ حملے کیے تھے، جس کے جواب میں ایران نے خلیجی ممالک میں موجود مقامات کو نشانہ بنایا۔ اپریل میں جنگ بندی ہوئی، جس سے تقریباً 40 روز کی شدید بمباری کا سلسلہ ختم ہوا، جبکہ جون میں تنازع کو مستقل طور پر ختم کرنے کے لیے ایک معاہدے کا پروٹوکول طے پایا۔ تاہم یہ نازک مفاہمت گزشتہ جولائی میں مکمل طور پر ٹوٹ گئی اور آبنائے ہرمز تنازع کا مرکز بنی رہی۔ ایران نے ہائیڈروکاربنز کی ترسیل کی اس اہم گزرگاہ پر کنٹرول کا دعویٰ کرتے ہوئے وہاں داخل ہونے والے جہازوں کو اجازت کے بغیر گزرنے پر دھمکیاں دیں۔ دوسری جانب امریکی افواج نے ایرانی بندرگاہوں کی بحری ناکہ بندی جاری رکھی اور تیل بردار جہازوں کی آمد و رفت روک دی، جس سے تہران کو غیر ملکی کرنسی کے حصول میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایرانی اہداف میں ایک ایسا مقام بھی شامل بتایا جاتا ہے، جس کے جوہری تنصیب ہونے کا شبہ ہے اور جو کدال پہاڑ کے نام سے معروف ہے۔ یہ مقام اصفہان صوبے میں تہران سے تقریباً 200 کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔

پولینڈ میں آئینی عدالت کا بحران شدت اختیار کر گیا، صدر اور وزیر اعظم آمنے سامنے

ڈونالڈ ٹسک کا قانون کی حکمرانی پر زور، تشدد اور بدنظمی مسترد



وارسا، یکم نومبر (یواین آئی) پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونالڈ ٹسک نے ہفتہ کی شام ٹیلی ویژن پر نشر خطاب میں ملک میں گہرے ہوتے آئینی عدالت کے بحران پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ تشدد کے مقابلے میں قانون کی حکمرانی کی جیت ہوگی۔ ملک کی عدلیہ کو لے کر کشیدگی عروج پر پہنچ گئی ہے۔ پولینڈ کی آئینی عدالت کی تشکیل کو لے کر جاری تنازع نے صدر کارول ناوروتسکی کے ساتھ کھلے ٹکراؤ کی صورت اختیار کر لی ہے۔ جمعہ کی رات نئے ججوں کی تقرری پر تعطل کے درمیان صدر نے آئینی عدالت کی عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔ اس دوران پولیس نے عمارت کو گھیرے میں لے لیا۔ اس واقعے کی ٹیلی ویژن پر براہ راست نشریات ہوئیں، جس کے بعد یہ بحران پولینڈ سے باہر یورپ کی وسیع تر سیاسی بحث کا بھی موضوع بن گیا۔ اپوزیشن نے ٹسک حکومت پر تختہ پلٹنے کی کوشش کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ دوسری جانب حکومت کا کہنا ہے کہ وہ برسوں سے جاری لاء اینڈ جسٹس ×(پی آئی ایس) پارٹی کی عدلیہ میں مداخلت کے بعد قانون کی حکمرانی بحال کرنے کے لیے ضروری اصلاحات نافذ کر رہی ہے۔ ملک سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ٹسک نے جمعہ کے واقعات کو قابل مذمت پیش رفت × قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ پولینڈ میں ایسے مناظر دوبارہ دیکھنے کو نہیں ملیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امن بحال کرنے کا مطلب بدنظمی یا تشدد کو قبول کرنا نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا، ××ایک جمہوری ملک کو مضبوط ہونا چاہیے اور انصاف نافذ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔×× پولینڈ کی آئینی عدالت کو لے کر تنازع 2015 میں شروع ہوا تھا، جب حکمراں سوک پلیٹ فارم اور اپوزیشن لا اینڈ جسٹس پارٹیوں کے درمیان پانچ ججوں کی تقرری کو لے کر ٹکراؤ ہوا تھا۔ اس کے بعد سے یہ تنازع عدالتی آزادی، عدالت کی تشکیل اور اس کے فیصلوں کے اختیار سے متعلق وسیع تر کشمکش میں تبدیل ہو گیا ہے۔ مسٹر ٹسک نے کہا کہ ان کی حکومت نے بحران کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی، لیکن پی آئی ایس اور صدر نے اس کی تجاویز روک دیں، جس سے تنازع مزید گہرا ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹکراؤ سے بچنے کے لیے پارلیمانی اکثریت نے سابقہ پی آئی ایس حکومت کے دور میں مقرر کیے گئے ججوں کی مدت ختم ہونے تک انتظار کیا۔ مسٹر ٹسک نے کہا، ××ہم نے صبر کے ساتھ نئے ججوں کے انتخاب کا انتظار کیا، جب تک کہ پی آئی ایس کی جانب سے مقرران کے پیش رو ججوں کی مدت ختم نہیں ہوگئی۔ سیجم نے اپنے امیدوار منتخب کیے، ججوں نے حلف لیا، لیکن صدر نے اس حلف کو قبول کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔×× پولینڈ کی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں سیجم نے نئے ججوں کا انتخاب کیا تھا اور انہوں نے اپنے عہدے کا حلف بھی لیا تھا۔ تاہم مسٹر ناوروتسکی نے باضابطہ طور پر ان کا حلف قبول نہیں کیا، جبکہ آئینی عدالت کے صدر بوگدان شویاتکووسکی نے نئے ججوں کو عہدہ سنبھالنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ مسٹر ٹسک نے نومنتخب ججوں کو قانونی طور پر مقرر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان پر حملہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے ٹکراؤ کے دوران پی آئی ایس اور انتہائی دائیں بازو کی کونفیڈریشن پارٹی سے وابستہ رہنماؤں اور کارکنوں کے طرز عمل پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے کہا، ×× کچھ معاملات میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔×× انہوں نے کہا کہ قانون شکنی کے ساتھ بات چیت کر کے سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ ان کے مطابق قانون کی حکمرانی والے ملک میں طاقت، جارحیت اور جماعتی مفادات یہ طے نہیں کر سکتے کہ کون صحیح ہے۔ مسٹر ٹسک نے یہ بھی کہا کہ صدر سمیت کسی بھی سیاست دان کو عدالت یا ٹریبونل میں داخل ہونے، ججوں کو ہدایات دینے یا انہیں ڈرانے دھمکانے کا حق نہیں ہے۔ ان کا یہ بیان ناوروتسکی کے آئینی عدالت کی عمارت کے دورے کے تناظر میں تھا۔ صدر سینیگال جاتے ہوئے اپنا طیارہ واپس موڑ کر وہاں پہنچے تھے۔ مسٹر ٹسک نے خبردار کیا کہ روس نواز گروپ اس سیاسی تنازع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ انہوں نے آن لائن سرگرم روسی بوٹس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے اندازے کے مطابق یہ پولینڈ کے موجودہ آئینی نظام کے مخالفین کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئینی عدالت آئین کے مطابق اور انتظامیہ سے آزاد ہو کر کام کرے گی۔ وزیر اعظم کی حیثیت سے مسٹر ٹسک نے ادارے کو اس کے کام کاج کے لیے ضروری سکیورٹی اور حالات فراہم کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا، ××اور میں اس ذمہ داری کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔×× ان کے خطاب میں صدر ناوروتسکی کے ساتھ کسی ٹھوس سمجھوتے یا تنازع کو حل کرنے کے لیے تفصیلی منصوبے کا ذکر نہیں کیا گیا۔

غزہ میں اسرائیلی حملے، پانچ پولیس اہلکاروں سمیت آٹھ فلسطینی ہلاک



قاہرہ، یکم نومبر (یواین آئی) غزہ پٹی میں اتوار کو دو الگ الگ اسرائیلی حملوں میں کم از کم آٹھ فلسطینی ہلاک ہو گئے، جن میں پانچ پولیس اہلکار شامل ہیں۔ طبی ذرائع اور حماس کے زیر انتظام وزارت داخلہ نے یہ اطلاع دی۔ طبی ذرائع کے مطابق غزہ شہر میں اسرائیلی فضائی حملے میں تین افراد ہلاک ہوئے۔ وزارت داخلہ نے بتایا کہ جنوبی غزہ پٹی کے خان یونس کے مغربی علاقے میں ایک اور حملے میں پانچ پولیس اہلکار مارے گئے۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ خان یونس میں متعدد جنگجوؤں کو نشانہ بنایا گیا، تاہم اس نے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ فوج نے غزہ شہر میں ہونے والے حملے پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ حماس دوبارہ ہتھیار جمع کر رہی ہے اور ایک سال پرانی جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حملے کر رہی ہے، جس کے باعث اس نے حالیہ ہفتوں میں حماس کے خلاف حملے تیز کیے ہیں۔ حماس نے حملے کرنے یا اپنے ہتھیاروں کا ذخیرہ دوبارہ قائم کرنے کی کوشش سے انکار کیا ہے اور اسرائیل پر غزہ امن معاہدے کو نقصان پہنچانے کا الزام عائد کیا ہے۔ گزشتہ سال امریکہ کی ثالثی میں ہونے والی جنگ بندی میں غزہ کی تعمیر نو کا راستہ ہموار کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا، تاہم حماس کو غیر مسلح کرنے اور اسرائیلی فوج کے انخلا کی شرائط پر مذاکرات کاروں میں اتفاق نہ ہونے کے باعث اس سمت میں بہت کم پیش رفت ہوئی ہے۔ اسرائیلی فوج تقریباً دو تہائی غزہ پٹی پر کنٹرول رکھتی ہے اور ان علاقوں سے فلسطینیوں کو انخلا کا حکم دیا گیا ہے۔ دو ملین سے زائد آبادی میں سے تقریباً تمام افراد غزہ کے باقی ایک تہائی علاقے میں جنگ سے تباہ شدہ عمارتوں اور عارضی خیموں میں رہ رہے ہیں، جہاں حماس کا مؤثر کنٹرول برقرار ہے۔ غزہ کے محکمہ صحت کے حکام کے مطابق جنگ بندی کے بعد سے اسرائیلی حملوں میں کم از کم 1500 فلسطینی ہلاک ہوچکے ہیں، جبکہ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس دوران اس کے چار فوجی مارے گئے ہیں۔ فلسطینی حکام کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی قیادت میں جنگجوؤں کے جنوبی اسرائیل پر حملے کے بعد غزہ میں شروع ہونے والی اسرائیلی کارروائی میں اب تک 74 ہزار سے زائد فلسطینی ہلاک ہوچکے ہیں۔ اسرائیلی حکام کے مطابق 7 اکتوبر کے حملے میں تقریباً 1200 افراد ہلاک ہوئے تھے۔

بنگلہ دیش میں تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ

ڈھاکہ، یکم نومبر (یواین آئی) بنگلہ دیش کے غازی پور میں کم از کم ماہانہ اجرت 30 ہزار ٹکا کرنے کے مطالبے کو لے کر اتوار کو ٹیکسٹائل صنعت کے مزدوروں نے ڈھاکہ-ٹانگائل شاہراہ جام کر دی، جس سے ٹریفک مکمل طور پر ٹھپ ہو گئی۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے بارڈر گارڈ بنگلہ دیش (بی جی بی) کی پانچ پلاٹون تعینات کی گئی ہیں۔ اس دوران کوناباڑی علاقے میں واقع ایک پولیس چوکی کو بھی آگ لگا دی گئی۔ مزدوروں نے صبح آٹھ بجے کے کچھ دیر بعد شاہراہ پر جمع ہونا شروع کیا اور تقریباً ساڑھے نو بجے سڑک جام کر دی۔ اس سے اس مصروف شاہراہ پر ٹریفک متاثر ہو گئی۔ اجرت میں اضافے کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے لگاتے مزدوروں نے کالیا کیر اپازیلا کے صفی پور بازار، چندرا پلی بجلی، موچک اور تیلی چالا سمیت شاہراہ کے کئی مقامات پر قبضہ کر لیا۔ لاٹھیاں لیے سیکڑوں مزدوروں نے مختلف مقامات پر مورچے سنبھال لیے، جس سے گاڑیوں کی آمد و رفت رک گئی اور مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ کالیا کیر کے رتن پور علاقے میں کرانی نٹ کمپوزٹ اور نٹ ایشیا سمیت کئی کارخانوں کے مزدور بھی کام پر جانے کے بجائے احتجاج میں شامل ہو گئے۔

مہنگائی کے خلاف جرمنی اور فرانس میں مظاہرے، کئی شہروں میں تشدد اور لوٹ مار



فرینکفرٹ/ پیرس، یکم نومبر (یواین آئی) بڑھتی مہنگائی اور تعلیم کے مسائل کے خلاف جرمنی اور فرانس میں مظاہرے ہفتہ کو کئی مقامات پر پرتشدد ہو گئے۔ جرمنی میں ہزاروں نوجوانوں کے سڑکوں پر اترنے کے بعد فرینکفرٹ اور کولون سمیت بعض بڑے شہروں میں جھڑپیں اور لوٹ مار ہوئی، جبکہ پولیس کو ہجوم پر قابو پانے کے لیے واٹر کینن کا استعمال کرنا پڑا۔ جرمنی میں نوجوانوں کی قیادت والی جین زی ریگلٹ × تحریک نے برلن، فرینکفرٹ، کولون، ہیمبرگ اور میونخ سمیت 30 سے زائد شہروں میں مظاہرے کیے۔ مظاہرین نے بڑھتی مہنگائی، اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے لیے کم فنڈنگ، ماحولیاتی مسائل اور لازمی فوجی سروس دوبارہ شروع کیے جانے کے امکان پر تشویش ظاہر کی۔ منتظمین کے مطابق ملک بھر میں تقریباً ایک لاکھ 20 ہزار افراد مظاہروں میں شریک ہوئے۔ دن کے وقت مظاہرے زیادہ تر پرامن رہے، تاہم شام کے بعد کئی شہروں میں حالات بگڑ گئے۔ فرینکفرٹ میں سب سے زیادہ ہنگامہ ہوا، جہاں نقاب پوش گروپوں نے شہر کے مرکزی شاپنگ علاقے زائل × میں دکانوں کے شیشے توڑ دیے اور لوٹ مار کی۔ ایک ہتھیاروں کی دکان کو بھی نشانہ بنایا گیا، جس کے بعد پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ تقریباً 100 افراد کو شناخت کی جانچ کے لیے حراست میں لیا گیا، جبکہ 30 سے زائد افراد کو ابتدائی طور پر گرفتار کیا گیا۔ حملے کا نشانہ بننے والی دکان سے دو ہتھیار بھی برآمد کیے گئے۔ کولون میں مارچ کے دوران آتش بازی کے بعد پولیس نے واٹر کینن کا استعمال کیا، جبکہ ہیمبرگ میں رکاوٹوں کو آگ لگانے اور ایمرجنسی اہلکاروں پر پتھر، بوتلیں اور آتش بازی کے سامان پھینکے جانے کے بعد جھڑپیں ہوئیں۔ برلن میں برانڈن برگ گیٹ کے قریب مرکزی اجتماع زیادہ تر پرامن رہا، تاہم شہر کے دیگر حصوں میں پیش آئے واقعات میں 27 پولیس اہلکار معمولی زخمی ہوئے۔ ہیسے کے وزیر اعلیٰ بوریس رائن نے فرینکفرٹ میں ہونے والے تشدد کی مذمت کی اور کہا کہ اس کے سنگین نتائج ہوں گے، جبکہ وزیر داخلہ رومان پوسیک نے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کا عزم ظاہر کیا۔ حکام کے مطابق رات کے وقت ہونے والے ہنگاموں کی تحقیقات جاری ہیں اور ابتدائی اشاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ تشدد میں ملوث کئی افراد دن کے پرامن مظاہروں کا حصہ نہیں تھے۔ جرمنی کے مظاہرے یورپ میں جاری احتجاج کی وسیع لہر کا حصہ ہیں۔ فرانس میں ییلو ویسٹ × تحریک، طلبہ اور دیگر گروپوں نے بڑھتی مہنگائی اور زندگی گزارنے کی بڑھتی لاگت کے خلاف ملک گیر مظاہرے کیے۔ یہ تحریک ستمبر کے آخر میں اسکولوں کی خراب صورتحال، اساتذہ کی کمی، تعلیمی وسائل اور یونیورسٹی داخلہ نظام میں تبدیلی کے مطالبات کے ساتھ شروع ہوئی تھی، جس کے بعد زندگی گزارنے کے اخراجات اور معاشی دباؤ کے مسائل بھی اس میں شامل ہو گئے۔ فرانس کی وزارت داخلہ کے مطابق ہفتہ کو ملک بھر میں تقریباً تین لاکھ 20 ہزار افراد نے مظاہروں میں شرکت کی، جن میں پیرس کے 70 ہزار افراد شامل تھے۔ یہ تعداد 17 اکتوبر کے پانچ لاکھ 50 ہزار اور 24 اکتوبر کے چار لاکھ 10 ہزار مظاہرین کے مقابلے میں کم تھی۔ بیشتر مظاہرے پرامن رہے، تاہم کئی شہروں میں جلوس کے اختتام پر کشیدگی پیدا ہوئی اور بعض انتہا پسند عناصر × نے شہروں کے مراکز میں داخل ہو کر توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کی کوشش کی۔ فرانس کے وزیر داخلہ لوراں نونیز نے ہالووین کے دوران عوامی نظم و نسق بگڑنے کے شدید خطرے کے پیش نظر ملک بھر میں تقریباً 70 ہزار پولیس اور جینڈرمری اہلکار تعینات کیے۔ وزارت داخلہ کے مطابق 29 اکتوبر تک احتجاجی تحریک کے آغاز سے اب تک ایک ہزار 193 پولیس اہلکار اور جینڈرمری اہلکار زخمی ہوچکے تھے۔ ہفتہ کو بھی سیکڑوں افراد کو حراست میں لیا گیا۔

نتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے عرب جماعتوں سے اتحاد کا مطالبہ

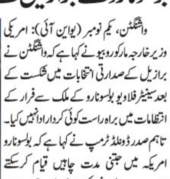


تل ابیب، یکم نومبر (یواین آئی): اسرائیل میں سینکڑوں افراد نے ہفتے کے روز سڑکوں پر مظاہرہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اپوزیشن رہنما گادی آئزن کوٹ، وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے عرب جماعتوں کے ساتھ اتحاد کریں۔ دوسری جانب نتن یاہو نے عرب جماعتوں کے رہنماؤں پر اپنے حملے مزید تیز کر دیے ہیں۔ منگل کو ہونے والے انتخابات میں عرب اکثریتی جماعتوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اسے نتن یاہو کی سخت گیر دائیں بازو کی حکومت کی جانب سے عرب اقلیت کے خلاف بیان بازی پر پائے جانے والے غصے کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ تاہم اپوزیشن رہنما گادی آئزن کوٹ نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ وہ عرب جماعتوں کے ساتھ اتحاد کی کوشش کریں گے یا نہیں۔ تل ابیب کے اجتماع میں شریک 60 سالہ ماہر نفسیات لیبلیت راز نے کہا کہ عرب شہری، جو اسرائیل کی آبادی کا تقریباً 20 فیصد ہیں، سیاسی عمل میں شرکت کا حق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حقیقی تبدیلی لانے کا آخری موقع ہے۔ انہوں نے نتن یاہو کو ایک ماہر چال باز قرار دیتے ہوئے کہا کہ امن کو موقع دینا ہوگا، ورنہ خونریزی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ 120 رکنی اسرائیلی پارلیمان میں کسی بھی کیمپ کو اکثریت حاصل نہیں ہوئی۔ نتن یاہو مخالف یہودی اکثریتی جماعتوں نے 48 نشستیں جیتیں، جبکہ عرب اکثریتی جماعتوں متحدہ عرب فہرست (راعم) اور مشترکہ فہرست نے مجموعی طور پر 19 نشستیں حاصل کیں۔ دونوں کیمپوں کے اتحاد سے نتن یاہو مخالف بلاک کو 67 نشستوں کی آرام دہ اکثریت مل سکتی ہے، تاہم اپوزیشن کی بعض جماعتیں اس تجویز کی مخالفت کر رہی ہیں۔ تل ابیب میں تقریباً 500 مظاہرین نے بینر اٹھا رکھے تھے جن پر عرب اور یہودی صرف مل کر ہی کامیاب ہوں گے اور تبدیلی کے لیے اکثریت موجود ہے جیسے نعرے درج تھے۔ عرب جماعتیں صرف ایک مرتبہ باضابطہ طور پر اسرائیلی حکومت کا حصہ بنی ہیں، جب راعم کے رہنما منصور عباس 2021 سے 2022 تک قائم رہنے والے مختصر مدتی حکومتی اتحاد میں شامل ہوئے تھے۔ عباس نے ایک بار پھر ایسا اتحاد بنانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

آئزنکوٹ نے نئی اسرائیلی حکومت کے لیے 4 شرائط پیش کر دیں

تل ابیب، یکم نومبر (یواین آئی): اسرائیل میں حالیہ انتخابات کے بعد حکومت سازی کے لیے سیاسی جوڑ توڑ تیز ہو گیا ہے۔ یشار × پارٹی کے سربراہ گاڈی آئزنکوٹ نے آئندہ سیاسی شراکت داری کے لیے چار شرائط پیش کرتے ہوئے حکومت سازی کا روڈ میپ دیا ہے، جس سے عرب جماعتوں کے ممکنہ کردار پر بھی بحث تیز ہو گئی ہے۔ آئزنکوٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ ان کی شرائط میں اسرائیل کو مساوات پر مبنی یہودی، جمہوری اور لبرل ریاست کے طور پر تسلیم کرنا، آزادی کے اعلان کی اقدار پر عمل درآمد، تمام شہریوں کے لیے لازمی عسکری یا شہری خدمت اور حماس کی عسکری صلاحیتوں کے مکمل خاتمے کے عزم کے ساتھ اسے دہشت گرد تنظیم قرار دینا شامل ہے۔ انتخابی نتائج کے مطابق 120 رکنی کنیسٹ میں حکومت سازی کے لیے 61 نشستوں کی اکثریت درکار ہے، لیکن کوئی بھی بڑا سیاسی دھڑا یہ تعداد حاصل نہیں کر سکا۔ بنیامین نیتن یاہو کے دھڑے کو 53، اپوزیشن کو 48 جبکہ عرب جماعتوں کو 19 نشستیں ملی ہیں۔ یونائیٹڈ عرب لسٹ راعم × کے سربراہ منصور عباس نے آئزنکوٹ کی شرائط پر بات چیت کے لیے آمادگی ظاہر کی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق عرب جماعتوں کی نشستوں میں اضافہ انہیں آئندہ حکومت سازی میں اہم سیاسی وزن فراہم کرتا ہے، تاہم ان کی شرکت کے امکانات پر مختلف رکاوٹیں موجود ہیں۔ علاقائی امور کے ماہر میجر جنرل وائل ربیع کے مطابق آئزنکوٹ کی شرائط میں جبری عسکری سروس کی شق خاص طور پر اہم ہے، کیونکہ اس سے حریدی مذہبی جماعتوں کو حاصل استثنیٰ ختم ہوسکتا ہے۔ ان کے مطابق یہ شرائط عرب جماعتوں کے ساتھ ممکنہ اتحاد کی صورت میں اپوزیشن پر یہودی ریاست سے غداری × کے الزامات کا توڑ بھی فراہم کر سکتی ہیں۔ دوسری جانب مصری جنرل انٹیلی جنس کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر میجر جنرل محمد رشاد نے ان شرائط کو عملی طور پر انتہائی مشکل قرار دیا۔ ان کے مطابق عرب جماعتوں کی 19 نشستوں تک پہنچنے سے ان کا پارلیمانی وزن نمایاں طور پر بڑھ گیا ہے اور وہ آئندہ حکومت سازی اور اہم قانون سازی میں فیصلہ کن کردار ادا کر سکتی ہیں۔

بولسونارو کے برازیل سے فرار میں امریکہ براہ راست ملوث نہیں تھا: روبیو



واشنگٹن، یکم نومبر (یواین آئی): امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ واشنگٹن نے برازیل کے صدارتی انتخابات میں شکست کے بعد سینیٹر فلاویو بولسونارو کے ملک سے فرار کے انتظامات میں براہ راست کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ تاہم صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ بولسونارو امریکہ میں جتنی مدت چاہیں قیام کر سکتے ہیں۔ روبیو نے ہفتے کو اٹلانٹا میں جی-20 وزرائے خارجہ کے اجلاس کے موقع پر پریس کانفرنس میں کہا کہ بولسونارو کے پاس پہلے سے امریکی ویزا موجود تھا اور صدر ٹرمپ نے انہیں امریکہ میں داخلے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ امریکی حکومت ان انتظامات میں براہ راست ملوث نہیں تھی جن کے ذریعے بولسونارو برازیل سے باہر نکلے۔ بولسونارو نے 25 اکتوبر کو ہونے والے صدارتی انتخاب کے دوسرے مرحلے میں لوئیس اناسیو لولا داسلوا سے شکست کے بعد 27 اکتوبر کو برازیل چھوڑا۔ وہ اپنی اہلیہ اور دو بیٹیوں کے ہمراہ زمینی راستے سے ارجنٹائن پہنچے، جہاں سے نجی طیارے کے ذریعے ایکواڈور کے شہر گوایاکیل اور پھر میامی روانہ ہوئے۔ طیارہ 28 اکتوبر کو میامی کے قریب اوپا-لوکا ایگزیکٹو ایئرپورٹ پر اترا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بولسونارو کے سفر کے انتظامات میں امریکی صدر کے بعض قریبی اتحادیوں کے کردار کے دعوے بھی سامنے آئے ہیں، جبکہ بعض رپورٹس میں سابق موساد ایجنٹ کی ان کے ساتھ موجودگی کا ذکر کیا گیا ہے۔ تاہم یہ دعوے ذرائع ابلاغ کی تحقیقات پر مبنی ہیں اور ان پر کوئی حتمی عدالتی فیصلہ سامنے نہیں آیا ہے۔ برازیل کی سپریم کورٹ نے بولسونارو کو ملک چھوڑنے سے روکنے کے لیے ان کا پاسپورٹ ضبط کرنے کا حکم دیا تھا۔ وہ بدعنوانی، منی لانڈرنگ اور ٹیکس چوری سمیت مختلف معاملات میں تحقیقات کا سامنا کر رہے ہیں، تاہم ان الزامات کا عدالت میں حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ برازیل اور امریکہ کے درمیان اس معاملے پر سفارتی کشیدگی بھی پیدا ہوئی ہے اور

بارش اور ژالہ باری سے متاثر کسانوں کیلئے نئے پیکیج کا اعلان

یوگی نے فوری سروے اور معاوضے کی ادائیگی کی ہدایت دی



گورکھپور۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سمندری طوفان کے اثرات کے سبب بے موسم بارش، شدید بارش اور ژالہ باری سے متاثر کسانوں کو راحت فراہم کرنے کے لیے نئے پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسانوں کے نقصانات کی بھرپائی کرے گی۔ اس کے لیے تمام اضلاع کی انتظامیہ کو نقصانات کا سروے کرکے فوری معاوضہ دینے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ اتوار کو گورکھپور کے چوری چورا میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے 44.59 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے بھوپا بازار (لیول کراسنگ نمبر 147 بی) ریل اوور برج کا افتتاح کیا۔ اس کے ساتھ ہی 56.287 کروڑ روپے کی لاگت کے مجموعی طور پر 84 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ بے وقت بارش اور ژالہ باری سے اناج پیدا کرنے والے کسانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ حکومت نے اس کا معاوضہ دیا ہے، لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈبل انجن کی حکومت کسانوں کے نقصانات کی مکمل بھرپائی کرنے کی کوشش کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ تمام ضلعی انتظامیہ کو نقصانات کا مکمل سروے کرنے اور متاثرہ کسانوں کو فوری معاوضہ فراہم کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ کسانوں کو راحت پہنچانے کے لیے حکومت ایک نیا پیکیج بھی لائے گی، جس کے ذریعے ان کے نقصانات کی بھرپائی کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے سماج وادی پارٹی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ایس پی حکومت کے دور اقتدار میں اتر پردیش جرائم کا گڑھ بن گیا تھا۔ ان کے مطابق، ایس پی حکومت کے دور میں جرائم میں اضافہ ہوتا تھا، جبکہ بی جے پی حکومت نے ترقی کے ذریعے ریاست کو خودکفیل بنانے کی سمت میں آگے بڑھایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی حکومت جرائم پیشہ افراد کو تحفظ فراہم کرتی تھی اور لوٹ مار کو فروغ ملتا تھا۔ یوگی نے کہا کہ آج اتر پردیش زوال اور استحصال کی نہیں بلکہ ترقی اور ثقافت کی سرزمین بن گیا ہے۔ اب ریاست میں کرفیو، ہنگامہ آرائی اور فسادات کے بجائے جشن کا ماحول ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کا نام لیتے ہوئے کہا کہ ان کے دور اقتدار میں بیرونی لوگ اتر پردیش کا نام سن کر سو کوس دور بھاگتے تھے، جبکہ آج ریاست میں لوگوں کا استقبال اور احترام کیا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جن لوگوں نے ریاست کے سامنے شناخت اور سلامتی کا بحران کھڑا کیا، نوجوانوں کے روزگار اور ملازمتوں پر ڈاکا ڈالا اور کسانوں وغریبوں کے حقوق چھینے، ان سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ترقی کے سلسلے کو آگے بڑھانے کی اپیل کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بدعنوانی میں ملوث لوگوں کو مودی حکومت سے پریشانی ہو رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سڑکوں پر افراتفری پھیلانے والے لوگ غریبوں کے خلاف ماحول بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق، وزیر اعظم مودی نے غریبوں کی ترقی اور ان کی زندگی میں خوش حالی لانے کا کام کیا ہے۔ یوگی نے کہا کہ افراتفری پھیلانے والے عناصر کسانوں، خواتین اور ملک کی سلامتی کے مخالف ہیں۔ انہوں نے نکسل ازم، دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کی حمایت کرنے والوں کے خلاف فیصلہ کن لڑائی کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر اعلیٰ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ گمراہ کن پروپیگنڈے کا مقابلہ کریں اور افراتفری پھیلانے والوں کو ایسا کرنے کا موقع نہ دیں۔

حضرت گنج چوراہے پر ایس پی کارکنوں کا احتجاج، نعرے بازی

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف مظاہرہ، پولیس نے حراست میں لے کر ایکو گارڈن بھیجا



لکھنؤ۔ دارالحکومت لکھنؤ کے اہم اور تاریخی حضرت گنج چوراہے پر اتوار کو سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے کارکنوں نے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف زبردست اور شدید احتجاج کیا۔ مظاہرے کے دوران کارکنوں نے ہاتھوں میں تختیاں اور پوسٹر لے کر جم کر نعرے بازی کی۔ احتجاج میں شامل ایس پی کارکنوں کے ہاتھوں میں پوسٹر تھے، جن پر "غصے میں ہے سارا ملک، استعفیٰ دے دو گیانیش!" جیسے جارحانہ نعرے درج تھے۔ اس کے ساتھ ہی مظاہرین نے "ووٹ چور، گدی چھوڑ" کے فلک شگاف نعرے بھی لگائے۔ ایس پی کارکنوں نے الزام لگایا کہ ملک میں جمہوری نظام اور آئینی حقوق کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور جمہوریت کا سرعام قتل کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے مظاہرین کو حراست میں لے کر ایکو گارڈن بھیج دیا۔

اعظم کی گرفتاری ظلم کی انتہا ہے، قانون اور عدالت کا کوئی مطلب نہیں: عآپ ایم پی سنجے سنگھ

لکھنؤ: یکم نومبر (پی این ایس) عام آدمی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے اعظم خان کی رہائی کے فوراً بعد ای ڈی کی گرفتاری کو ظلم کی انتہا قرار دیا۔ اتوار کو اپنے آبائی ضلع میں نجی تقریبات میں شرکت کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے سنجے سنگھ نے کہا کہ قانون اور عدالتی احکامات کا اب کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعظم خان کو ایک طویل قانونی جنگ کے بعد ہائی کورٹ نے ضمانت دی تھی، لیکن رہائی کے فوراً بعد گرفتار کر لیا گیا۔ ای ڈی کی گرفتاری سے پہلے، طلب کرنے، پوچھ گچھ اور وجہ بتانے کا عمل ہوتا ہے، جس پر عمل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے اودھی میں انگد کے پیر کے بارے میں امت شاہ کے بیان کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اودھ راون کی لنکا نہیں ہے۔ انگد نے راون کی لنکا میں اپنے قدم جما لیے تھے، اس لیے بی جے پی کو وہاں جا کر اپنے قدم جمانا چاہیے۔ دہلی میں انڈیا بلاک کے احتجاج میں شرکت نہ کرنے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ AAP اتحاد کا حصہ نہیں ہے اور وہ سڑکوں اور پارلیمنٹ میں اپنی جنگ لڑ رہی ہے۔ سنجے سنگھ نے گیانیش کمار پر 37.13 کروڑ ووٹ چوری کرنے کا الزام لگایا اور ان کے استعفیٰ اور گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے حکومت کو چیلنج کیا کہ وہ بنگلہ دیشی، پاکستانی اور روہنگیا دراندازوں کے اعداد و شمار کو عام کرے۔

مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام تعزیتی نشست کا اہتمام



لکھنؤ (پریس ریلیز) (01 نومبر) کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کے مرکزی دفتر میں آج یکم نومبر 2026، بروز اتوار بعد نماز ظہرین ایک تعزیتی نشست کا اہتمام ہوا۔ جس میں ممتاز ادیب پروفیسر مجاور حسین رضوی، طاہر بھائی کے والد، مولانا قاری گلریز نقی کی والدہ، انجمن غنچۂ مظلومیہ کے صاحب بیاض آل رضا کی والدہ، ممتاز شاعر عشرت لکھنوی مرحوم کے فرزند شیزی کے ایک حادثہ میں اچانک داعی اجل کو لبیک کہنے پر اظہار غم و افسوس کرتے ہوئے پسماندگان کو تعزیت پیش کی گئی۔ عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی کی صدارت منعقد نشست میں مولانا مذکورہ سبھی مرحومین کیلئے مغفرت، بلندی درجات کی دعا کرتے ہوئے پسماندگان سے اس غم کی گھڑی میں ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہنے اور صبر جمیل کی دعا کی۔ اس کے ساتھ ہی مولانا نے پروفیسر مجاور حسین رضوی مرحوم کی شخصیت اور ان کی تعلیمی بصیرت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس موقع پر یہاں موجود سبھی افراد نے مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ اسی کے ساتھ مولانا رضا حسین نے اعلان کیا کہ ان مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے آئندہ جمعرات کو بعد نماز مغربین کشمیری محلہ واقع امامباڑہ سرکار حسینی المعروف پیارے جانی میں قرآن خوانی اور مجلس عزا کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس موقع پر مولانا سرکار حسین، مولانا شاہد حسینی، مولانا نظر عباس، شاذ رضوی، قاری جون، شیخ کمیل، کمیل حیدر، لالہ بھائی، پنٹو میاں، ایس ایم امن، احسن مرزا کے علاوہ ادارہ کا پورا عملہ موجود تھا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کی یاد میں جگہ جگہ مجالس کا انعقاد

لکھنؤ۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی یاد میں امام باڑہ پنجتنی، کشمیری محلہ میں منعقدہ مجلس سے آیت اللہ سید منتظر مہدی رضوی (قم، ایران) نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم فضائل اہل بیت کسی کو خوش کرنے کے لیے نہیں بلکہ اہل بیت کو خوش کرنے کے لیے بیان کرتے ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت ومنزلت ایسی ہے کہ سید المرسلین (پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خود ان کے دروازے پر آکر سلام کرتے تھے، لیکن دشمنوں نے اسی دروازے کو جلا دیا۔ مجلس کا آغاز قاری ندیم نجفی نے تلاوت قرآن پاک سے کیا، جب کہ نظامت کے فرائض نیر مجیدی نے انجام دیے۔ اس موقع پر اختر نواب نے سوز خوانی اور فدوی نقوی و اعجاز زیدی نے پیش خوانی کی۔ مجلس کے بعد انجمن کاظمیہ عابدیہ نے نوحہ خوانی کی۔ الفاطمیہ ٹرسٹ کی نگرانی میں منعقد ہونے والی ان مجالس کا اہتمام پیام حسینی فیڈریشن آف انڈیا نے کیا ہے۔ اسی طرح روضۂ کاظمین میں خمسۂ مجالس کی آج چوتھی مجلس سے مولانا محمد عسکری نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ شہزادی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے بچوں کی تربیت کا ایسا نمونہ پیش کیا جس کی پوری دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ان مجالس کا اہتمام نیشنل حسینی کانفرنس نے کیا ہے۔ کربلا دیانت الدولہ بہادر میں اتوار سے پانچ روزہ مجالس کا آغاز ہوگیا۔ آج پہلی مجلس سے مولانا ابوطالب مہدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن آفتاب حسینی نے نوحہ خوانی کی۔

1984 کے سکھ قتلِ عام کے متاثرین سے اظہارِ یکجہتی کیلئے مارچ

لکھنؤ میں انصاف کا مطالبہ، یکم نومبر کو سیاسی ریلی کے انعقاد پر اعتراض



لکھنؤ: 1984 کے سکھ قتلِ عام کے متاثرین سے یکجہتی کے اظہار اور انصاف کے مطالبے کو لے کر 1 نومبر کو لکھنؤ میں سکھ برادری کی جانب سے ایک پرامن احتجاجی مارچ نکالا گیا۔ یہ مارچ گرودوارہ عالم باغ کے واقع صاحبزادہ پارک سے شروع ہو کر ٹیڑھی پلیا کے واقع خالصہ چوک پر ختم ہوا، جہاں ایک اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر سکھ برادری کے نمائندوں نے 1 نومبر کو سیاسی ریلی منعقد کرنے کے فیصلے پر سخت اعتراض ظاہر کیا۔ بی جے پی اقلیتی مورچہ کے ریاستی نائب صدر سردار اشیش سنگھ تلوار، سریندر سنگھ بخشی، نرمل سنگھ، گرپریت سنگھ بگا سمیت دیگر مقررین نے کہا کہ 1 نومبر کا دن سکھ برادری کے لیے انتہائی حساس، غم اور یاد کا دن ہے۔ اس تاریخی تاریخ پر سیاسی پروگراموں کے انعقاد سے متاثرہ خاندانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ رہنماؤں نے کہا کہ اس احتجاجی مارچ کا مقصد کسی تصادم کو جنم دینا نہیں، بلکہ 1984 کے متاثرین کے ساتھ کھڑے ہونا اور ان کے احترام کا مطالبہ کرنا ہے۔ پروگرام میں ست بیر سنگھ راجو، رتپال سنگھ گولڈی، دلپریت سنگھ ورک، راجو گاندھی، راجندر سنگھ بگا لکی سمیت کئی اہم نمائندے اور معزز شہریوں کی موجودگی رہی۔ اجلاس کا اختتام پرامن طریقے سے ہوا

مدرسہ جامعہ شیخ البنات میں سالانہ انعامی مقابلے کا انعقاد



لکھنؤ: (پریس ریلیز) مدرسہ جامعہ شیخ البنات، پہیا اعظم پور، کاکوری، لکھنؤ میں سالانہ انعامی مقابلہ محترمہ چاند فاطمہ کی صدارت میں منعقد کیا گیا، جس میں طالبات نے مختلف علمی، ادبی اور دینی سرگرمیوں میں جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ اس پروگرام میں قرأتِ قرآن، حمد، نعتِ رسولِ مقبول ﷺ، تقریر، کوئز اور انگریزی، عربی و ہندی تقریری مقابلے منعقد کیے گئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جس کی سعادت حفصہ نے حاصل کی، جبکہ حمدِ باری تعالیٰ صدف یونس نے پیش کی۔ یہ مقابلہ تین گروپوں، جونیئر، سینئر اور عالم گروپ پر مشتمل تھا۔ جس میں طالبات نے اپنی علمی، دینی اور تقریری صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ جونیئر گروپ میں نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کے مقابلے میں منتشاء ساجد (مکتب چہارم) نے اول، نور فلک للن (مکتب سوم) نے دوم اور مریم ظہور (مکتب پنجم) نے سوم انعام حاصل کیا۔ سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے منعقدہ تقریری مقابلے میں نمرہ ابرار (مکتب چہارم) اول، اسماء فہیم (مکتب پنجم) دوم اور رشدہ شرافت (مکتب پنجم) سوم رہیں۔ کوئز مقابلے میں سمرہ عظمت نے اول، فاطمہ معید (مکتب پنجم) نے دوم اور ام ہانی (مکتب پنجم) نے سوم انعام حاصل کیا۔ سینئر گروپ میں فنِ قرأت کے مقابلے میں عفیرہ لئیق (عربی اول) نے اول، عافیہ زبیر (اعدادیہ) نے دوم اور عادلہ محسن (عربی اول) نے سوم مقام حاصل کیا۔ "صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت" کے عنوان سے منعقدہ تقریری مقابلے میں نزہت نجیم (ابتدائیہ) اول، سکینہ صغیر (عربی اول) دوم اور ہادیہ جمال سوم رہیں۔ انگریزی تقریری مقابلے کا عنوان "Importance of Education" تھا، جس میں اصفیہ رضوان (اعدادیہ) نے اول، شفا ثروت (اعدادیہ) نے دوم اور ام ہانی (عربی اول) نے سوم انعام حاصل کیا۔ عالم گروپ میں "اسلام میں نظامِ زندگی" کے عنوان سے منعقدہ اردو تقریری مقابلے میں عمرا بانو عربی چہارم نے اول، واعظہ جمال (عربی پنجم) نے دوم اور حفصہ ظفیر نے سوم انعام حاصل کیا۔ عربی تقریری مقابلے کا عنوان "الصلاۃ" تھا، جس میں ہاجرہ نے اول، فردوس مہربان نے دوم اور فاطمہ حسین نے سوم مقام حاصل کیا۔ ہندی تقریری مقابلے میں یسرا حسیب نے اول، شیما نیاز (عربی دوم) نے دوم اور امراء ریاست (عربی چہارم) نے سوم انعام حاصل کیا۔ مقابلوں میں حَکَم کے فرائض منتشاء عشرت، رومانہ صدیقی اور ارم شازیہ نے انجام دیے۔ مہمانوں اور کامیاب طالبات میں انعامات کی تقسیم مدرسے کی پرنسپل شگفتہ چاند اور چاند فاطمہ کے ہاتھوں عمل میں آئی نظامت کے فرائض مبشرہ نے انجام دیئے۔ اس موقع پر مدرسے کے منیجر ڈاکٹر اسلم مرتضیٰ نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کامیابی کا مطلب صرف انعام حاصل کرنا نہیں، بلکہ مسلسل محنت کرنا، اپنی غلطیوں سے سیکھنا اور آگے بڑھتے رہنا ہے۔ اگر کسی طالبہ کو اس مرتبہ انعام نہیں ملا تو اسے مایوس ہونے کے بجائے مزید محنت کرنی چاہیے، کیونکہ زندگی میں کامیابی اسی کا نام ہے کہ انسان رکے نہیں، بلکہ اپنے مقصد کے حصول کے لیے مسلسل کوشش کرتا رہے۔ انہوں نے طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ محنت، لگن اور خود اعتمادی ہی کامیابی کی بنیاد ہیں۔

مدرسہ حیات العلوم میں اردو زبان کی اہمیت پر خصوصی پروگرام

مقررین کا نئی نسل میں اردو کے فروغ اور تحفظ پر زور



لکھنؤ، یکم نومبر 2026: مدرسہ حیات العلوم میں آج "اردو زبان ہماری زندگی کے لیے کیوں ضروری ہے؟" کے عنوان سے ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا، جس کی صدارت بیگم شہناز سدرَت نے کی۔ پروگرام کا مقصد اردو زبان کی اہمیت، افادیت اور اس کی تہذیبی و ثقافتی وراثت کو اجاگر کرنا تھا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے آفرین صدیقی نے کہا کہ اردو محض ایک زبان نہیں بلکہ ہماری تہذیب، ثقافت، مشترکہ اقدار، ادب اور جذبات کی ترجمان ہے۔ یہ زبان ہمارے بزرگوں کی روایات، ہماری ادبی میراث اور ہماری معاشرتی زندگی سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اردو کے ذریعے ہم نہ صرف اپنے خیالات اور احساسات کو خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں بلکہ اپنے ماضی، اپنی تاریخ اور اپنی تہذیبی شناخت سے بھی جڑے رہتے ہیں۔ انور جہاں نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور میں نئی نسل کو اردو پڑھنے، لکھنے اور بولنے کی ترغیب دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بچوں میں مطالعے کا شوق پیدا کرنے، اردو کتابوں سے رشتہ مضبوط کرنے اور گھروں و تعلیمی اداروں میں اردو کے فروغ کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جانی چاہئیں۔ صدارتی خطاب میں محترمہ بیگم شہناز سدرَت نے اردو زبان کے تحفظ اور فروغ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اپنی زبان سے محبت دراصل اپنی تہذیب، اپنے ادب اور اپنی شناخت سے محبت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نئی نسل کو اردو کی خوبصورتی، اس کی علمی وسعت اور اس کے ادبی خزانے سے روشناس کرائیں۔ اردو کے فروغ کے ساتھ دیگر زبانوں کا احترام اور ان کا علم حاصل کرنا بھی ہماری فکری ترقی کے لیے ضروری ہے۔ مہمان خصوصی چاند عثمانی نے پروگرام میں اردو زبان کی بقا، ترقی اور آئندہ نسلوں تک اس کی منتقلی کے حوالے سے اپنے عزم کا اظہار کیا کہ ایسے پروگرام معاشرے میں اردو زبان کے تئیں محبت، شعور اور دلچسپی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

پیلی بھیت ووٹر لسٹ میں بے ضابطگی، الیکشن کمیشن نے دو ای آر اوز کو معطل کرنے کا دیا حکم، ایف آئی آر درج

لکھنؤ: یکم نومبر (پی این ایس) الیکشن کمیشن نے اتر پردیش کے پیلی بھیت اسمبلی حلقے کے لیے ووٹر لسٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں کے سلسلے میں بڑی کارروائی کی ہے۔ کمیشن نے دو الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرس (ای آر اوز)، مینک گوسوامی اور ہیمنت چودھری کو فوری طور پر معطل کرنے کا حکم دیا ہے، اور ہدایت دی ہے کہ ان کی چارج شیٹ جانچ کے لیے کمیشن کو بھیجی جائیں اور انہیں اس کی پیشگی اجازت کے بغیر بحال نہ کیا جائے۔ الیکشن کمیشن نے یہ ہدایت ہفتہ کو اتر پردیش کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) نودیپ رنوا کو بھیجے گئے ایک خط میں جاری کی ہے۔ کمیشن نے دونوں افسران اور ووٹر رجسٹریشن سینٹر کے کمپیوٹر آپریٹر انیل کمار کے خلاف پہلے سے درج ایف آئی آر میں تعزیرات ہند (آئی پی سی) 2023 کی دفعہ 198 کو شامل کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ کمیشن نے اس معاملے میں سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ معاملہ پیلی بھیت اسمبلی حلقہ نمبر 127 کے لیے ووٹر لسٹ میں 470,10 اندراجات میں مبینہ بے ضابطگیوں کی جانچ کے بعد سامنے آیا ہے۔ ایک تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایک کمپیوٹر اسسٹنٹ نے مبینہ طور پر ECINET پورٹل پر اپنی لاگ ان آئی ڈی کا غلط استعمال کیا اور ووٹر کی تفصیلات کی درستگی کے لیے 779,13 فارم-8 درخواستیں جمع کرائیں، ان درخواستوں میں سے 29074 مئی، 29074 اگست کے درمیان تھیں۔ قبول کیا گیا، جبکہ 309,3 مسترد کر دیے گئے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان درخواستوں سے منسلک فارم اور معاون دستاویزات متعلقہ دفتر میں نہیں ملے۔ اس سے ایک تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ اپوزیشن جماعتوں بشمول کانگریس اور سماج وادی پارٹی نے ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر ہیرا پھیری کا الزام لگایا۔ اس معاملے کے بعد، چیف الیکٹورل آفیسر نودیپ رنوا نے ریاست کے تمام ضلع انتخابی افسران کو ووٹر رجسٹریشن مراکز پر تعینات کمپیوٹر اسسٹنٹس کے ECINET پورٹل لاگ ان آئی ڈی کو غیر فعال کرنے کی ہدایت کی۔ متعلقہ ای آر اوز سے بھی اس کی تصدیق کرنے کو کہا گیا۔ اس کے علاوہ، متعلقہ فرم کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ پیلی بھیت کیس میں مبینہ طور پر ملوث آؤٹ سورس کمپیوٹر اسسٹنٹ کی خدمات کو فوری طور پر ختم کرے۔ ضلع انتخابی افسروں سے کہا گیا ہے کہ وہ ذاتی طور پر تمام اسمبلی حلقوں میں کی گئی کارروائیوں کی تصدیق کریں اور تعمیل کی رپورٹ چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر میں جمع کرائیں۔

"اعظم کو مسلمان ہونے یا یونیورسٹی بنانے کی نہیں ملی سزا، اکھلیش کی بھی ہو جانچ

لکھنؤ: یکم نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سابق وزیر اور سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کی رام پور جیل سے رہائی کے فوراً بعد انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ گرفتاری کے بعد سیاست گرم ہو گئی ہے۔ گرفتاری کے بعد اعظم خان جذباتی ہو گئے اور کہا کہ ان کے خلاف کارروائی اس لیے کی جا رہی ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ انھوں نے کہا کہ انھیں مسلمان ہونے اور غریبوں کے لیے یونیورسٹی اور اسکول بنانے کی سزا دی جا رہی ہے۔ اتر پردیش کے ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ نے اب اس معاملے پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اعظم خان کو نہ مسلمان ہونے کی نہ یونیورسٹی قائم کرنے کی سزا مل رہی ہے بلکہ بدعنوانی کی سزا مل رہی ہے۔ ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ اعظم خان کو مسلمان ہونے کی نہیں مل رہی ہے، انہیں یونیورسٹی بنانے کی سزا نہیں مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعظم خان کو ان کے جرائم اور بدعنوانی کی سزا مل رہی ہے۔ دراصل ای ڈی نے اعظم خان کو جوہر یونیورسٹی منی لانڈرنگ کیس میں گرفتار کیا ہے۔ ای ڈی نے اسے ایک کیس میں حراست میں لیا ہے جو 2019 سے چل رہا ہے۔ غازی آباد کی عدالت نے اعظم کو 14 دنوں کے لیے عدالتی حراست میں بھیج دیا ہے۔ مانا جا رہا ہے کہ منی لانڈرنگ کیس میں ای ڈی ان سے پوچھ گچھ کر سکتی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے اعظم خان کے ساتھ ساتھ اکھلیش یادو کو بھی نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ محمد اعظم خان اس وقت کی اکھلیش یادو حکومت میں کابینہ کے وزیر تھے۔ اگر ان کے دور میں ایسی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو میں یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ ای ڈی اکھلیش یادو کو جانچ کے دائرہ میں شامل کرے۔ کیشو پرساد موریہ کے اس بیان سے سیاسی ماحول گرم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ جوہر یونیورسٹی منی لانڈرنگ کیس کی جانچ میں تیزی آئی ہے۔ حال ہی میں ای ڈی نے اس سلسلے میں رام پور میں مقدمہ درج کیا تھا۔ اعظم خان سے جیل میں بھی بڑے پیمانے پر پوچھ گچھ کی گئی۔ پوچھ گچھ رام پور سے لکھنؤ تک جاری رہی۔

اس دنیا میں سب سے زیادہ محفوظ سیرت صرف محمدؐ کی ہے: شیخ محفوظ الرحمن مدنی

تربیت المسلمین کے زیر اہتمام سالانہ جلسہ بعنوان "سیرت النبی" منعقد



لکھنؤ: یکم نومبر (پی این ایس) تربیت المسلمین اکیڈمی اینڈ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام سلور ہائٹ، تحت خرم نگر لکھنو سالانہ جلسہ بعنوان "سیرت النبی" زیر صدارت حافظ شہاب الدین خان صدر تربیت المسلمین اکیڈمی اینڈ ویلفیئر سوسائٹی منعقد ہوا۔ نظامت کے فرائض حافظ عبدالرحمن نے انجام دئے۔ تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز فیض عبدالصبور نے کیا۔ مقرر خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے شیخ محفوظ الرحمن مدنی نے کہا اس دنیا میں سب سے زیادہ محفوظ سیرت صرف محمد کی ہے باقی تمام انبیاء اور صالحین کی تعلیمات انحراف کا شکار ہو گئی۔ آپ کے وجودِ مبارکہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے عمومی عذاب نہیں نازل کیا، یعنی آپ کے منکرین بھی آپ کے وجود سے ہی فیض اٹھا رہے ہیں۔ حافظ شہاب الدین خان نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو عوام تک، خصوصاً نوجوانوں تک پہنچانے کی بہت ضرورت ہے، نیز تمام علماء اور حاضرین کو تشکر پیش کیا۔ عبداللہ احسان اللہ فیضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ان لوگوں کے لئے اسوہ ونمونہ ہے جو اللہ سے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تعلیم سے نفرت کرے گا وہ دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل وخوار ہوگا۔ شیخ عمیر مقتدیٰ محمدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صرف ایک احسان جتایا انسانوں پر اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے۔ ہمارے معاشرے میں موجود بہت سے فتنوں کا سبب رسول اللہ کی سیرت سے ناواقفیت بھی ہے۔ اس موقع پر محمد آفتاب، محمد غالب، ابوہریرہ عثمانی، عفان خان کے علاوہ دیگر لوگوں نے شرکت کی۔

اے آئی پکڑے گا مشتبہ خرچ لیکن بدعنوانیوں پر کون کسے گا نکیل؟

سرکاری خریداری کو شفاف، مؤثر اور بدعنوانی سے پاک بنانے کے لیے مرکزی وزارت تجارت وصنعت نے 2016 میں جیم پورٹل شروع کیا تھا۔ لیکن مدھیہ پردیش میں اس کا اثر بالکل اس کے برعکس نظر آیا ہے

کاشف کاکوی



ایک میونسپلٹی میں 5 روپے میں خریدی گئی فینائل کی بوتل کی قیمت دوسری جگہ 33,500 روپے درج کی گئی۔ ایک شہری بلدیاتی ادارے میں 2 لاکھ روپے کا کچرا اٹھانے والی ایک گاڑی دوسرے بلدیاتی ادارے میں محض 4 اضافی کوڑے دان جوڑ کر 6 لاکھ روپے میں خریدی گئی۔ ایک جگہ 306 روپے میں خریدی گئی 60 واٹ کی ایل ای ڈی لائٹ کے لیے بھوپال میں 11,800 روپے ادا کیے گئے۔

یہ اکاؤنٹس میں ہونے والی معمولی غلطیاں نہیں ہیں، بلکہ مدھیہ پردیش کے 374 شہری بلدیاتی اداروں کی جانب سے سرکاری ای مارکیٹ پلیس (جیم) کے ذریعے 3 سال کے دوران کی گئی 1,134 کروڑ روپے کی خریداری میں سامنے آنے والا قیمتوں کا بہت بڑا فرق ہے۔ سرکاری خریداری کو شفاف، مؤثر اور بدعنوانی سے پاک بنانے کے لیے مرکزی وزارت تجارت وصنعت نے 2016 میں جیم پورٹل شروع کیا تھا۔ لیکن مدھیہ پردیش میں اس کا اثر بالکل اس کے برعکس نظر آیا ہے۔

محکمہ شہری ترقی کے ایڈیشنل چیف سکریٹری سنجے دوبے کی 6 ماہ پہلے ریکارڈ کی گئی ایک ویڈیو گزشتہ ہفتے وائرل ہوگئی۔ اس ویڈیو میں دوبے خریداری میں مشتبہ بے ضابطگیوں سے متعلق پریزنٹیشن دکھاتے ہوئے بلدیاتی افسران کو براہ راست گھیرتے نظر آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ”آپ سب کو تھوڑا ڈرانا ضروری ہے تاکہ آپ سوتے نہ رہیں۔“ بعد میں دوبے نے وضاحت کی کہ یہ ویڈیو ہر 6 ماہ بعد ہونے والے ایک معمول کے تربیتی اجلاس کا حصہ تھی، جس میں افسران کو نگرانی کے نظام، معیار کے پیمانوں اور نئی ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں اور مالی بے ضابطگیوں اور غیر ضروری اخراجات کے خلاف خبردار کیا جاتا ہے۔ پیغام واضح تھا۔ حکومت کو معلوم تھا کہ میونسپلٹیاں کیا خرید رہی ہیں، کتنا ادائیگی کر رہی ہیں اور کہاں قیمتیں بڑھا چڑھا کر دکھائی گئی ہیں۔ دوبے کا الزام تھا کہ یہ فرق افسران کی جیبوں میں گیا۔ انہوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ کچھ میونسپلٹیوں نے فی گاڑی 5.1 کروڑ روپے کی قیمت سے کچرا اٹھانے والی گاڑیاں خریدلیں، جبکہ ان کے پاس اتنی گاڑیوں کے لیے مناسب تعداد میں وارڈ بھی نہیں تھے۔ بھوپال میں بڑھی ہوئی قیمتوں پر اسٹریٹ لائٹس کا آرڈر 78.3 لاکھ روپے کا تھا۔

دوبے نے کہا کہ وہ سب سے کم قیمت پر خریداری کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر اوسط بازاری قیمت پر بھی خریداری کی جاتی تو صرف جیم کے ذریعے ہونے والی خریداری میں ہی ریاست کے 250 کروڑ روپے سے زیادہ بچ سکتے تھے۔ بھوپال، گوالیار، اندور، رتلام، اجین، جبل پور، ساگر، ریوا، گنا اور چھندواڑہ میں مشتبہ بے ضابطگیاں درج کی گئیں۔ جن کے اعداد و شمار کا تجزیہ کیا گیا، ان میں تقریباً 1,200 وینڈر شامل تھے۔ 66 کروڑ روپے کی خریداری کے ساتھ جبل پور سب سے بڑا خریدار شہری بلدیاتی ادارہ رہا۔ جبل پور ڈویژن میں مجموعی طور پر 202 کروڑ روپے کی خریداری ہوئی۔

بروڈیا کلاں میں مجموعی طور پر 29.29 کروڑ روپے کی خریداری میں 97 لاکھ روپے کے آکٹا گونل کھمبے خریدے گئے۔

دوبے نے کہا، ”مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ وہاں اتنے کھمبے لگانے کی جگہ ہے یا نہیں، لیکن وہ خریدتے ہی چلے گئے۔“ پریزنٹیشن میں خریداری کی تفصیلات بھی دی گئیں: کچرا اٹھانے والے ٹپر ڈمپرز کے لیے 65 کروڑ روپے، اسٹریٹ لائٹس کے لیے 49 کروڑ روپے، آکٹا گونل کھمبوں کے لیے 27 کروڑ روپے اور جراثیم کش ادویات کے لیے 18 کروڑ روپے۔ دوبے نے 'لیبر انڈسٹری' نامی سپلائر کی بھی نشاندہی کی، جو مبینہ طور پر دو تجارتی ناموں سے کام کر رہا تھا۔ ایک ادارے نے 38 کروڑ روپے اور دوسرے نے 12 کروڑ روپے کے سامان کی فراہمی کی۔ دونوں نے مل کر 21 میونسپلٹیوں میں 201 ٹھیکے مکمل کیے اور اکثر اپنا کاروبار ایک ہی مقام پر مرکوز رکھا۔ صرف بروڈیا کلاں میں ایک نے 11 کروڑ روپے اور دوسرے نے 8 سے 9 کروڑ روپے کے سامان کی فراہمی کی۔ ساگر ضلع کے کھرئی اور مندسور کا بھی حوالہ دیا گیا۔

افسران نے بتایا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی تجزیے کے ذریعے مختلف ناموں یا ہجوں کے ساتھ درج ایک جیسی مصنوعات کی شناخت کی گئی۔ مثال کے طور پر فینائل کو مختلف تفصیلات کے ساتھ درج کیا گیا تھا، لیکن نظام نے مصنوعات کی شناخت کر کے ان کی قیمتوں کا موازنہ کر لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہی طریقہ ای ٹینڈر اور اخبارات میں شائع ہونے والے کوٹیشن پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے۔ ویڈیو پر بڑے پیمانے پر بحث کے بعد لوک آیکت پولیس نے ان الزامات کے پیچھے موجود تجزیے کی جانچ شروع کر دی۔ اسپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل یوگیش دیشمکھ نے کہا کہ ”ہم اس معاملے کی جانچ کر رہے ہیں۔ جلد ہی متعلقہ محکمے سے رپورٹ طلب کی جائے گی۔“

25 اکتوبر کو دوبے نے بتایا کہ 80 سے زیادہ ٹھیکے داروں اور سپلائرز کے ساتھ 135 چیف میونسپل افسران سمیت 392 افسران کے خلاف کارروائی شروع کی گئی ہے۔ 7 افسران کو برطرف کیا جا چکا ہے اور 3 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم وصول کی گئی ہے۔ مشتبہ خریداریوں کا پتہ لگانا صرف پہلا قدم ہے۔ فوری طور پر کئی سوالات برقرار ہیں۔ اس خرچ کی منظوری کس نے دی؟ کیا قصورواروں کو سزا ملے گی؟ کیا نظام کی خامیوں کا فائدہ اٹھایا جاتا رہے گا؟ فروری 2026 میں ریاستی حکومت کی جانب سے اسمبلی میں پیش کیے گئے لوک آیکت کے اعداد و شمار ان خامیوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ 2018 سے جنوری 2026 کے درمیان لوک آیکت پولیس کو 967,37 شکایات موصول ہوئیں۔ ان میں سے صرف 716,3 (77.9 فیصد) شکایات قبول کی گئیں۔ مجموعی طور پر 041,2 مجرمانہ مقدمات درج کیے گئے، جبکہ باقی شکایات مسترد کر دی گئیں۔ حکومت نے بتایا کہ 979 مجرمانہ مقدمات میں تحقیقات جاری ہیں۔ دیگر 123,1 مقدمات، جن کی تحقیقات مکمل ہو چکی ہیں، خصوصی عدالتوں میں فیصلے کے انتظار میں ہیں۔ 2024 میں لوک آیکت نے 176 چارج شیٹ داخل کیں، جن میں سے زیادہ تر 2012 سے 2017 کے درمیان درج کیے گئے مقدمات سے متعلق تھیں۔ مقدمہ درج ہونے اور چارج شیٹ داخل ہونے کے درمیان اوسط مدت چار سال رہی۔

اس طرح کی تاخیر جواب دہی کی بنیاد کو کمزور کر دیتی ہے۔ گواہوں کو تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ریکارڈ دوبارہ جمع کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ سزا کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد بھی رکاوٹیں موجود ہیں۔ جہاں قانون کسی سرکاری ملازم کے خلاف مقدمہ چلانے سے پہلے سرکاری منظوری کو لازمی قرار دیتا ہے، وہاں مجاز اتھارٹی کو مزید کارروائی کی منظوری دینی ہوتی ہے۔ اگر 'مجاز اتھارٹی' ہی ملی ہوئی ہو تو کیا 'مزید کارروائی' کبھی ہو پائے گی؟ رپورٹ کیے گئے لوک آیکت کے 1,063 مجرمانہ مقدمات میں سے 393 کی تحقیقات مکمل ہو چکی تھیں۔ ان میں سے 134 مقدمات استغاثہ کی منظوری کے انتظار میں تھے۔ اعداد و شمار میں 208 چارج شیٹ اور سات مقدمات میں سزا سنائے جانے کا ذکر درج تھا۔

یہ اعداد و شمار لوک آیکت کے تمام مقدمات میں سزا کی حتمی شرح طے نہیں کرتے۔ مقدمات اپنی مدت اور عدالتی کارروائی کے مختلف مراحل کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کئی مقدمات میں فیصلے آنا باقی ہیں۔ اس کے باوجود، زیر التوا منظوریوں سے سنگین سوالات پیدا ہوتے ہیں: اس تاخیر کا ذمہ دار کون ہے؟ جب منظوری دینے کا اختیار اسی حکومت کے افسر کے ہاتھ میں ہو، جس کے افسران تحقیقات کا سامنا کر رہے ہوں، تو انتظامی کنٹرول اور آزادانہ جواب دہی کے درمیان براہ راست ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے۔

دوسری نگرانی کرنے والی ایجنسی، اقتصادی جرائم شاخ (ای او ڈبلیو) کو بھی اسی طرح کے چیلنج کا سامنا ہے۔ 2020 سے جنوری 2026 کے درمیان اسے 19,775 شکایات موصول ہوئیں۔ ان میں سے 2,624 کو متعلقہ زمرے میں باضابطہ طور پر درج کیا گیا، جبکہ 566 شکایات کے سلسلے میں مجرمانہ مقدمات درج ہوئے۔ 2020 سے 2025 کے درمیان جن 70 مجرمانہ مقدمات میں فیصلے آئے، ان میں سے 40 میں قصورواروں کو سزا سنائی گئی۔ باقی 30 مقدمات بریت کے ساتھ ختم ہوئے۔ کسی مقدمے میں فیصلے تک پہنچنے کی اوسط مدت 13 سال سات ماہ رہی۔ فیصلے تک پہنچنے والے مقدمات میں سزا کی 57 فیصد شرح بظاہر اچھی لگ سکتی ہے، لیکن یہ ان شکایت کنندگان کے بارے میں کچھ نہیں بتاتی جن کے مقدمات ابھی تک غیر حل شدہ ہیں یا جن کی تحقیقات ابھی سماعت کے مرحلے تک نہیں پہنچی ہیں۔

13 سال بعد سزا سنایا جانا حقیقی جواب دہی کی عکاسی نہیں کرتا۔ ملزم کے لیے یہ طویل غیر یقینی کی کیفیت ہے۔ عوام کے لیے اس کا مطلب ہے رقم کی وصولی میں تاخیر، سزا میں تاخیر اور ان خامیوں کو دور کرنے میں تاخیر جن کی وجہ سے بے ضابطگیاں ہوئیں۔ آر ٹی آئی کارکن اجے دوبے کا کہنا ہے کہ صرف بے ضابطگیوں کا پتہ لگا لینا انصاف نہیں ہے۔ ان کے مطابق، ”مدھیہ پردیش نے دکھایا ہے کہ خریداری کے اعداد و شمار اور اے آئی کے تجزیے سے مشتبہ اخراجات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔ نگرانی کرنے والی ایجنسیاں بھی الزامات کی تحقیقات کر کے مقدمات عدالت تک پہنچا رہی ہیں۔ لیکن بڑھی ہوئی قیمتوں کا پتہ لگانا مجرمانہ بے ضابطگی ثابت کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ اسی طرح مقدمہ درج ہونا بھی وقت پر سزا ملنے کی ضمانت نہیں ہے۔“

(بشکریہ: قومی آواز)

مودی سرکار: جنتر منتر پر شیر اور چینی سرحد پر ڈھیر

ڈاکٹر سلیم خان

پہلگام کا سانحہ اور آپریشن سیندور کے درمیان چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس آپریشن کے دوران ہندوستانی فضائیہ کی قیادت ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے کی تھی۔ اس کے بعد اکتوبر 2026 میں فلائی دبئی کے ہندوستانی پائلٹ کیپٹن سمت مجھر کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ انہوں نے یہودی مسافروں کی جان بچائی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سمیت مجھر کو فون کر کے ان کی دلیری کو ایک 'حقیقی ہیرو' والا کارنامہ قرار دیا مگر ایئر چیف مارشل کی سبکدوشی پر ان کو نہ صرف نظر انداز کیا بلکہ روایتی تقریب کو منسوخ کر کے ایک لحاظ سے ان کی توہین کر دی۔ ہندوستانی فضائیہ کے سبکدوش ہونے والے سربراہ ایئر چیف مارشل امر پریت (اے پی) سنگھ کی روایتی الوداعی گالف تقریب اس لیے منسوخ کر دی گئی کیونکہ نئی دہلی میں وزیر اعظم کی سرکاری رہائش گاہ کے قریب واقع ایئر فورس اسپورٹس کمپلیکس کو اچانک بند کر دیا گیا۔ وزارتِ ہاؤسنگ اینڈ اربن افیئرز کے تحت لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس کی جانب سے لوک کلیان مارگ پر واقع اس زمین کو واپس لینے کے نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ حکومت کی طرف سے اس اہم اراضی کو واگزار کرانے کی مہم کے باعث 28 اکتوبر کو اسپورٹس کمپلیکس کو غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیا گیا، جس کی وجہ سے یہ روایتی تقریب منسوخ کرنی پڑی۔ مودی سرکار اگر چاہتی تو اس کارروائی کو دو چار دن کے لیے ملتوی کیا جا سکتا تھا لیکن ایسا نہیں کر کے ایئر چیف کی خدمات کی ان دیکھی کی گئی۔ اس نقصان کی بھرپائی کے لیے گالف کی الوداعی تقریب منسوخ کیے جانے کے باوجود ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ کے اعزاز میں 26 اکتوبر کو وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ایک الوداعی تقریب کی میزبانی کی مگر اس میں وزیر اعظم نے شرکت کرنے کی زحمت نہیں کی۔ 31 اکتوبر 2026 کو اپنی ریٹائرمنٹ کے آخری دن انہوں نے قومی جنگی یادگار پر جا کر شہید فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور انہیں نئی دہلی کے ایئر فورس اسٹیشن پر الوداعی گارڈ آف آنر بھی پیش کر کے رخصت کر دیا گیا۔ کیا کسی ایئر چیف مارشل کو فضائیہ میں 42 سالہ خدمات مکمل کرنے پر اس طرح رخصت کیا جاتا ہے۔ آپریشن سیندور کے بعد پاکستان کو دھمکی دیتے ہوئے مودی جی نے چھپن انچ کا سینہ تان کر کہا تھا کہ گولی کا جواب گولے سے دیا جائے گا مگر جب چین کا معاملہ آتا ہے تو لال آنکھ دکھانا تو دور یہ کہنے کی جرأت بھی نہیں ہوتی اور نہ چینیوں کی دراندازی کا منہ توڑ جواب دیا جاتا ہے کیونکہ اس سے نہ صرف سفارتی بلکہ تجارتی تعلقات بھی متاثر ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ آپریشن سیندور کے بعد وزیر اعظم نے کہا تھا کہ خون اور پانی ایک ساتھ نہیں بہہ سکتے۔ ہم دریائے سندھ کا پانی روک دیں گے۔ اسی نہج پر چین سے درآمدات بند کر کے اسے گھٹنوں پر لانے کی دھمکی دی جا سکتی ہے۔ اس طرح کا جرأتمندانہ موقف کو اختیار کرنے میں آخر کیا رکاوٹ ہے؟

مذکورہ بالا سوالات کا جواب معلوم کرنے میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر کا چین سے متعلق فروری 2023 میں دیا جانے والا ایک انٹرویو مدد کر سکتا ہے۔ انہوں نے معروف صحافی سمیتا پرکاش کے ساتھ گفتگو میں کہا تھا، ”دیکھیں، وہ (چین) ایک بڑی معیشت ہے۔ ایک چھوٹی معیشت ہونے کے ناطے، کیا میں جا کر ایک بڑی معیشت سے لڑائی مول لے لوں؟ یہ ردِعمل ظاہر کرنے کا معاملہ نہیں، بلکہ یہ کامن سینس (عقلِ سلیم) کا معاملہ ہے۔“ وزیر خارجہ کے جواب میں احساسِ کمتری جھانک رہا ہے۔ جے شنکر نے انٹرویو میں واضح کیا تھا کہ ہندوستان اور چین کے درمیان سرحد پر بڑی تعداد میں فوجیں جمع نہیں کرنے کا ایک طے شدہ معاہدہ ہے اس لیے ہندوستان پہلے اس معاہدے کو کیوں توڑے؟ قومی وقار کا تقاضہ ہے کہ پہلے نہ سہی تو کم از کم چین کی بدعہدی کے بعد تو اپنے سخت ردِعمل کا اظہار کیا جائے۔ وزیر خارجہ نے فرمایا تھا کہ ہندوستان جذباتی ہو کر جنگ کی طرف بڑھنے کے بجائے اشتعال انگیزی کے بغیر سفارتی اور معاشی حقیقتوں کو مدنظر رکھ کر عقلمندی سے اپنی سرحدوں کا تحفظ کر رہا ہے لیکن آئی ٹی بی پی کے ڈی جی کا بیان تو یہی ظاہر کرتا ہے کہ چین اس حکمت عملی کو ہندوستان کی کمزوری سمجھ کر غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

جے شنکر نے اپنی کمزوری چھپانے کے لیے یہ کہا کہ ہندوستان کو چین سے ڈرنے کی ضرورت نہیں بلکہ مسابقتی سیاست کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے مگر وہ حزب اختلاف اور سبکدوش فوجی افسران کو متاثر نہیں کر سکے۔ انہوں نے جے شنکر کے اس بیان کو 'بزدلانہ اور مایوس کن رویہ' قرار دیا۔ حزب اختلاف کا کہنا تھا کہ اگر معیشت کا کمیت ہی سب کچھ ہوتی تو ماضی میں ویتنام، کیوبا یا شمالی کوریا کبھی بڑی طاقتوں کے سامنے نہیں کھڑے ہو پاتے۔ ناقدین کا الزام تھا کہ اس طرح کے بیانات سے ہندوستانی فوج کی بہادری اور قربانیوں کی توہین ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جے شنکر کے معاشی حقیقتوں اور طاقت کے عدم توازن کو تسلیم کرتے ہوئے تنازعات سے بچنے اور سفارت کاری کو ترجیح دینے کی بات کو ناقدین نے ہتھیار ڈالنے یا کمزوری دکھانے سے تعبیر کیا تھا۔ چین کے ساتھ سرحدی تنازع بہت ہی بنیادی نوعیت کا ہے۔ وہ تاریخی طور پر اروناچل پردیش کو ہندوستان کا حصہ ہی تسلیم نہیں کرتا۔ وہ تو اسے 'جنوبی تبت' (Zangnan) کا نام دے کر اس پر اپنا دعویٰ پیش کرتا رہا۔

ہندوستان اس دعوے کو سختی سے مسترد کر کے اروناچل پردیش کو اپنا اٹوٹ حصہ قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان کور کمانڈر سطح کے مذاکرات کے باوجود زمینی سطح پر کشیدگی اور گشت کے دوران مڈبھیڑ ہو جاتی ہے۔ ہند چین سرحدی تنازع گول مول بیانات سے حل ہونے کے بجائے پیچیدہ ہوتا چلا جائے گا مگر مودی سرکار اس خطرے سے آنکھ موند کر دودھ پینے والی بلی کا رویہ اختیار کیے ہوئے ہے۔ آئی ٹی بی پی کے ڈائریکٹر جنرل کا بیان سامنے آنے کے بعد کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو بجا طور پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اپنی طویل پوسٹ میں لکھا کہ 'ایک طرف چین کے سامنے گھٹنے ٹیکنے والے وزیر اعظم کی جانب سے مسلسل رعایتیں دینے کا سلسلہ جاری ہے، وہیں آئی ٹی بی پی کے ڈائریکٹر جنرل نے اروناچل پردیش میں چینی پی ایل اے کے ساتھ ہندوستانی سرحد کے اندر حالیہ تصادموں کا انکشاف کر دیا۔ اس موقع پر آئی ٹی بی پی کی کارکردگی تو قابلِ ستائش ہے لیکن وزیر اعظم اور ان کا پورا نظام اس سنگین معاملے پر کیوں خاموشی اختیار کیے بیٹھا ہے؟

جے رام رمیش نے بتایا کہ ٹکسنگ میں تصادم کے بعد گزشتہ ماہ اروناچل پردیش کے واجا اور دمائی میں کور کمانڈر سطح کی بات چیت کے باوجود مقامی لوگ لداخ کی طرح ایک بار پھر گشت کے کچھ مقامات ہمارے ہاتھ سے نکل جانے کا شکوہ کر رہے ہیں۔ جے رام رمیش نے چین کے ذریعہ اروناچل پردیش کے شہروں کے نام کی تبدیلی اور 000,60 میگاواٹ کا ایک ڈیم تعمیر کرنے سے ہمارے ماحولیاتی نظام اور آبی سلامتی کے لیے لاحق خطرات پر تشویش کا اظہار کیا مگر کمبھ کرن کی نیند سونے والی مودی سرکار کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے۔ جے رام رمیش نے مودی سرکار کی خارجہ پالیسی کو بھی ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ ”چین کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی خسارہ 26-2025 میں ریکارڈ 112 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جو گزشتہ سال 99 ارب ڈالر تھا۔ اس سے کئی صنعتوں میں ہمارے ایم ایس ایم ای بری طرح تباہ ہوئے ہیں۔“ انہوں نے الزام عائد کیا کہ 'میک ان انڈیا' اب 'امپورٹ فرام چائنا' بن گیا ہے۔ اتنا بڑا تجارتی خسارہ ہماری اقتصادی سلامتی کے لیے بھی ایک سنگین چیلنج ہے۔

جے رام رمیش کے نزدیک اس سنگین صورتحال کے لیے پی ایم مودی کا 19 جون 2020 والا بیان ہے جس میں گلوان کے بعد چین کو یہ کہہ کر کلین چٹ دی گئی تھی کہ ”نہ وہاں کوئی ہماری سرحد میں داخل ہوا اور نہ ہی کوئی گھسا ہوا ہے، نہ ہی ہماری کوئی چوکی کسی دوسرے کے قبضے میں ہے۔“ جبکہ اس تصادم میں ہمارے 20 بہادر جوانوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا تھا۔ انہوں نے وزیر اعظم کی بزدلی ثابت کرنے کے لیے سابق آرمی چیف جنرل نروَنے کا وہ انکشاف یاد دلاتے ہیں جس میں لداخ کے اندر چینی دراندازی کے دوران طویل انتظار کے بعد صرف یہی ہدایت دی گئی تھی کہ ”جو مناسب سمجھو، وہ کرو۔“ کانگریسی ترجمان نے اپنی پوسٹ میں یہ بات بھی سامنے رکھی کہ 4 جولائی 2025 کو نائب آرمی چیف لیفٹیننٹ جنرل راہل سنگھ نے عوامی طور پر بتایا تھا کہ 'آپریشن سیندور' کے دوران پاکستان کی فوجی کارروائی میں چین کا کردار کس قدر وسیع اور گہرائی تک پھیلا ہوا تھا۔ ان حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد جے رام رمیش سوال کرتے ہیں کہ: ”سرحد پر جاری کشیدگی کے باوجود چین کے تئیں یہ نرمی اور اقتصادی محاذ پر بڑھتا ہوا انحصار آخر کس طرح کی قوم پرستی ہے؟ وہ بولے ملک کو 56 انچ کے سینے والے کھوکھلے دعوے نہیں، بلکہ قومی سلامتی پر واضح جواب چاہیے۔“ ملک کا ہر خوددار شہری اس سوال کا جواب چاہتا ہے مگر اقتدار کے گلیاروں میں اس بابت پر اسرار سناٹا پسرا ہوا ہے۔ آج یا کل مودی جی کو اپنی خاموشی توڑنی ہوگی ورنہ لوگ انہیں جھولا تھما کر سیاسی بن باس پر روانہ کر دیں گے۔



جنگی مجرم نیتن یاہو اقتدار سے چمٹے رہنے کا خواہاں

رویش کمار

اسرائیل کے انتخابات میں نیتن یاہو اور ان کے حریف آئزن کوٹ میں سے کسی کو بھی اکثریت حاصل نہیں ہوئی۔ 120 نشستوں میں سے نیتن یاہو کی پارٹی کو 52 اور آئزن کی پارٹی یا اتحاد کو 48 نشستوں پر کامیابی ملی جبکہ عرب۔ اسرائیل جماعتوں کو بادشاہ گر کا موقف حاصل ہوا۔ جہاں تک نیتن یاہو کا سوال ہے ان کی حکومت میں دنیا بھر کی حکومتوں کو پیگاسیس فروخت کیا گیا تاکہ وہاں اپوزیشن کے لیڈروں، صحافیوں اور حقوق انسانی کے جہدکاروں کی باتوں کو سنا جا سکے۔ بیڈ روم سے لے کر باتھ روم تک نظر رکھی جا سکے۔ وہی نیتن یاہو گلا پھاڑ کر رو رہے ہیں کہ بیرونی سازش کے تحت انہیں کمزور کیا جا رہا ہے۔ اسرائیل میں ووٹوں کی گنتی تقریباً پوری ہو چکی ہے لیکن ابھی نیتن یاہو نے شکست قبول نہیں کی ہے اُلٹے نیتن یاہو اور ان کی پارٹی لیکوڈ بیرونی طاقتوں پر الزام عائد کر رہے ہیں کہ عرب رائے دہندوں کو متحد کرنے میں بیرونی فنڈنگ کی گئی۔ نیتن یاہو 2009ء سے تقریباً لگاتار عہدہ وزارت عظمیٰ پر فائز ہے۔ اپنی شبیہ مضبوط لیڈر کے سانچہ میں فٹ کرتا ہے اور اتحاد کو 10 نشستیں کم کیا آئی بیرونی سازش کا رونا رونے لگ جاتا ہے۔ پولیس اور پیگاسیس کے دم پر اقتدار پر کنٹرول کرنے والے سارے طاقتور و بااثر لیڈروں کی یہی حالت ہے اور یہی حالت ہوگی یہ بھی نیتن یاہو کی ہار ہے کہ ان کی ناک کے نیچے بیرونی فنڈ انتخابات میں لگ رہا تھا اور انہیں تب پتہ چلا جب عرب پارٹی کے ارکان کی تعداد بڑھ گئی اور ان کے اتحاد کے ارکان کی تعداد گھٹ گئی۔ ایران میں علی لاری جانی کس کمرہ میں سوتے ہیں، اس کمرہ پر میزائیل سے حملہ کرنے کی ٹیکنالوجی جانکاری اسرائیل کے پاس تھی اپنے ہی ملک میں کسی دوسرے ملک کی دولت بہہ رہی ہے اس کا پتہ نہیں چلا۔ اسرائیل کے اخبار ہارٹز کی صفحہ اول پر ایک سرخی شائع ہوئی جس میں کہا گیا کہ اقتدار کی منتقلی روکنے وزیر اعظم پھر سے پرانے بیانات دہرانے لگے ہیں۔ کسی بھی حال میں نیتن یاہو اقتدار نہیں چھوڑیں گے اس بار اقتدار کی منتقلی نہیں ہوگی اس کی تیاری 4 جنوری 2023ء کو ہی کر لی تھی۔ جب قانونی سدھار کے نام پر سپریم کورٹ کے اختیارات کم کر دیئے گئے۔ اکثریت نہیں ملی تو پرانا راگ الاپ رہے ہیں کہ عربوں کے ساتھ اپوزیشن اتحاد کو جو تبدیلی چاہتی تھی اکثریت نہیں ملی ہے بیرونی سازش ہوگئی کمیونسٹ ہے، Islamization ہو رہا ہے۔ سافٹ ویر سے چھیڑ چھاڑ کی گئی، ووٹوں کی گنتی میں دھاندلی ہوگئی وغیرہ وغیرہ۔ اسرائیل کے انتخابات کے بارے میں ہم بات کر رہے ہیں۔ اسرائیل کے بارے میں دانشور و مفکرین بے جھجک کہتے ہیں وہ بھی بار بار کہ اقتدار بدل جائے مگر اسرائیل کا کردار نہیں بدل سکتا جو بھی اقتدار میں آئے گا فلسطین کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے گا۔ بھلے نیتن یاہو نے یا اسرائیل کی سیاست نے اپنی عوام کو نفرتی زہر میں جھونک دیا ہو نسل پرستی میں لپیٹ دیا ہو لیکن اس سے اسرائیل کو اپنے ملک کے بارے میں کیا ملا بھلے ہی یوروپی ملکوں کے وزرائے اعظم اور صدور غزہ کو لے کر چپ رہے نیتن یاہو کا ساتھ دیتے رہے مگر اب ان ملکوں میں بھی فلسطین کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ غزہ میں قتل عام کی بات کی جا رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی دکھاوا ہو مگر دنیا بھر میں کروڑوں کی تعداد میں سڑکوں پر اُترے لوگوں کے احتجاجی مظاہروں کو آپ کسی بھی طرح دکھاوا نہیں کہہ سکتے۔ کروڑوں روپئے کے درمیان اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو کی شبیہ جنگی مجرم کی ہوگئی ہے۔ قتل کرنے والے لیڈر کی ہوگئی ہے۔ ان احتجاجی مظاہروں میں بڑی تعداد میں یہودی بھی شامل ہوئے ہیں۔ بھلے اقوام متحدہ کی کسی رپورٹ کا کہیں اثر نہ ہو مگر ان رپورٹ میں نیتن یاہو کو قتل عام کرنے والا اور جنگی مجرم کہا گیا ہے۔ یہ رائے صرف متحدہ کی کچھ ہزار صفحات پر مشتمل رپورٹس کی نہیں دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں کی ہے۔ اسرائیل میں حکومت بدل جائے وہاں کی سیاست نہیں بدلتی۔ دنیا کے عوام اسرائیل کو لے کر بدلنے لگی ہے وہ اب اسرائیل کو حیرانی کی نظر سے نہیں دیکھتی۔ ہمدردی کی نظر سے نہیں دیکھتی بلکہ اس عوام کو دکھائی دینے لگا ہے کہ نیتن یاہو جسے نیتن کی سوچ کا غزہ ہی نہیں دنیا بھر کے عوام کے لئے کیا مطلب ہے۔ اکثریت سے محروم ہونے کے بعد بھی نیتن یاہو کی پارٹی سب سے بڑی پارٹی ہے لیکن اس کا جواب کوئی نہیں دے رہا ہے کہ اگر غزہ کو مٹا دینا ہی اسرائیل کے عوام کی سمجھ ہے حدف ہے تب 3 سال تک بمباری اور لاکھوں گھروں کو مٹا دینے کے بعد بھی ہزاروں لوگوں کو شہید کرنے کے باوجود بھی نیتن یاہو کی اکثریت دو تہائی سے زائد کیوں نہیں ملی۔ نیتن یاہو کے ہاتھوں قتل عام میں ایسی کونسی کمی رہ گئی کہ اس کام کے لئے اسرائیل کے عوام اپوزیشن کی طرف موڑ گئی۔ کسی بھی وجہ سے رہی ہو نیتن یاہو کے خلاف ناراضگی بھی ہوگئی کہ اسرائیل کے عوام نے نیتن یاہو کی پالیسیوں سے اپنی دوری بنا لی ہے اسی لئے اس بات کو مسترد کئے بناء کہ اسرائیل کا کردار نہیں بدلتا ہے یہ بھی دیکھا جانا چاہئے کہ اسی اسرائیل کے بہت سے لوگ غزہ پر ہونے والی بمباری کی مخالفت کرتے رہے ہیں جو اتفاق سے یہودی بھی ہیں۔ اختلاف رائے یا مخالفت کی آوازوں کو درج کئے بناء اکثریت کے شور میں ناچنے سے نظریہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اسرائیل کی ایک اداکارہ گولڈن برگ ایک اسرائیلی چیانل کے انٹرویو میں کہتی ہیں کہ مجھے اب اسرائیلی ہونے پر فخر نہیں ہوتا۔ مجھے یہ احساس بہت بُرا لگتا ہے، مجھے بہت شرم آتی ہے کہ ہم کیسے لوگ ہیں اس وقت جو بھی ہو رہا ہے فلسطین پر قبضہ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ مذہب کے نام پر زبردستی کی جا رہی ہے۔ مغربی کنارہ میں فلسطینیوں کی زمین پر بسنے والے آبادکاروں کے تشدد، یہودی دہشت گردی اور غرور و تکبر کے چلتے اسرائیل کے اقلیتوں فلسطینیوں کو اپنی آزادی حاصل کے لئے لڑنے کا حق حاصل ہے۔ فلم اداکارہ یہ بات تب کہہ رہی تھیں جب انہیں لگا کہ کیمرہ بند ہے مگر کیمرہ آن تھا اور انٹرویو لائیو تھا۔ جب احساس ہوا کہ انٹرویو لائیو ہے تو انھوں نے فوراً انٹرویو ختم کیا، پھر سے کیمرے پر آئیں اور اپنے بیان کے لئے معذرت خواہی کی۔ ان کی یہ بات اب دنیا بھر میں وائرل ہوگئی ہے۔ اتنا کنٹرول اور ڈر قائم کرنے کے بعد بھی نیتن یاہو اکثریت حاصل نہیں کر سکے۔ جس چناؤ تک پہنچنے کے لئے تین سال پہلے سے وہ اسرائیل کو چوطرفہ جنگ میں جھونکتے رہے امریکہ سے لے کر اپنے دوست ملکوں کو جنگ اور قتل عام کے اپنے گناہوں میں حصہ دار بنایا، نیتن یاہو کو لے کر اسرائیل میں کوئی لہر نہیں دکھائی دی۔ یہ ان کی بڑی ہار ہے باقی حلف لینے اور اقتدار میں بنے رہنے کے طریقے کس کے پاس نہیں۔ اسرائیل میں نیتن یاہو اکثریت حاصل نہیں کر سکے یہ ایک خبر ہے۔ دوسری خبر ہے کہ اسرائیل میں عرب پارٹیوں نے شاندار مظاہرہ کیا۔ 4 سال قبل عرب پارٹیوں کے 10 ارکان پارلیمنٹ تھے اس بار ان کی تعداد بڑھ کر 19 ہوگئی۔ عرب پارٹی کوئی ایک پارٹی نہیں اس کے اندر بھی اتحاد ہے۔ پچھلی بار یہ تین حصوں میں بٹی تھیں اور ان میں سے دو ہی پارلیمنٹ پہنچ پائیں لیکن اس بار عرب پارٹیوں میں اتحاد دکھائی دے رہا ہے۔ تین سال سے عرب پارٹیوں کی کوئی چرچا آپ کو نہیں دکھائی دے رہی ہوگی مگر اب اچانک سے عرب پارٹی کے ووٹرس کے حق کی بات بھی ہونے لگی ہے۔ یہی اس چناؤ کی دین ہے جو دکھائی نہیں دے رہے تھے اب دکھائی دے رہے ہیں۔ عرب بادشاہ گر بن گئے ہیں۔ کیا یہ بڑی بات نہیں کہ اسرائیل کی پوری عوام کو فلسطین کے بارے میں ایک ہی عینک سے دیکھا جا رہا ہے۔ اسی اسرائیل میں عرب جماعتیں اسی دور میں سب سے زیادہ تائید و حمایت حاصل کرتی ہیں فلسطین کے عزت نفس کی وکالت کرتی ہیں۔ غزہ پر حملے روکنے کی بات کرتی ہے۔ غزہ کو لے کر اسرائیل کی فوجی حکمت عملی اور حکومت کی مخالفت کرتی ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ اسرائیل میں ان کے پاس پورے حقوق حاصل نہیں ہیں کچھ بھی نہیں ہونے کے بعد بھی عرب ووٹروں کا ایک اتحاد کی طرف موڑنا بہت کچھ کہہ رہا ہے۔ کم سے کم انھوں نے اپنے اتحاد سے نیتن یاہو کی یقینی جیت کو شکست میں بدل دیا۔ عرب رائے دہندوں کا بکھراؤ رُکنا متحد ہونا بہت بڑی تبدیلی ہے۔ اسرائیل میں انہیں اقلیت مانا جاتا ہے اپنے ساتھ امتیازی سلوک ختم کرنے یہودی شہریوں کے برابر حقوق مانگتے رہے ہیں۔ کیا یہ بات نہیں بتائی جانی چاہئے کہ جس اسرائیل کو لے کر غزہ کے بارے میں ایک موقف ایک رائے کا بتایا جا رہا ہے اسی اسرائیل میں دوسری آوازیں بھی ہیں ٹھیک ہے ان کے پاس کوئی حق یا اختیار نہیں ہے کوئی ان کے ساتھ مل کر حکومت نہیں بنائے گا لیکن ہر دن ہونے والی بمباری کے درمیان عرب جماعتیں اسرائیل میں ایک الگ آواز بنی رہی۔ جمہوریت کی کس کتاب کے مطابق ان کی بات بے معنی مانی جائے۔ عربوں کا مظاہرہ کمزور کر دیئے گئے طبقہ کے ایک جگہ متحد ہونے کی سیاسی حکمت عملی کی کامیابی کی بڑی مثال ہے۔ بہرحال نیتن یاہو کی پارٹی لیکوڈ اور آئزن کوٹ کی پارٹی یشار کی پالیسیوں میں بہت فرق ہے۔ عرب پارٹیوں نے خود کو مضبوط کر کے اسرائیل کی دونوں پارٹیوں کے اتحاد کو چیلنج کر دیا ہے۔ وہاں بحث ہو رہی ہے کہ ان کے بغیر حکومت نہیں بنے گی اور عرب پارٹیوں سے تائید و حمایت حاصل کرنے کا مطلب ہے اپنی عرب مخالف سیاست سے سمجھوتہ کرنا جس کے لئے نیتن یاہو تیار دکھائی دیتے ہیں نہ ہی ان کے مخالف آئزن کوٹ تیار نظر آتے ہیں جو بھی ان کی تائید حاصل کرے گا اسرائیل یعنی یہودیوں کی تائید و حمایت سے محروم ہو جائے گا۔ اس کی سیاست ختم ہو جائے گی اسی لئے تعطل بنا ہوا ہے۔ جس عرب کو غزہ میں مٹا کر اسرائیل اپنا سینہ تان رہا تھا وہی عرب اس کے اندر سینہ تان کر کھڑا ہو گیا ہے۔ حق اور اختیار بڑی چیز ہے مگر اس کے نہ ہونے پر بھی اپنی بات کہنے کی ہمت اور حوصلہ کسی بھی طرح سے کم نہیں۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل سا کیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

اپوزیشن رہنماؤں کا کھلی گاڑیوں میں مارچ اور عوام کا استقبال

بھاری بھیڑ کے باعث پیدل مارچ کے بجائے کھلی گاڑیوں سے رام لیلا میدان پہنچے بڑے اپوزیشن لیڈران





نئی دہلی، (ایجنسی) انڈیا اتحاد کا ووٹ بچاؤ، دیش بچاؤ ریلی کے لیے پہلے منٹو روڈ سے ریلی کے مقام رام لیلا میدان تک پیدل مارچ کا پروگرام تھا، لیکن بھاری بھیڑ کو دیکھتے ہوئے اتحاد کی 23 جماعتوں کے اہم لیڈروں کو کھلی گاڑیوں میں ریلی کی شکل میں آگے بڑھنے پر مجبور ہونا پڑا اور تقریباً ایک کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے میں انہیں ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا۔ ریلی میں شامل ہونے سے پہلے کانگریس اور انڈیا اتحاد کے لیڈر کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی رہائش گاہ 10 راجاجی مارگ پر جمع ہوئے تھے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی، پرینکا گاندھی واڈرا، ساجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو، ترنمول کانگریس کی لیڈر ممتا بنرجی، ی، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد) کی سپریا سولے، راشٹریہ جنتا دل کے لیڈر تیجسوی یادو، نیشنل کانفرنس کے فاروق عبداللہ، ساجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر رام گوپال یادو، پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی، ترنمول کانگریس کے لیڈر ابھیشیک بنرجی اور کانگریس جنرل سکریٹری کے۔ سی۔ وینو گوپال سمیت کئی سینئر لیڈران ایک ہی بس میں سوار ہو کر ریلی کے لیے نکلے۔ بس میں مسٹر گاندھی سب سے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ اپوزیشن لیڈران کھلی گاڑیوں میں قافلے کے ساتھ منٹو روڈ پہنچے۔ پروگرام کے مطابق منٹو روڈ سے مسٹر گاندھی، مسٹر یادو سمیت اہم لیڈروں کو ریلی کی شکل میں پیدل مارچ کرتے ہوئے ریلی کے مقام رام لیلا میدان تک پہنچنا تھا، لیکن لوگوں کا ہجوم منٹو روڈ سے لے کر ریلی کے مقام تک امڈ پڑا تھا، اس لیے کھلی گاڑیوں کے ذریعے ان لیڈروں کو آہستہ آہستہ بھیڑ کے ساتھ ریلی کے مقام تک پہنچنے پر مجبور ہونا پڑا۔

اپوزیشن لیڈران قافلے کے ساتھ بڑی تعداد میں امڈے کارکنوں اور حامیوں کے ساتھ انتہائی آہستہ چلتی کھلی گاڑیوں میں آگے بڑھتے رہے۔ بھیڑ اتنی زیادہ تھی کہ گاڑیوں کی رفتار بے حد سست رہی اور ایک کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا وقت لگ گیا۔ مارچ کے پورے راستے میں کانگریس، ساجوادی پارٹی، کمیونسٹ پارٹیوں اور اتحاد کی دیگر رکن جماعتوں کے پرچم لہراتے رہے۔ سڑک کے دونوں طرف بڑی تعداد میں لوگ مسٹر گاندھی، مسٹر کھرگے، پرینکا گاندھی واڈرا، ممتا بنرجی اور اکھلیش یادو سمیت دیگر لیڈروں کی ایک جھلک پانے کے لیے بے تاب دکھائی دیے۔ کارکنوں میں زبردست جوش و خروش تھا۔ سکیورٹی اہلکار بھیڑ کو لیڈروں کی گاڑیوں سے دور رکھنے کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔ اپوزیشن اتحاد کی اس ریلی میں ووٹر لسٹ کی بے ضابطگیوں، ووٹ چوری اور ووٹر لسٹ کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے مسائل اٹھاتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف کارروائی اور انہیں عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ ریلی سے پہلے مسٹر گاندھی نے لوگوں سے اس میں شامل ہونے کی اپیل کرتے ہوئے سوشل میڈیا ایکس پر کہا تھا: ”دہلی چلو، تیار ہو جاؤ! ووٹ بچاؤ، دیش بچاؤ۔ کناٹ پلیس آیئے، ساتھ چلتے ہیں۔ یا براہ راست رام لیلا میدان میں ملتے ہیں، مگر آنا ضرور ہے۔ ریلی کے لیے ملک کے مختلف حصوں سے بسوں کے ذریعے کارکنان بھی دہلی پہنچے تھے۔

یوتھ کانگریس نے اتوار کو رام لیلا میدان میں ووٹ چوری کے خلاف منعقدہ ریلی میں ملک بھر سے آئے 20 ہزار سے زائد نوجوان کارکنوں کی شرکت کا دعویٰ کرتے ہوئے اسے آزادی کی جدوجہد 0.2 قرار دیا اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ دہرایا۔ یوتھ کانگریس کے انچارج منیش شرما نے کہا کہ رام لیلا میدان میں 20 ہزار سے زائد نوجوان کارکنوں کی شرکت جمہوریت کے تحفظ کے تئیں نوجوانوں کی وابستگی کا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر سے نوجوان ہر شہری کے حق رائے دہی کی حفاظت کے عزم کے ساتھ دہلی پہنچے ہیں اور یہ آئینی اقتدار نیز جمہوری جواب دہی کی لڑائی ہے۔ یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب نے کہا کہ انتخابی نظام کی ساکھ پر سوالات اٹھنے کے درمیان ملک کا نوجوان چپ نہیں بیٹھے گا۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ اور الیکشن کمیشن کے طریقہ کار میں جواب دہی یقینی بنانے کے مطالبے کو دہراتے ہوئے کہا کہ تنظیم آئین، جمہوریت اور حق رائے دہی کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انڈین یوتھ کانگریس نے کہا کہ رام لیلا میدان کی ریلی ووٹ چوری کے خلاف اس کی مہم کا اہم حصہ ہے۔ تنظیم کے مطابق، وہ ملک بھر میں نوجوانوں کو متحد کرنے نیز انتخابی شفافیت، ادارہ جاتی جواب دہی اور جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔

کرناٹک، کیرالم، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور ہریانہ کے یوم تاسیس پر پی ایم مودی کی مبارک باد



نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو یوم تاسیس منا رہی 5 ریاستوں کرناٹک، کیرالم، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور ہریانہ کی منفرد ثقافتی روایات اور سماجی و اقتصادی شعبوں میں ان کی ترقی کو یاد کرتے ہوئے ان ریاستوں کے لوگوں کی خوشی اور خوشحالی کی خواہش ظاہر کی۔ مدھیہ پردیش، کرناٹک اور کیرالہ کی تشکیل آج ہی کی تاریخ یعنی 1956 میں ہوئی تھی۔ ہریانہ کا قیام 1966 میں اور چھتیس گڑھ کی تشکیل 2001 میں ہوئی تھی۔ کرناٹک میں آج کا دن کنڑ راجیوتسو اور کیرالم میں کیرلپّراوی کے طور پر منایا جاتا ہے۔ کنڑ راجیوتسو کے موقع پر کرناٹک کے لوگوں کو مبارک باد دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کرناٹک کو شاندار روایات، نمایاں کامیابیوں اور بے پناہ امکانات کی سرزمین قرار دیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ کرناٹک کے شاندار ورثے اور قدیم روایات نے ہمارے ملک کے ثقافتی تانے بانے کو مزید مالا مال کیا ہے۔ انہوں نے کہا، کرناٹک کے لوگوں نے اپنی سخت محنت، کاروباری صلاحیت اور غیر معمولی مہارت کے ذریعے، خاص طور پر مستقبل سے وابستہ شعبوں میں، اپنی ایک الگ پہچان بنائی ہے۔ اطلاعاتی ٹیکنالوجی، حیاتیاتی ٹیکنالوجی اور ہوابازی سے لے کر مصنوعی ذہانت، جدید مینوفیکچرنگ اور نئے کاروباری اداروں تک، کرناٹک کے لوگوں نے بار بار اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ آج دنیا کو درپیش سنگین چیلنجوں کا حل تلاش کرنے میں سب سے آگے ہیں۔ کیرالم کی ثقافت اور قدرتی خوب صورتی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے ریاست کے ہر فرد کے لیے نئے مواقع، زیادہ خوشحالی اور مسلسل ترقی کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ اس ریاست کی سب سے بڑی طاقت یہاں کے لوگ ہیں۔ ان کی لگن اور بہترین کارکردگی کے تئیں ان کے عزم نے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ملک بھی لوگوں کے دل جیتے ہیں۔ صحت، تعلیم، کاروبار، سائنس اور کئی دیگر شعبوں میں کیرالہ کے لوگوں کی کامیابیوں نے پورے ملک کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ مسٹر مودی نے اپنے پیغام میں کہا، ہریانہ کے لوگوں نے اپنی محنت اور لگن سے زراعت، کھیل اور دفاعی خدمات سے لے کر صنعت، تعلیم اور نئے کاروباری اداروں تک، اپنی صلاحیت اور عزم کا لوہا منوایا ہے۔ یہاں کے کھلاڑی ترنگے کا وقار بلند کر رہے ہیں، تو کسان ملک کی غذائی سلامتی کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ مدھیہ پردیش کو شاندار ورثے، مالا مال ثقافت اور بے مثال قدرتی خوب صورتی کی سرزمین قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ یہاں کے عالمی شہرت یافتہ تاریخی مقامات اس کی تاریخی شناخت کو مزید نمایاں کرتے ہیں۔ ریاست کے لوگوں کی محنت سے یہ خطہ زراعت، صنعت، سیاحت، تعلیم اور بنیادی ڈھانچے سے لے کر نئی اختراعات تک، ہر شعبے میں مسلسل نئی کامیابیاں حاصل کر رہا ہے۔ جامع ترقی کے ساتھ ساتھ یہ خود کفیل ہندوستان کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ مدھیہ پردیش کی تنظیم نو کے نتیجے میں وجود میں آنے والی ریاست چھتیس گڑھ کے یوم تاسیس پر وہاں کے لوگوں کے لیے خوشی، امن اور خوشحالی کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ یہ ریاست اپنی قبائلی ثقافت، قدرتی وسائل اور منفرد لوک روایات کے لیے مشہور ہے۔ یہاں کے آثار قدیمہ اس کی خاص پہچان ہیں۔ لوک ثقافت سے بھرپور یہاں کے ماحول میں ایک خاص اپنائیت ہے، جو ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ مسٹر مودی نے کہا، آج یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ نکسل ازم کی جڑیں ختم کرتے ہوئے ہماری یہ ریاست ترقی کی راہ پر پہلے سے زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے باصلاحیت اور محنتی اہلِ وطن کی شرکت سے یہ ریاست ملک کی خوشحالی میں بڑھ چڑھ کر اپنا تعاون دیتی رہے گی۔

کوٹا میں ریاست کا سب سے بڑا مربوط ضلعی عدالتی کمپلیکس تعمیر کیا جائے گا: برلا

کوٹا، (یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے اتوار کو راجستھان کے کوٹا میں تقریباً 290 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے مربوط ضلعی عدالتی کمپلیکس اور وکلا کے چیمبروں کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر مسٹر برلا نے کہا کہ ریاست کا سب سے بڑا اور جدید ضلعی عدالتی کمپلیکس تعمیر ہونے جا رہا ہے۔ طویل عرصے سے وکلا، عدالتی افسران اور عام شہری چاہتے تھے کہ عدالتوں سے متعلق تمام سہولیات ایک ہی مقام پر دستیاب ہوں۔ نئے کمپلیکس سے ان کی یہ ضرورت پوری ہوگی اور عدالتی کام کاج میں بھی آسانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی عمارت کی تعمیر ہماری کامیابی ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے کہ عام آدمی کو آسان، قابل رسائی، فوری اور غیر جانبدارانہ انصاف ملے۔

عدالت میں آنے والے ہر شخص کو عزت کے ساتھ بیٹھنے اور اپنی بات رکھنے کی سہولت ملنی چاہیے۔ اس کے لیے عدلیہ، وکلا اور انتظامیہ کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ مسٹر برلا نے کہا کہ مختلف مقامات پر چلنے والی عدالتوں کی وجہ سے عدالتی افسران، وکلا اور مقدمات کے فریقین کو پریشانی ہوتی ہے۔ نئے کمپلیکس میں تمام عدالتیں ایک ہی مقام پر ہوں گی۔ یہاں جدید ٹیکنالوجی، وکلا کے چیمبروں اور مقدمات کے فریقین کے بیٹھنے کا انتظام ہوگا۔ کمپلیکس میں 54 عدالتیں، تقریباً 240 وکلا کے چیمبر، کینٹین، بینک، کتب خانہ، میٹنگ روم، ٹائپسٹ، فوٹو کاپی اور دکانوں کی سہولیات فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ وکلا کے چیمبروں کی تعمیر کے لیے ٹینڈر کا عمل جلد شروع کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کے ساتھ منی سکریٹریٹ کے منصوبے پر بھی کام جاری ہے، تاکہ لوگوں کو عدالتی اور انتظامی کاموں کے لیے الگ الگ مقامات پر نہ جانا پڑے۔ کوٹا میں صنعت، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں سہولیات کو وسعت دی جا رہی ہے۔ عدالت اور منی سکریٹریٹ کی تعمیر سے اس سمت میں ایک اور اہم ضرورت پوری ہوگی۔ انہوں نے محدود سہولیات کے باوجود بہتر کام کرنے کے لیے عدالتی افسران، وکلا اور ملازمین کی خدمات کی ستائش کی۔

آزادی کی جدوجہد سے لے کر ملک کی تعمیر تک ہریانہ نے انمول خدمات انجام دیں: صدر مرمو



کروکشیتر، (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اتوار کو کروکشیتر میں ہریانہ کے قیام کے 60 سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقدہ ہیرک جینتی تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے ہیرک جینتی کے لوگو کی نقاب کشائی کی۔ صدر نے کہا کہ ہریانہ نے آزادی کی جدوجہد سے لے کر ملک کی تعمیر تک ہر شعبے میں انمول خدمات انجام دی ہیں۔ اس ریاست کی سرزمین نے ملک کو بہادر فوجی، کھلاڑی، کسان، سائنس داں اور عظیم سماجی خدمت گار دیے ہیں۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے ہندوستان کی ترقی کے سفر کے مختلف پہلوؤں میں اہم تعاون کرنے پر ہریانہ کے عوام کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان کرشن کے بے لوث عمل کے ابدی پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانے والی اس سرزمین نے جدید دور میں انسانی کامیابی کے متعدد سنگ میل بھی قائم کیے ہیں۔ ہریانہ کے لوگوں نے جدوجہد آزادی سے لے کر سماجی تبدیلی، جمہوریت، ادب اور سائنس تک مختلف شعبوں میں بامعنی تعاون کیا ہے۔

صدر جمہوریہ کو یہ جان کر خوشی ہوئی کہ گزشتہ دہائی کے دوران ہریانہ نے خواتین کو با اختیار بنانے کے مختلف پہلوؤں میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مہم بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ، جو جنوری 2015 میں پانی پت سے شروع کی گئی تھی، خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے ایک انتہائی اہم پہل ثابت ہوئی ہے۔ وہ 2014 کے مقابلے میں 2025 میں پیدائش کے وقت صنفی تناسب میں اضافے کو دیکھ کر خوش ہوئیں۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مربوط کوششوں کے ذریعے یہ تناسب برابری کی سطح تک پہنچ جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی یقین ظاہر کیا کہ ریاست کے اندر خواتین کی صحت اور لڑکیوں کی تعلیم جیسے شعبوں میں جاری بہتری مزید رفتار حاصل کرے گی۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستانی کھیلوں کی تاریخ میں ہریانہ کے کھلاڑیوں نے باوقار بین الاقوامی چیمپئن شپ میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے کھیلوں میں اپنی قابل ذکر کامیابیوں سے ملک کا سر فخر سے بلند کرنے پر ہریانہ کی بیٹیوں کی تعریف کی۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہریانہ جامع ترقی کی طرف اپنے سفر میں نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہریانہ کی سرزمین نے گیتا کا پیغام دنیا کو تحفے میں دیا ہے۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ بھگوان کرشن کا پیغام ہر فرد اور ادارے کو طاقت اور بصیرت فراہم کرے گا جو ہریانہ کی ترقی میں حصہ ڈال رہا ہے۔

مدھیہ پردیش: اجین ہوٹل میں ٹینک کی صفائی کے دوران حادثہ

زہریلی گیس سے 4 ملازمین کی موت



اجین۔ مدھیہ پردیش، اجین کے ایک پرانے ہوٹل شری گنگا میں زہریلی گیس کی زد میں آنے سے 4 ملازمین کی موت ہو گئی، جبکہ ایک کی حالت تشویشناک ہے۔ راحت رسانی کے دوران 3 پولیس اہلکار بھی زخمی ہو گئے۔ تمام زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق یہ حادثہ ہفتے کی رات ہوٹل شری گنگا میں ٹینک کی صفائی کے دوران پیش آیا۔ بتایا گیا ہے کہ چیمبر میں اترنے والے 4 ملازمین زہریلی گیس کی زد میں آ گئے، جس کی وجہ سے ملازمین کی موت ہو گئی، جبکہ ایک ملازم شدید زخمی ہے۔ متوفیوں میں ہوٹل کے 2 ملازمین اور 2 نجی صفائی کارکن شامل ہیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ضلع کلکٹر، ایس پی اور انتظامی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ امدادی کارروائی کے دوران بہت زیادہ دشواری پیش آنے پر اضافی چیمبر کے ٹین شیڈ کو کٹر سے کاٹا گیا اور تقریباً ڈھائی گھنٹے تک ریسکیو آپریشن جاری رہا، تب کہیں جا کر لاشوں کو باہر نکالا جا سکا۔ دوسری جانب حادثے کے بعد ناراض اہل خانہ نے ہوٹل کے مالک کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے متاثرہ خاندانوں کو ایک ایک کروڑ روپے معاوضہ اور سرکاری ملازمت دینے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ مقامی نوجوان آصف خان نے بتایا کہ ہمیں رات تقریباً 12 بجے ایک کال آئی۔ ہمیں اطلاع دی گئی کہ ان کے ماموں ٹینک میں گر گئے ہیں۔ جائے حادثہ پر پہنچنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ ماموں کی موت ہو چکی ہے۔ وہ رات میں اوور ٹائم کر رہے تھے۔ ان کے 4 بچے ہیں۔ ماموں یہاں گزشتہ 4 برسوں سے کرائے کے مکان میں رہ رہے تھے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ خاندان کو مناسب معاوضہ دیا جائے۔ ایک دیگر نوجوان نے بتایا کہ ہوٹل میں لاپروائی کے ساتھ ملازمین سے کام لیا جا رہا تھا۔ ملازمین کو یہ اطلاع نہیں دی گئی تھی کہ چیمبر کتنا بڑا ہے۔ انہیں صرف کچرا نکالنے کے لیے کہا گیا تھا۔ پاؤں پھسلنے کی وجہ سے ان کے بھائی بھی چیمبر میں گر گئے، جس وجہ سے ان کی موت ہو گئی۔ ہم چاہتے ہیں کہ خاندان کے کسی ایک فرد کو ملازمت دی جائے اور ایک کروڑ روپے معاوضہ دیا جائے۔ حادثے کے بعد شہر کے میئر مکیش ٹٹوال متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کے لیے پہنچے۔ اس دوران انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ میئر نے کہا کہ ہوٹل کے ویسٹیج ٹینک کی صفائی کے دوران پیش آنے والا یہ حادثہ انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ میونسپل کارپوریشن کو اطلاع دیے بغیر اور حفاظتی اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس طرح غیر مجاز طریقے سے صفائی کرانا سنگین لاپروائی کا معاملہ ہے۔ میئر ٹٹوال نے افسران کو سخت ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ معاملے کی فوری جانچ کی جائے۔ جس بھی ہوٹل مالک یا تاجر نے حفاظتی انتظامات کے بغیر ملازمین کو صفائی کے لیے بلایا تھا، اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے انتظامیہ کو متاثرہ خاندانوں کی باز آبادکاری اور مناسب امداد یقینی بنانے کی ہدایت بھی دی۔

تمل ناڈو نے 1.50 لاکھ کروڑ روپے کے شہری ترقیاتی منصوبے کو دی منظوری

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو حکومت نے 5 سالہ شہری ترقیاتی پروگرام نافذ کرنے کا حکم جاری کیا ہے، جس پر تقریباً 1.50 لاکھ کروڑ روپے خرچ ہونے کا تخمینہ ہے۔ اس پروگرام کے تحت سب سے زیادہ سرمایہ کاری سڑکوں، سیوریج نظام اور پینے کے پانی کی فراہمی پر کی جائے گی۔ بجٹ میں اس کا اعلان 'وزیر اعظم مربوط شہری ترقیاتی اسکیم' کے طور پر کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کا مقصد تمام شہری مقامی اداروں میں عالمی معیار کا بنیادی ڈھانچہ تیار کرنا ہے۔ اس کے تحت بنیادی خدمات میں بہتری، ماحولیات کی بحالی، صحت عامہ اور شہری نگرانی کو ایک ہی فریم ورک کے تحت لایا گیا ہے۔ شہری سڑکوں اور ٹرانسپورٹ کے لیے سب سے زیادہ 60000 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، اس کے بعد سیوریج کے بنیادی ڈھانچے کے لیے 50000 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ پینے کے پانی منصوبوں کے لیے 30350 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ حکومت نے ٹھوس کچرے کے انتظام کے لیے 3000 کروڑ روپے دیے ہیں۔ آبی ذخائر کی بحالی اور سماجی بنیادی ڈھانچے کے لیے 2000-2000 کروڑ روپے، جبکہ سرسبز علاقوں کی ترقی اور صحت عامہ کے اقدامات کے لیے 1500-1500 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

آملہ کے سابق رکن اسمبلی چیت رام مانیکر کا انتقال

بیتول، (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے بیتول ضلع میں آملہ اسمبلی حلقے کے سابق رکن اسمبلی اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر لیڈر چیت رام مانیکر کا اتوار کی صبح بھوپال ایمس میں انتقال ہو گیا۔ وہ گزشتہ 2 ماہ سے دماغ کے رسولی کے مرض میں مبتلا تھے اور ان کا علاج چل رہا تھا۔ انہوں نے صبح تقریباً 7:30 بجے آخری سانس لی۔ ان کے انتقال سے بیتول ضلع کے سیاسی اور سماجی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آنجہانی مانیکر نے اپنے سیاسی کریر کا آغاز گرام پنچایت سے کیا تھا۔ وہ 1970 سے 1975 تک گرام پنچایت امریہ کے پنچ اور 1975 سے 1980 تک نائب سرپنچ رہے۔ اس کے بعد 1994 سے 1999 تک بیتول ضلع پنچایت کے رکن رہے۔ انہوں نے 2008 اور 2013 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کے ٹکٹ پر آملہ (درج فہرست ذات) نشست سے مسلسل 2 مرتبہ کامیابی حاصل کی۔ 2008 میں انہوں نے 30,546 ووٹوں اور 2013 میں 39602 ووٹوں کے فرق سے جیت درج کی۔ وہ 2008 سے 2018 تک رکن اسمبلی رہے۔

دہلی کی وزیر اعلیٰ کا سوال، 1984 میں جو کچھ ہوا، کیا وہ جمہوریت کا قتل نہیں تھا؟

نئی دہلی، یکم نومبر (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے اتوار کو مغربی دہلی کے ہری نگر میں بی جے پی کی پدیاترا میں شرکت کرتے ہوئے 1984 کے سکھ مخالف فسادات کے متاثرہ خاندانوں کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا۔ محترمہ گپتا نے اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی کے قتل کے بعد ہوئے سکھوں کے قتل عام کے لیے کانگریس کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ سکھوں کا بڑے پیمانے پر قتل جمہوریت کے قتل سے کم نہیں تھا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر رہنماؤں، عوامی نمائندوں اور سکھ برادری کے ہزاروں لوگوں نے اس ریلی میں شرکت کی اور متاثرہ خاندانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کانگریس پارٹی سے اس سانحے کی ذمہ داری قبول کرنے اور ان خاندانوں کو انصاف دلانے کا مطالبہ کیا، جو کئی دہائیوں سے انصاف کے منتظر ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس خوفناک دور میں ہزاروں سکھ خاندانوں نے اپنے عزیزوں کو کھو دیا۔ آج بھی کئی مائیں، بہنیں اور خاندان اس سانحے کی دردناک یادوں کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں اور انصاف کے منتظر ہیں۔ محترمہ گپتا نے کانگریس قیادت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ 1984 میں سکھ برادری کے ساتھ جو کچھ ہوا، اس کے لیے نہ تو کانگریس اور نہ ہی گاندھی خاندان اپنی ذمہ داری سے بچ سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک نے اپنی تاریخ میں کئی بار جمہوری اقدار کی خلاف ورزی ہوتے دیکھی ہے۔ انہوں نے 1975 کی ایمرجنسی اور 1984 کے سکھ مخالف تشدد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ آج جمہوریت کی بات کرتے ہیں، انہیں پہلے اپنے ماضی اور ان برسوں میں پیش آنے والے واقعات کا جواب دینا چاہیے۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ 1984 کے تشدد میں اپنے عزیزوں کو کھونے والے سکھ خاندانوں کا درد آج بھی کم نہیں ہوا ہے اور انہیں اب بھی انصاف کا انتظار ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اتنے برس گزر جانے کے باوجود متاثرہ خاندانوں کو وہ انصاف اور ہمدردی کیوں نہیں ملی، جس کے وہ حق دار تھے؟ محترمہ گپتا نے یہ بھی پوچھا کہ کانگریس کی اعلیٰ قیادت ان خاندانوں کے دکھ کو سمجھنے اور انہیں انصاف کا یقین دلانے میں خاطر خواہ حساسیت دکھانے میں کیوں ناکام رہی؟ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ پدیاترا ان ہزاروں خاندانوں کے درد اور انصاف کے مطالبے کو آواز دینے کی ایک کوشش ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ .... صفحہ اول کا بقیہ ....

رام لیلا میدان میں عوامی سیلاب، انڈیا اتحاد کا طاقتور مظاہرہ

ساجوادی پارٹی سربراہ نے الزام لگایا کہ بی جے پی مسلسل سازش کر رہی ہے، کیونکہ اسے معلوم ہے کہ وہ عوام کے درمیان انتخابی مقابلہ جیت نہیں سکتی۔ اسی لیے انتخابی کمیشن کے ذریعے راستہ نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے مغربی بنگال کے انتخابات کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہاں انتخابات میں دھاندلی کی گئی اور خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے ذریعے لاکھوں ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کر دیے گئے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ اپوزیشن اس طرح کی کارروائیوں سے ہار ماننے والی نہیں ہے اور اس نے ووٹوں کی چوری پکڑ لی ہے۔

ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی سربراہ اور مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مغربی بنگال خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل سے متاثر ہوا ہے اور ریاست میں ایک کروڑ سے زیادہ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کر دیے گئے ہیں۔ ممتا نے دعویٰ کیا کہ انتخابی نتائج میں انہیں شکست نہیں ہوئی بلکہ منصوبہ بند طریقے سے ہرایا گیا۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ وہ اس لڑائی سے پیچھے نہیں ہٹیں گی اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے آخری دم تک جدوجہد کریں گی۔ انہوں نے کہا، ”ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے، ہم لڑیں گے۔ ہم جمہوریت کو بچائیں گے اور اسے دوبارہ قائم کریں گے۔“ انہوں نے کہا کہ اگر مغربی بنگال کو لوٹا گیا ہے تو وہ دہلی کو لوٹنے نہیں آئی ہیں بلکہ جمہوریت کو بچانے اور عوام کے حقوق واپس دلانے کے لیے یہاں پہنچی ہیں۔ ممتا بنرجی نے ایس آئی آر پر طنز کرتے ہوئے اس کی نئی تشریح بھی پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ایس آئی آر کا مطلب 'اسپیشل انٹینسیو ریلیف ٹو اے پولیٹیکل پارٹی لائک بی جے پی' ہے، یعنی بی جے پی جیسی سیاسی جماعت کو خصوصی مدد فراہم کرنا۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو نشانہ بناتے ہوئے ممتا نے انہیں 'ونیش کمار' (غائب کرنے والا) قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گیانیش کمار نے صرف ووٹ غائب نہیں کیے بلکہ مرکزی سطح پر انتخابی عمل کو ہائی جیک کر کے ووٹوں کی پوری گنتی ہی غائب کر دی۔

راشٹریہ جنتا دل کے لیڈر تیجسوی یادو نے مہابھارت کے شکنی کے پاسوں کی مثال دیتے ہوئے انتخابی عمل پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ شکنی کے پاسے اسی سمت میں گرتے تھے جہاں وہ چاہتا تھا۔ انہوں نے اس مثال کے ذریعے انتخابی عمل میں گڑبڑی کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اقتدار میں برقرار رہنے کے لیے آئینی اداروں کو ختم کیا جا رہا ہے۔

نیشنل کانفرنس کے لیڈر فاروق عبداللہ نے کہا کہ بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے لوگ مسلمانوں پر انگلی اٹھاتے ہیں جبکہ ملک کے مسلمان اسی مٹی کا حصہ ہیں اور اسی ملک کے لیے ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ایس آئی آر کے ذریعے کروڑوں ہندوؤں کے نام بھی ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے ہیں تو کیا وہ بھی پاکستانی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آئین ہند تمام شہریوں کو برابر مانتا ہے اور لوگوں کو اپنے حق رائے دہی کا استعمال کر کے بی جے پی کو ہٹانے اور ملک کو بچانے کے لیے آگے آنا چاہیے۔

پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی لیڈر محبوبہ مفتی نے بھی ریلی میں چندے سے جڑے مسائل اٹھاتے ہوئے بی جے پی پر نشانہ سادھا۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں پر چندے کی چوری کے الزامات ہیں، ان کی نیت پر سوال اٹھنا فطری ہے۔

سی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ نے ایس آئی آر کو جمہوریت کے خلاف حکومت کی جانب سے 'سرجیکل اسٹرائیک' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں ایس آئی آر کا عمل شروع ہونے کے بعد سے پورے ملک نے اسے دیکھا اور اس کے اثرات جھیلے ہیں۔ اب لوگ سمجھ چکے ہیں کہ ایس آئی آر عام شہریوں کے ووٹ چھیننے کا ایک ذریعہ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس آئی آر کے خلاف تحریک شروع ہونے کے بعد حکومت نے جنتر منتر پر احتجاج کو محدود کر دیا۔ بھٹاچاریہ نے کہا کہ دہلی کے حالات دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کسی جمہوری ملک کا دار الحکومت نہیں، بلکہ یہاں پولیس اسٹیٹ یا فوجی حکومت چل رہی ہو۔

انڈیا بلاک کی ریلی میں آئیسا کی صدر نیہا بورا نے کہا کہ ”جن لوگوں نے جمہوریت کو وجود بخشا، انہی لوگوں کے مساوات کے بنیادی حق کو کچلنے والوں کو لگتا تھا کہ وہ پارلیمنٹ میں اپنی نشستیں محفوظ رکھ کر اقتدار میں بنے رہیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ ملک کی آزادی کی تاریخ صرف انہی سے شروع ہوئی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ہندوستان کو آزادی 2014 میں ملی اور انہیں لگتا ہے کہ بی جے پی کے ساتھ ہی ہندوستان کی تاریخ بھی ختم ہو جائے گی۔ آج رام لیلا میدان میں موجود آپ سبھی لوگ یہ ثابت کر رہے ہیں اور گواہی دے رہے ہیں کہ ہندوستان کی شاندار تاریخ میں کبھی بھی بی جے پی یا آر ایس ایس کے لیے کوئی جگہ نہیں رہی ہے۔ انڈیا اتحاد کے لیڈروں نے ووٹر لسٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں کو جمہوریت کے لیے سنگین خطرہ بتاتے ہوئے کہا کہ حق رائے دہی کے تحفظ اور بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے اپوزیشن جماعتوں کو متحد ہو کر جدوجہد کرنی ہوگی۔

گیانیش کمار پر لگے الزامات کی غیر جانبداری سے جانچ کی جائے: سیتکا

نئی دہلی، (یو این آئی) تلنگانہ کی پنچایتی راج اور دیہی ترقی کی وزیر دنا ساری انوسویا سیتکا نے آج مرکزی حکومت سے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار پر لگے الزامات کے معاملے میں شفافیت برتنے اور غیر جانبدارانہ جانچ کرانے کا مطالبہ کیا۔ دہلی میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جمہوریت اور ووٹ دینے کے حقوق کے تحفظ کے لیے منعقدہ احتجاج میں شرکت کے لیے کانگریس رہنما راہل گاندھی کی اپیل اور کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی ہدایت پر تلنگانہ سے ہزاروں کی تعداد میں کانگریس رہنما اور کارکن دہلی کے رام لیلا میدان پہنچے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ دینے کا حق ایک آئینی ضمانت ہے اور انہوں نے ہر شہری سے اس کے تحفظ کی اپیل کی۔ چیف الیکشن کمشنر پر لگے الزامات کے عالمے میں مرکزی حکومت کے موقف پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے پوچھا کہ اگر اس معاملے سے بی جے پی کا کوئی تعلق نہیں ہے تو غیر جانبدارانہ جانچ کی حمایت کیوں نہیں کی جا رہی ہے؟

عدالت نے اعظم خان کو 14 دن کی عدالتی تحویل میں بھیجنے کا دیا حکم

انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے اعظم خان کو غازی آباد کی عدالت میں کیا پیش



غازی آباد: یکم نومبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کو اتوار کو سخت سیکورٹی کے درمیان غازی آباد کی ایک خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان کی پیشی کے لیے لوگوں اور حامیوں کا ہجوم عدالت کے احاطے میں جمع ہوگیا۔ سیکورٹی کے مقاصد کے لیے پولیس کو تعینات کیا گیا تھا، اور پورا کیمپس ہائی الرٹ پر تھا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے حکام اتوار کو سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان کو غازی آباد لے کر پہنچے، جہاں انہیں منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) کے تحت قائم خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ای ڈی نے ہفتہ 31 اکتوبر کو اعظم خان کو مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور محمد علی جوہر یونیورسٹی سے متعلق جاری منی لانڈرنگ کی جانچ کے سلسلے میں حراست میں لیا تھا۔ حکام کے مطابق، ای ڈی کے لکھنؤ زونل دفتر کی ایک ٹیم اعظم خان کی رہائی سے قبل رامپور ضلع جیل پہنچ گئی تھی۔ جیسے ہی وہ جیل سے باہر آئے، ای ڈی نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس سے قبل 13 اکتوبر کو بھی ایجنسی نے اسی معاملے میں رامپور جیل کے اندر اعظم خان سے پوچھ گچھ کی تھی۔ اس وقت وہ جس بیرک میں بند تھے، وہیں ان کا بیان ریکارڈ کیا گیا تھا۔ ای ڈی کی تحقیقات کا تعلق سرکاری ٹھیکوں سے حاصل ہونے والی رقم کو مبینہ طور پر نجی ٹھیکیداروں کے ذریعے منتقل کرنے اور بعد میں اس رقم کے استعمال سے ہے۔ ایجنسی کے مطابق، اس رقم کا ایک حصہ مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور محمد علی جوہر یونیورسٹی کے اثاثوں کی تعمیر سمیت دیگر سرگرمیوں میں استعمال کیے جانے کا شبہ ہے۔ ایجنسی نے 19 اگست کو منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون 2002 کی دفعہ 17 کے تحت اعظم خان سے منسلک اتر پردیش اور دہلی کے 10 مقامات پر تلاشی لی تھی۔ اس کارروائی میں رامپور اور سہارنپور کے علاوہ دہلی میں بھی مختلف مقامات کی جانچ کی گئی تھی۔ تلاشی کے دائرے میں مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور محمد علی جوہر یونیورسٹی کے احاطے بھی شامل تھے۔ ای ڈی کے مطابق، تحقیقات میں بعض ٹھیکیداروں اور ٹرسٹ کے درمیان مالی لین دین کا پتا چلا ہے۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ سرکاری ٹھیکے حاصل کرنے والے بعض ٹھیکیداروں نے ٹھیکوں سے حاصل ہونے والی رقم ٹرسٹ اور یونیورسٹی کی جانب منتقل کی، جس میں بڑی رقم کے عطیات اور تعمیراتی کام بھی شامل ہیں۔ ای ڈی نے 28 اکتوبر کو اعظم خان کی محمد علی جوہر یونیورسٹی کی زمین اور عمارت کو بھی منسلک کیا تھا۔ ایجنسی کے مطابق، ان جائیدادوں کی کتابی قیمت 426 کروڑ روپے ہے، جبکہ موجودہ بازار قیمت کا تخمینہ تقریباً 1,170 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ محمد علی جوہر یونیورسٹی رامپور میں واقع ایک نجی یونیورسٹی ہے، جسے اعظم خان نے 2006 میں قائم کیا تھا۔ اعظم خان رامپور صدر اسمبلی حلقے سے 10 مرتبہ رکن اسمبلی منتخب ہو چکے ہیں اور اتر پردیش کی سابق سماج وادی پارٹی حکومت میں کابینی وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ وہ پارٹی کے اہم مسلم رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال نومبر سے وہ جعل سازی کے ایک مقدمے میں سزا کے بعد رامپور ضلع جیل میں بند تھے۔ اس کے علاوہ، 2019 کے لوک سبھا انتخابی مہم کے دوران سرکاری افسران، جن میں اس وقت کے ضلع مجسٹریٹ بھی شامل تھے، کے بارے میں قابل اعتراض 'جوتے صاف کرنے' والے بیان سے متعلق معاملے میں انہیں دو سال قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ ای ڈی کی ٹیم نے اعظم خان کو غازی آباد کی خصوصی پی ایم ایل اے عدالت میں پیش کیا اور پوچھ گچھ کے لیے ریمانڈ کی درخواست کی۔ ایجنسی ان سے مالی لین دین اور ٹرسٹ سے متعلق معاملات کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہے۔ عدالت نے انہیں 14 روزہ جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیجنے کا حکم دیا۔ اس دوران اعظم خان کی عدالت میں پیشی کی اطلاع ملتے ہی حامیوں اور مقامی لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ معاملے کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔

'مسلمان ہونے کی سزا': دوبارہ گرفتاری پر اعظم خان کا ردعمل، اکھلیش یادو نے بھی بی جے پی کو گھیرا



لکھنؤ/رامپور: یکم نومبر (پی این ایس) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے سنیچر کے روز سماج وادی پارٹی کے قدآور رہنما اور اتر پردیش کے سابق کابینہ وزیر، اعظم خان کو ضمانت پر جیل سے باہر آتے ہی منی لانڈرنگ کے ایک کیس میں گرفتار کرلیا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ یہ گرفتاری ان کے اور ان کے بیٹے عبداللہ اعظم خان کے مبینہ دوہرے پین کارڈ کیس میں ضمانت پر رامپور جیل سے رہا ہونے کے فوراً بعد عمل میں آئی۔ انہوں نے بتایا کہ 78 سالہ رہنما کو اتوار کے روز غازی آباد میں منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) کی خصوصی عدالت میں پیش کیا جائے گا، جہاں ایجنسی تفتیش کے لیے ان کے ریمانڈ کی استدعا کرے گی۔ اعظم خان کو ای ڈی کے لکھنؤ زون کے حکام نے مرکزی نیم فوجی دستوں اور اتر پردیش پولیس اہلکاروں کی بھاری تعیناتی کے درمیان گرفتار کیا۔ رامپور ڈسٹرکٹ جیل (جہاں وہ نومبر 2025 سے قید تھے) کے باہر میڈیا سے بات کرتے ہوئے خان نے کہا کہ کہنے کو کیا ہے... یہ مسلمان ہونے کی سزا ہے... غلطی یہ ہے کہ ایک مسلمان نے طلبہ کے لیے یونیورسٹی اور اسکول بنا دیا"... اس دوران انہوں نے اپنے حامیوں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ہاتھ بھی اٹھایا، جو ان کے حق میں نعرے لگا رہے تھے۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے لکھنؤ ایئرپورٹ کے باہر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ امید نہ رکھیں کہ آپ کو بی جے پی سے انصاف ملے گا۔' اعظم خان کے اس تبصرے کے بارے میں پوچھے جانے پر کہ انہیں مسلمان ہونے کی سزا دی جا رہی ہے، اکھلیش یادو نے کہا کہ سابق وزیر نے جو کچھ بھی کہا ہے وہ سچ ہے، اور مزید کہا کہ لوگ بی جے پی سے انصاف کی امید نہیں رکھ سکتے۔ خان اور ان کے بیٹے کو جمعرات کے روز الہ آباد ہائی کورٹ سے اس وقت بڑی راحت ملی تھی جب عدالت نے دوہرے پین کارڈ کیس میں ان کی سزاؤں کو معطل کر دیا تھا۔ ای ڈی نے اتر پردیش پولیس کی جانب سے اعظم خان اور ان متعلقین کے خلاف درج کی گئی 58 ایف آئی آرز کا نوٹس لیتے ہوئے ان کے خلاف منی لانڈرنگ کا کیس درج کیا ہے۔ بدھ کے روز، ایجنسی نے بتایا تھا کہ اس نے انسدادِ منی لانڈرنگ قانون کے تحت رامپور میں اعظم خان کی محمد علی جوہر یونیورسٹی کی زمین اور عمارتوں کو قرق کر لیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق، ان اثاثوں کی موجودہ مارکیٹ ویلیو 1,170 کروڑ روپے ہے۔ ایجنسی نے الزام لگایا ہے کہ عوامی فلاح و بہبود کے کاموں کے لیے مختص سرکاری فنڈز کا رخ موڑ کر اس نجی یونیورسٹی کی تعمیر میں استعمال کیا گیا۔ ایجنسی نے اعظم خان پر الزام لگایا کہ انہوں نے ان مبینہ بے ضابطگیوں کو آسان بنانے کے لیے ریاست کے شہری ترقی کے کابینہ وزیر اور اتر پردیش جل نگم کے چیئرمین کے طور پر اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کیا۔ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے جولائی میں یونیورسٹی کیمپس میں 38 عمارتوں کو مسمار کرنے کا حکم دیا تھا، جس کے بعد یونیورسٹی نے اس کے خلاف اپیل دائر کی تھی۔

والدین کا مقام اور ان کی فضیلت انتہائی بلند ہے: مولانا سید شباب حیدر



علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): ایک مجلس عزا برا ایصال ثواب مرحوم سید زاہد علی ابن سید اصغر علی مرحوم کی ان کے فرزندوں سید جعفر علی، سید باقر علی وسید عابد علی کی جانب سے بیت الصلوۃ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کیمپس میں انعقاد ہوا۔ مجلس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم مظفر حسین مظفر نگری و ہمنوا نے سوز وسلام پیش کیا، انہوں نے اپنی بہترین آواز، لب ولہجہ، دل نشیں کلام اور منفرد انداز کے ذریعے مومنین سے داد وتحسین حاصل کی۔ مجلس کو خطاب محسن مومنین، منبر ومجلس مولانا الحاج سید شباب حیدر صاحب قبلہ نے کیا۔ مولانا موصوف نے فرمایا کہ اسلام میں والدین کا مقام اور ان کی فضیلت انتہائی بلند ہے۔ قرآن میں والدین کے ساتھ احسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں والدین کی خدمت، عزت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کے حوالے سے قرآن مجید کی آیت مبارکہ کی تلاوت کی اور اس کا معنی ومفہوم پیش کیا اور فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ پہلے والدین کی خدمت کرو اور اس کے بعد میری عبادت کرو۔ ان آیات کو بڑی اہمیت حاصل ہے، سورۃ ال اسراء (بنی اسرائیل) آیت 23 اور تیرے پروردگار نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو "اُف" تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا، بلکہ ان سے نرمی اور عزت کے ساتھ بات کرنا ※ سورۃ لقمان، آیت 14، اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے، کہ میرا بھی شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا بھی۔ والدین کی اطاعت اور ان کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ہر حالت میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آنا اولاد پر واجب ہے۔ والدین کی خدمت، حسن سلوک، ادب واحترام کی طرف مومنین کو متوجہ کرتے ہوئے قرآنی، تاریخی اور معاشرے سے منسلک حوالے دیے۔ محسن مومنین۔ منبر و مجلس مولانا شباب حیدر نے فرمایا کہ نبیؐ بھی اپنے والدین کی خدمت و احترام سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ واقعہ یوں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر میں اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کا آمنا سامنا ہوا۔ کچھ لمحہ قبل یعقوبؑ اپنے گھوڑے سے نیچے آگ ※ اور یوسفؑ کچھ لمحہ دیر اپنی سواری سے نیچے آ۔ اللہ کو یہ ناگوار گزری اور فرشتے کو حضرت یوسفؑ کے پاس بھیجا۔ جاؤ، بتاؤ کہ تمھاری پیشانی سے ضیاء واپس لے لی گئی اور اس کی وجہ تم ہو کہ اپنے والد کے احترام میں سواری سے اترنے میں تاخیر کی۔ دوسری طرف مولانا موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ زوار بن کر اربعین میں نجف اشرف سے کربلا معلیٰ کی جانب مشی (واک) کرتے ہیں اور گھر میں والدین میں سے کوئی ایک بیماری کے عالم میں تکلیف میں ہو، ان کی تیمارداری، دوا، کھانا پینا اور علاج بات کی پرواہ نہ کیا تو کیا ایسی زیارت سرکار سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام قبول فرمائیں گے؟ والدین کے علاج پر پیسہ خرچ نہیں کرتے وہیں چالیسویں پر ہزاروں خرچ۔ اصل میں والدین کی خدمت ان کی زندگی میں کریں۔ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔ یہی قرآن کریم کی ہدایات وتعلیمات ہے اور قرآن ناطق کا بھی یہی سبق و درس ہے۔ ہر مومنین و مومنہ اس سبق کو یاد رکھیں اور عملی جامہ پہنائیں۔

این ٹی پی سی ٹانڈہ میں قومی یکجہتی اور پائیدار طرزِ زندگی کے تحت پروگرام



ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ میں قومی یکجہتی کے دن اور برکس پائیدار طرزِ زندگی ہفتہ 2026 کے موقع پر مشن لائف کے تحت صحت، فٹنس، ماحولیات کے تحفظ اور پائیدار طرزِ زندگی کو فروغ دینے کے لیے مختلف پروگرام منعقد کیے گئے۔ ان سرگرمیوں میں افسران، ملازمین، ان کے اہلِ خانہ اور گریما مہیلا منڈل کی ارکان نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز آروگیم اسپتال میں احتیاطی تدابیر کے عہد سے ہوا۔ اس کے بعد پروجیکٹ سربراہ راجیو کمار سنہا نے واکاتھون کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ آروگیم اسپتال سے نیو سپتر نگ کلب تک نکالی گئی واکاتھون میں شرکاء نے جسمانی سرگرمی اور صحت مند طرزِ زندگی کا پیغام دیا۔

جیل سے رہا ہوتے ہی حراست میں اعظم خان، ای ڈی نے کسا شکنجہ، عبداللہ اعظم ہو گئے رہا



رام پور: یکم نومبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی ٹیم نے رام پور جیل سے باہر نکلتے ہی حراست میں لے لیا ہے۔ ای ڈی کی ٹیم پیرا ملٹری فورسیز کے ساتھ پہنچی تھی۔ جانچ ایجنسی کی تقریباً تین گاڑیاں رام پور جیل کے باہر کھڑی تھیں۔ وہیں، جب جیل سے رہا ہو کر باہر نکلے اعظم خان نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اب کہنے کے لئے بچا ہی کیا ہے؟ میں کیا کہوں؟ قانون تو جیسے ختم ہی ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان ہونے کی یہی سزا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہماری غلطی بس اتنی تھی، کہ ایک مسلمان نے یونیورسٹی بنائی۔ یہی ہمارا گناہ ہے۔ ہم نے بچوں کے لئے اسکول بنوائے۔ کیا یہی ہمارا گناہ ہے؟ ای ڈی نے اعظم خان کے خلاف یہ کارروائی سال 2019 کے منی لانڈرنگ معاملے میں کی ہے۔ پورا معاملہ رام پور میں واقع مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور محمد علی جوہر یونیورسٹی سے جڑے مالی بے ضابطگیوں، بدعنوانی اور زمین ہڑپنے کے الزامات سے متعلق ہے۔ اس سے پہلے 28 اکتوبر کو محمد علی جوہر یونیورسٹی کی زمین اور عمارتوں کو غیر مستقل طور پر اٹیچ کیا تھا۔ ان پراپرٹی کی قیمت 400 کروڑ سے زیادہ کی بتائی گئی تھی۔ جیل کے باہر ایک ایک ویڈیو بھی سامنے آیا ہے، جس میں وہ رام پور جیل سے باہر آتے ہیں، تبھی انہیں ای ڈی حراست میں لے جاتی ہے۔ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے وہ موقع پر موجود حامیوں کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے نظر آئے اور آسمان کی طرف اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ اس کے بعد انہیں گاڑی میں بٹھا کر ای ڈی کی ٹیم لے گئی۔ اس دوران آس پاس بڑی تعداد میں پولیس اور سیکورٹی اہلکار نظر آئے۔ اعظم خان کو ای ڈی نے جیل کے باہر ایک درج معاملے میں گرفتار کیا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے دو پین کارڈ معاملے میں سابق مرکزی وزیر محمد اعظم خان، ان کے بیٹے اور سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم خان کو راحت دی تھی اور سزا معطل کر دی تھی۔ عدالت نے اس سے پہلے ان کے قصوروار ثابت ہونے پر روک لگانے اور سزا معطل کرنے اور عبوری ضمانت دینے کی عرضیوں پر سماعت کے بعد اپنا حکم محفوظ رکھ لیا تھا۔

2019 کے فیصلہ والی زمین پر ہی بنا ہے رام مندر یا نہیں؟ عدالت میں نئی درخواست، کل سماعت



ایودھیا: یکم نومبر (پی این ایس) ایودھیا میں رام مندر اسی جگہ اور زمین پر بنتا ہے یا نہیں اس کی تحقیقات کا مطالبہ سپریم کورٹ پہنچ گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک نئی عرضی دائر کی گئی ہے، جس میں 2019 کے فیصلے کے تحت مندر کی تعمیر کے لیے مختص زمین کے آزاد سروے اور حد بندی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر جاری کی گئی کاز لسٹ کے مطابق 'شری رام جنم بھومی ٹرسٹ' کی طرف سے دائر کی گئی اس عرضی کی سماعت 2 نومبر کو ہوگی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ میں جسٹس جویمالیہ باغچی اور جسٹس وی موہنا بھی شامل ہوں گے۔ درخواست میں عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ سروے، ریونیو، آثار قدیمہ اور ٹیکنالوجی کے شعبوں کے اہل ماہرین پر مشتمل ایک آزاد کمیٹی یا کمیشن تشکیل دیا جائے۔ درخواست گزار چاہتا ہے کہ ماہرین کی ایک ٹیم زمین کا سروے کرے اور اس کی صحیح حدود، نقاط، حد اور اصل مقام کی نشاندہی کرے۔ اس کے ذریعے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آیا موجودہ رام مندر اسی زمین پر تعمیر کیا گیا ہے جسے سپریم کورٹ نے اپنے 2019 کے فیصلے میں مندر کی تعمیر کے لیے نامزد کیا تھا۔

واضح رہے کہ سپریم کورٹ کی پانچ ججوں کی آئینی بنچ نے ایودھیا تنازعہ پر 9 نومبر 2019 کو اپنا فیصلہ سنایا۔ متنازعہ زمین پر رام مندر کی تعمیر کا راستہ صاف کرتے ہوئے عدالت نے مرکزی حکومت کو مندر کی تعمیر کے لیے ایک ٹرسٹ بنانے کی ہدایت دی۔ اس نے سنی وقف بورڈ کو مسجد کی تعمیر کے لیے ایودھیا میں ایک نمایاں مقام پر پانچ ایکڑ متبادل زمین فراہم کرنے کا بھی حکم دیا۔ رام مندر کے لیے سنگ بنیاد کی تقریب 5 اگست 2020 کو ہوئی تھی۔ شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ کی نگرانی میں پہلی منزل کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد، 22 جنوری، 2024 کو رام للا کے بچے کی شکل کی مورتی نصب کی گئی جس میں وزیر اعظم نریندر مودی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس کے بعد رام مندر کو عام لوگوں کے لیے کھول دیا گیا۔

جنتا درشن: سی ایم یوگی نے 150 لوگوں کے سنے مسائل

کہا، گھبرانے کی ضرورت نہیں، طبی امداد کی یقین دہانی کرائی



گورکھپور: یکم نومبر (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو گورکھ ناتھ مندر میں جنتا درشن کے دوران تقریباً 150 لوگوں کے مسائل سنے۔ انہوں نے ایک خاتون کو یقین دلایا جو اپنے شوہر کے آپریشن کے لیے مدد لینے آئی تھی، برین اسٹروک میں مبتلا ہے۔ ہر ممکن مدد کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ شوہر کے علاج میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اور صوابدیدی فنڈ سے مالی امداد بھی فراہم کی جائے گی۔ جنتا درشن کے دوران، وزیر اعلیٰ نے مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے باہر بیٹھے لوگوں سے رابطہ کیا، ان کے مسائل سنے، ان کی عرضیاں لیں، اور افسران کو انہیں حل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ بیمار خاتون کو مناسب علاج کے لیے میڈیکل کالج میں داخل کرایا جائے۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو عوام کے مسائل کو بروقت، منصفانہ اور تسلی بخش طریقے سے حل کرنے کی ہدایت دی۔ شکایات پر حساسیت کے ساتھ فوری کارروائی کی جائے۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے مسائل کے حل کے لیے موثر اقدامات کرے گی۔ جرائم اور زمینوں پر قبضے سے متعلق شکایات کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے پولیس حکام کو ہدایت کی کہ جرائم پیشہ افراد اور لینڈ مافیا کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

گورکھپور: سی ایم یوگی نے کانگریس پر سادھا نشانہ

گورکھپور: یکم نومبر (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے چوری چورا سانحہ کو لے کر کانگریس اور پنڈت جواہر لال نہرو کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے پوچھا، 4 فروری 1922 کو تاریخی چوری چورا سانحے کے بعد جب انگریزوں نے 172 محب وطن لوگوں کو موت کی سزا سنائی تو پنڈت جواہر لال نہرو کہاں تھے؟ اس وقت مہاتما پنڈت مدن موہن مالویہ ان انقلابیوں کی نمائندگی کے لیے آگے آئے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کانگریس اکثر پنڈت جواہر لعل نہرو کو ملک کا سب سے بڑا وکیل کہتی ہے، لیکن چوری چورا سانحے کے دوران ان کا کردار نامعلوم رہا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی موثر وکالت نے 151 انقلابیوں کو پھانسی سے بچایا۔ ان انقلابیوں میں کسان، مزدور، تاجر اور نوجوان شامل تھے۔ ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال اور سڑکوں پر سیاسی ہنگامہ آرائی کا تذکرہ کرتے ہوئے، سی ایم یوگی نے قومی شاعر رام دھاری سنگھ دنکر کی ان سطروں کا بھی حوالہ دیا: اندھا، چکاچوند کا مارا، کیا جانے استھا کا مارا؟' انہوں نے کہا کہ چوری چورا کے تاریخی سانحے کو یاد کرتے ہوئے ہمیں ان محب وطنوں کی قربانیوں اور مہامنا مدن موہن مالویہ کی شراکت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جنہوں نے انقلابیوں کو پھانسی کے پھندے سے بچانے کے لئے قانونی جنگ لڑی۔

کاکروچ جنتا پارٹی کو مل رہی ہے غیر ملکی فنڈنگ: برج بھوشن شرن سنگھ

راہل گاندھی کے بارے میں کہی یہ بات



باغپت: یکم نومبر (پی این ایس) سمراٹ پرتھوی راج چوہان ڈگری کالج کے گراؤنڈ میں منعقدہ کشتریہ سوابھیمان مہاسمیلن میں سابق ایم پی اور نیشنل ریسلنگ فیڈریشن کے سابق صدر ٹھاکر برج بھوشن شرن سنگھ نے یو جی سی اور اپوزیشن جماعتوں کے خلاف تند و تیز بیانات دیئے۔ انہوں نے کہا کہ یو جی سی نہ آیا ہے اور نہ آئے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کاکروچ جنتا پارٹی کو غیر ملکی فنڈنگ مل رہی ہے اور ان کی تحریکیں ان کی اپنی نہیں ہیں بلکہ غیر ملکی فنڈنگ سے چلائی جا رہی ہیں۔ ٹھاکر برج بھوشن شرن سنگھ نے کہا کہ کچھ لوگ وائی پلس سیکورٹی کے ساتھ گھوم رہے ہیں اور سوشل میڈیا پر ایک دوسرے کو گالی دے کر معاشرے کو تقسیم کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ حکومت ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرے۔ کانگریس پر نشانہ لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کی حالت زار دیکھ کر انہیں دکھ ہوتا ہے۔ نوجوان کانگریس لیڈر کی عمر 55 سال ہے۔ اگر اپوزیشن صحیح کردار ادا کرتی تو ملکی ترقی اور بھی بہتر ہوتی۔ انہوں نے اپوزیشن لیڈروں کا موازنہ بندروں سے کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کودتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے دادا 1952 میں کانگریس کے ایم ایل اے تھے، کانگریس ان کے دادا کی پارٹی تھی، لیکن آج پارٹی کی حالت دیکھ کر انہیں دکھ ہوتا ہے۔

اعظم خان کا جیل کا سفر: چھ سال میں چار بار سلاخوں کے پیچھے پہنچے

پانچ سال سے زیادہ وقت جیل میں گذارا

لکھنو: یکم نومبر (پی این ایس) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کا موقف سینئر ایس پی لیڈر اعظم خان کے جیل کے سفر کا ایک اور باب جڑنے کے اشارے دے رہا ہے۔ ہفتہ کی شام جیل سے نکلتے ہی ای ڈی کی ٹیم نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا اور غازی آباد کی طرف روانہ ہو گئے۔ ای ڈی کی ٹیم نے انہیں غازی آباد کی خصوصی عدالت میں پیش کیا، جہاں سے انہیں 14 دنوں کی عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا۔ اعظم خان تقریباً ساڑھے چھ سال کے اندر مختلف مقدمات میں تین بار جیل جا چکے ہیں۔ جیل کی ان شرائط کے درمیان، اس نے پانچ سال (پانچ سال، ایک ماہ اور 13 دن) جیل میں گزارے ہیں۔ اب اتوار کو انہیں چوتھی بار عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا۔ اعظم خان کے خلاف مقدمے کی سماعت 2019 میں شروع ہوئی تھی، ان کی پہلی قید 26 فروری 2020 کو ہوئی تھی۔ اس وقت اعظم خان نے اپنی اہلیہ تزئین فاطمہ اور بیٹے عبداللہ اعظم کے دو برتھ سرٹیفکیٹس کے اجرا سمیت کئی مقدمات میں مطلوب ہونے کے بعد رام پور کی عدالت میں خود سپردگی کی۔ اس کے بعد انہیں عدالتی حراست میں سیتاپور جیل بھیج دیا گیا۔ دو سال سے زیادہ (تقریباً 27 ماہ) جیل میں گزارنے کے بعد، انہیں 20 مئی 2022 کو سپریم کورٹ سے عبوری ضمانت پر رہا کیا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ سال بعد 18 اکتوبر 2023 کو اعظم خان کو دوسری بار جیل بھیج دیا گیا۔ اس کیس میں عبداللہ کے دو پیدائشی سرٹیفکیٹ بھی شامل تھے۔ سماعت کے بعد عدالت نے اعظم خان، ان کی اہلیہ تزئین فاطمہ اور بیٹے کو سات سات سال قید کی سزا سنائی۔ تزئین فاطمہ اور عبداللہ اعظم کو بعد میں ضمانت مل گئی لیکن اعظم خان جیل میں ہی رہے۔ وہ تقریباً 23 ماہ بعد 23 ستمبر 2025 کو جیل سے رہا ہوئے۔ اعظم خان کو 17 نومبر 2025 کو عبداللہ اعظم کے دو پین کارڈ گھوٹالے کے سلسلے میں تیسری بار جیل بھیج دیا گیا۔ رام پور کے ایم پی-ایم ایل اے کی عدالت نے اعظم خان اور عبداللہ اعظم کو دو پین کارڈ گھوٹالے میں مجرم قرار دیتے ہوئے انہیں سات سال قید کی سزا سنائی۔ اس پر باپ بیٹے کو جیل بھیج دیا گیا۔ الہ آباد ہائی کورٹ سے ضمانت ملنے کے بعد ہفتہ کی شام جب اعظم خان جیل سے باہر آئے تو گیٹ پر موجود ای ڈی ٹیم نے انہیں حراست میں لے لیا اور غازی آباد لے گئی۔ نتیجتاً وہ 11 ماہ اور 14 دن بعد جیل سے رہا ہونے کے بعد بھی اپنا گھر نہیں دیکھ سکے۔ ای ڈی جوہر یونیورسٹی کی تعمیر میں سرکاری فنڈز کے استعمال جیسے الزامات کے تحت منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ کے تحت ان پر مسلسل اپنی گرفت مضبوط کر رہی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب اعظم خان تین بار جیل کاٹ چکے ہیں، ان کی رہائی پر انہیں حراست میں لیا گیا ہے۔ ایس پی رہنما اعظم خان کو بھی ایمرجنسی کے دوران جیل بھیج دیا گیا تھا، جو بھارت میں اس وقت نافذ تھا جب اندرا گاندھی وزیر اعظم تھیں۔ انہوں نے ایمرجنسی کی مخالفت کرنے پر تقریباً 19 ماہ جیل میں گزارے۔

31 اکتوبر 2026 کو ان کی رہائی کے بعد، ای ڈی نے انہیں دوبارہ حراست میں لے لیا۔ سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق کابینہ وزیر اعظم خان کو منی لانڈرنگ کیس میں اتوار کو پی ایم ایل اے کی خصوصی عدالت نے 14 دن کی عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے انہیں ہفتہ کی شام رام پور جیل سے رہائی کے فوراً بعد گرفتار کر لیا۔

کانپور میں کالپی بار ایسوسی ایشن کے صدر کا اغوا کے بعد قتل، پولیس ملزمان کی تلاش کر رہی ہے



کانپور۔ جالون سے کالپی بار ایسوسی ایشن کے صدر، جنہیں کیس فائل دینے کے بہانے کانپور بلایا گیا تھا، اغوا کر کے قتل کر دیا گیا۔ اتوار کو سچنڈی کے علاقے سے اس کی لاش برآمد ہوئی، جس سے پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ پولیس کی معلومات کے مطابق، 70 سالہ سینئر ایڈوکیٹ اور کالپی بار ایسوسی ایشن کے صدر گیادین اہیروار کو ہفتہ کی رات کانپور-جھانسی ہائی وے پر درگا مندر چوراہے سے ایک کار میں مجرموں نے اغوا کر لیا۔ اس کے بعد اتوار کی صبح سچنڈی علاقے میں اس کی لاش ملی۔ پولیس ذرائع سے موصولہ اطلاع کے مطابق ایڈوکیٹ گیادین کو کیس فائل پر بات کرنے کے بہانے بلایا گیا تھا۔ اس کے بعد اغوا کار اسے اغوا کر کے اوارئی لے گئے۔ بعد ازاں اس کا موبائل فون بند ہو گیا اور جس نمبر سے اسے کال کی گئی وہ بھی بند ہو گیا۔ جہاں تک واقعہ کے پیچھے محرکات کا تعلق ہے، پولیس کی ابتدائی تحقیقات میں زمین کا تنازعہ سامنے آیا ہے۔ دو مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ پولیس کی معلومات کے مطابق کلپی بار ایسوسی ایشن میں چوتھی بار جیتنے والے گیادین اہیروار ضلع ہیڈ کوارٹر سے 35 کلومیٹر دور کالپی کوتوالی کے کاجگی پورہ علاقے کے رہنے والے تھے۔ اہل خانہ کے مطابق گیادین، جس نے 8 مئی 2026 کو الیکشن جیتا تھا، 1981 سے کالپی میں دیوانی اور فوجداری قانون کی مشق کر رہا تھا۔ ان کے خاندان میں ان کی بیوی، راجیشوری (68)، تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ان کا بڑا بیٹا سوربھ (40) لکھنؤ میں کام کرتا ہے۔ اس کا چھوٹا بیٹا ہرش مترا (30) کالپی میں گھر پر رہتا ہے۔ ایک اور بیٹا، گورو مترا کی موت 31 اکتوبر 2025 کو ہوئی تھی۔ فی الحال، پولیس نے رپورٹ درج کر لی ہے اور قاتلوں کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ جن دو افراد کو بچائے جانے کا شبہ تھا انہیں حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

نگر پالیکا پریشد دیوبند کے میٹنگ ہال میں الوداعی تقریب: صفائی ملازمین کو اعزاز سے نوازا گیا

دیوبند، یکم/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) نگر پالیکا پریشد دیوبند کے میٹنگ ہال میں ایک الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں سبکدوش ہونے والے صفائی ملازم دیوندر اور دو دیگر صفائی ملازمین کو اعزاز سے نوازا گیا اس دوران انہیں تین تین لاکھ روپے کے چیک بھی دئے گئے، منعقدہ پروگرام میں نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ اور ای او راجیتی بیس نے سبکدوش ہونے والے ملازمین کے ذریعہ ڈیوٹی کے دوران انجام دینے والے کاموں کو سراہتے ہوئے کہا ملنے والی تین تین لاکھ روپے کی رقم سبکدوش ملازم اپنے اہل خانہ اور خود پر خرچ کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملازمین کی دیگر بقایہ رقم بھی بہت جلد ان کے اکاؤنٹ میں جمع کرادی جائیگی۔ پروگرام کے دوران ای او دیوبند اور آل انڈیا صفائی مزدور سنگھ کے عہدہ داران نے سبکدوش ملازمین کو اعزازی اسناد اور تحائف سے نوازا۔ اس موقع پر اویناش والمیکی، پوپن کمار، برلا سود، سنیل والمیکی، اجے گاندھی، راہل والمیکی، راجن چھابڑا، شیام چوہان اور واجد علی وغیرہ موجود تھے۔

ایس پی کا مین پوری میں پولنگ بوتھوں کی منتقلی پر اعتراض

ڈی ایم کو ہٹانے اور بوتھوں کی ازسرنو تقسیم منسوخ کرنے کا مطالبہ

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو کی ہدایت پر سماجوادی پارٹی کے ریاستی صدر جناب شیام لال پال نے چیف الیکٹورل آفیسر، اتر پردیش، لکھنؤ کو میمورنڈم سونپ کر مطالبہ کیا ہے کہ اتر پردیش کی بی جے پی حکومت کے وزیر جے ویر سنگھ اور سابق وزیر رام نریش اگنی ہوتری کے دباؤ میں ضلع مجسٹریٹ مین پوری کی جانب سے 108۔ بھوگاؤں اسمبلی حلقے میں سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کو دبنگوں، بالخصوص راجپوت برادری کے غلبے والے گاؤں میں واقع پولنگ بوتھوں پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ مین پوری ریاستی حکومت کے وزیر اور بی جے پی کے دباؤ میں سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کو ان کے قریبی پولنگ بوتھوں سے ہٹا کر 3 سے 4 کلومیٹر دور منتقل کر رہے ہیں۔ سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کو دبنگوں، بالخصوص راجپوت برادری کے غلبے والے گاؤں میں واقع پولنگ بوتھوں پر منتقل کیے جانے سے دبنگ راجپوت برادری کے افراد انہیں ووٹ ڈالنے سے روک سکتے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ مین پوری کی جانب سے سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کو 3 سے 4 کلومیٹر دور پولنگ بوتھوں پر منتقل کیے جانے کے باعث غریب، بزرگ اور خواتین ووٹروں کو ووٹ ڈالنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میمورنڈم میں الزام لگایا گیا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ مین پوری کی جانب سے پولنگ بوتھوں کی تقسیم، ان کی تعداد میں تبدیلی اور نئے بوتھوں کی تشکیل کے سلسلے میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے جاری کردہ قواعد و ہدایات کے برخلاف کام کیا جا رہا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ مین پوری بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کی نیت سے قواعد کے خلاف پولنگ بوتھوں کی ازسرنو تقسیم کر رہے ہیں۔ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ مین پوری کو فوری طور پر ہٹایا جائے اور ان کی جانب سے پولنگ بوتھوں کی تقسیم کے سلسلے میں کی گئی کارروائی منسوخ کی جائے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ وزیر جے ویر سنگھ اور سابق وزیر رام نریش اگنی ہوتری کے دباؤ میں ضلع مجسٹریٹ مین پوری کی جانب سے 108۔ بھوگاؤں اسمبلی حلقے میں سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کو دبنگوں، بالخصوص راجپوت برادری کے غلبے والے گاؤں میں واقع پولنگ بوتھوں پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ مین پوری ریاستی حکومت کے وزیر اور بی جے پی کے دباؤ میں سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں کو ان کے قریبی پولنگ بوتھوں سے ہٹا کر 3 سے 4 کلومیٹر دور بھیج رہے ہیں۔ اس سے غریب، بزرگ اور خواتین ووٹروں کو ووٹ ڈالنے میں مشکلات پیش آئیں گی۔ میمورنڈم میں مزید کہا گیا ہے کہ ضلع مین پوری کے 108۔ بھوگاؤں اسمبلی حلقے میں پولنگ بوتھوں کی تقسیم، ان کی تعداد میں تبدیلی اور منتقلی دبنگوں کے گاؤں میں کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے

پولنگ بوتھوں کی تبدیلی سے متعلق اعتراضات اور مطالبات

میں تحریری اعتراضات داخل کیے جانے کے باوجود انتظامیہ نے کوئی کارروائی نہیں کی۔



میمورنڈم میں مختلف پولنگ بوتھوں کی مجوزہ تبدیلی اور منتقلی کے سلسلے میں درج ذیل اعتراضات پیش کیے گئے ہیں:

1۔ پولنگ بوتھ نمبر 200 اور 201، پرائمری اسکول امہیرا: پہلے پولنگ بوتھ نمبر 200، پرائمری اسکول امہیرا، کمرہ نمبر 1 پر صرف گاؤں امہیرا کے ووٹر ووٹ ڈالتے تھے، جب کہ بوتھ نمبر 201، پرائمری اسکول امہیرا پر بانکی پور، جمعت گنج اور امہیرا کے جزوی علاقے کے ووٹر ووٹ ڈالتے تھے۔ نئی تجویز میں بوتھ نمبر 201 کو ختم کر کے پولنگ بوتھ نمبر 203، پرائمری اسکول جمعت گنج میں نیا پولنگ مرکز بنانے کی تجویز ہے، جہاں بانکی پور کے سیکشن نمبر 1، جمعت گنج کے سیکشن نمبر 2 اور امہیرا کے جزوی سیکشن نمبر 3 کے ووٹر ووٹ ڈالیں گے۔

مطالبہ کیا گیا ہے کہ امہیرا کے جزوی سیکشن نمبر 3 کو بوتھ نمبر 203 سے ہٹا کر پولنگ بوتھ نمبر 202 پر منتقل کیا جائے، تاکہ گاؤں امہیرا کے تمام ووٹر اپنے ہی گاؤں میں ووٹ ڈال سکیں۔ 2۔ پولنگ بوتھ نمبر 3، پرائمری اسکول نگلا باغیا: اس بوتھ میں شامل سیکشن مغرورا اور ڈیرا بنجارن میں سے سیکشن مغرورا کو پولنگ بوتھ پرائمری اسکول ہنوکھیڑا، کمرہ نمبر 2 میں منتقل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ گاؤں مغرورا کے ووٹر شروع سے ہی پرائمری اسکول نگلا باغیا میں آزادانہ اور بے خوف ہو کر ووٹ ڈالتے آ رہے ہیں۔ انہیں کسی قسم کی دشواری نہیں ہے اور پولنگ مرکز کا فاصلہ بھی کم ہے۔ سیکشن مغرورا کو ہنوکھیڑا منتقل کرنے سے نگلا باغیا میں صرف 227 ووٹر رہ جائیں گے اور فاصلہ بھی بڑھ جائے گا۔ جب اس پولنگ مرکز پر پہلے ہی 1200 سے کم ووٹر ہیں تو اس کی مزید تقسیم کا کوئی جواز نہیں ہے۔ مطالبہ کیا گیا ہے کہ سیکشن مغرورا کی منتقلی منسوخ کر کے سابقہ صورتِ حال بحال رکھی جائے۔ 3۔ پولنگ بوتھ نمبر 68، پرائمری اسکول بھوی چندر پور، کمرہ نمبر 2: اس مرکز میں شامل سیکشن گنیش پور کو پولنگ بوتھ نمبر 71، پرائمری اسکول اورندھ، کمرہ نمبر 2 میں منتقل کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس تبدیلی کے بعد بوتھ نمبر 68 پر صرف 469 ووٹر رہ جائیں گے، جب کہ بوتھ نمبر 71 پر ووٹروں کی تعداد بڑھ کر 922 ہو جائے گی۔ مزید یہ کہ گاؤں اورندھ ایک بااثر برادری کا غلبہ رکھنے والا گاؤں ہے، جہاں کے دبنگ افراد گنیش پور کے ووٹروں کو آزادانہ طور پر اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال نہیں کرنے دیں گے۔ اس کے علاوہ گنیش پور سے پرائمری اسکول اورندھ کا فاصلہ 3 کلومیٹر ہو جائے گا۔ مطالبہ کیا گیا ہے کہ سیکشن گنیش پور کی بوتھ نمبر 71، پرائمری اسکول اورندھ، کمرہ نمبر 2 میں منتقلی کی تجویز منسوخ کی جائے۔ متعلقہ پولنگ مرکز پر پہلے ہی 1200 سے کم ووٹر ہونے کے سبب اس کی تقسیم کا کوئی جواز نہیں ہے۔ 4۔ پولنگ بوتھ نمبر 158، پرائمری اسکول نریني پور: اعتراضات اور تجاویز کے ازالے سے متعلق تفصیلات میں پولنگ بوتھ نمبر 156، پرائمری اسکول نریني پور کو ختم کر کے نئے پولنگ مرکز جونیئر ہائی اسکول میں منتقل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس پر کہا گیا ہے کہ پرائمری اسکول نریني پور گاؤں کے ایک کنارے پر واقع ہے، جہاں گاؤں کے لوگ آسانی سے ووٹ ڈال لیتے ہیں۔ الزام ہے کہ حکمراں جماعت کے رکن اسمبلی نے سیاسی عداوت کی وجہ سے ووٹروں کو بلاوجہ پریشان کرنے اور ووٹنگ کو متاثر کرنے کے مقصد سے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے افسران پر دباؤ ڈال کر یہ تجویز منظور کرائی ہے۔ نئے پولنگ مرکز کا فاصلہ گاؤں سے 3 کلومیٹر ہو جائے گا۔ مطالبہ کیا گیا ہے کہ نئے پولنگ مرکز کی تجویز منسوخ کر کے پہلے کی طرح پرائمری اسکول نریني پور کو ہی پولنگ مرکز برقرار رکھا جائے۔

5۔ پولنگ بوتھ نمبر 292، پرائمری اسکول کشن پور گڑھیا، کمرہ نمبر 2: پولنگ مرکز نمبر 336، کمپوزٹ اسکول بیور، کمرہ نمبر 1 میں شامل سیکشن قاضی ہار کو پولنگ بوتھ نمبر 292، پرائمری اسکول کشن پور گڑھیا، کمرہ نمبر 2 میں منتقل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سیکشن قاضی ہار میں زیادہ تر درج فہرست ذاتوں کے افراد رہتے ہیں، جب کہ کشن پور گڑھیا راجپوت برادری کا غلبہ رکھنے والا دبنگ گاؤں ہے، جہاں جانے سے بھی لوگ خوف محسوس کرتے ہیں۔

کے جی ایم یو میں تبدیلی مذہب معاملہ:

ایس ٹی ایف کی رپورٹ سے ہنگامہ

سات صفحات پر مشتمل رپورٹ میں تقریباً 13 ڈاکٹروں کے نام درج، کاروائی کی تیاری

لکھنو : یکم نومبر (پی این ایس) لکھنؤ کی کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی میں تبدیلی مذہب کے معاملے میں ایس ٹی ایف کی جانچ رپورٹ کے جاری ہونے سے ہنگامہ مچ گیا ہے۔ سات صفحات پر مشتمل رپورٹ میں تقریباً 13 ڈاکٹروں کے نام درج ہیں۔ ان میں سے کچھ موجودہ محکمے کے سربراہ ہیں، جبکہ دیگر دوسرے بڑے ڈپارٹمنٹ میں اہم عہدوں پر فائز ہیں جبکہ ایک ڈاکٹر وائس چانسلر کے عہدے پر بھی ہیں۔ ایس ٹی ایف کی رپورٹ کی بنیاد پر کے جی ایم یو انتظامیہ ان ڈاکٹروں کے خلاف تادیبی انکوائری شروع کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اگلے ہفتے ایگزیکٹو کونسل کی ہنگامی میٹنگ بلائی جائے گی۔ الزامات کی جانچ کے لیے تادیبی کمیٹی تشکیل دینے کا امکان ہے۔ ایگزیکٹو کونسل کی میٹنگ میں اس بات پر بھی غور کیا جائے گا کہ کیا ان ڈاکٹروں پر جن الزامات کا الزام ہے وہ تحقیقات مکمل ہونے تک محکمہ کے سربراہ کے طور پر برقرار رہیں گے۔ ان کی دیگر انتظامی ذمہ داریوں کے بارے میں بھی فیصلے کیے جا سکتے ہیں۔ نتیجتاً، آنے والے دنوں میں کے جی ایم یو میں کچھ کلیدی عہدوں میں تبدیلی کا امکان ہے۔ ایس ٹی ایف کی رپورٹ کے مطابق انسٹی ٹیوٹ میں مبینہ تبدیلی مذہب کی سرگرمیاں 2004 اور 2006 کے درمیان شروع ہوئیں۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ 2006 سے 2012 کے درمیان سب سے زیادہ تبدیلی کے واقعات پیش آئے۔ رپورٹ میں کے جی ایم یو کے سابق ریزیڈنٹ ڈاکٹر رمیز ملک کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو اس وقت تبدیلی مذہب کے الزام میں جیل میں ہیں۔ STF کے مطابق، وہ 2012 اور 2016 کے درمیان آگرہ کے سروجنی نائیڈو میڈیکل کالج (SNMC) میں زیر تعلیم تھے۔ اس دوران اس نے "اسلامک میڈیکوز" کے نام سے ایک گروپ بنایا، جس میں آگرہ، لکھنؤ اور پوروانچل کے سرکاری اور نجی طبی اداروں کے ڈاکٹر شامل تھے۔ رپورٹ میں اس گروپ کی طرف سے ایک اسلامی کتاب اور رسالے کی اشاعت کا بھی ذکر ہے۔ ایس ٹی ایف نے اپنی رپورٹ میں کچھ ڈاکٹروں کی کارکردگی پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ملزم ڈاکٹر نے علاج، محکمانہ ذمہ داریاں اور ڈیوٹی دیتے وقت مبینہ طور پر اپنے ہی مذہب کے لوگوں کو ترجیح دی۔ رپورٹ کے بعد کے جی ایم یو میں اس معاملے پر بات چیت اور ملاقاتیں جاری ہیں۔

معذور افراد سماج پر بوجھ نہیں، ہماری سماجی ذمہ داری ہیں: کیشو پرساد موریہ

معذور بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور خود کفالت کے مواقع فراہم کرنے پر زور



پریاگ راج۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ آج پریاگ راج کے شمال وسطی علاقائی ثقافتی مرکز کے احاطے میں منعقدہ " دیویانگ سمّیلن و ثقافتی مہوتسو' ' پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اس موقع پر انہوں نے معذور بچوں کی صلاحیتوں ، خود اعتمادی اور خودداری کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ معذور افراد سماج پر بوجھ نہیں بلکہ ہماری سماجی ذمہ داری ہیں۔ معذور بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے ، انہیں تعلیم یافتہ بنانے اور ان کے خود اعتمادی کو بڑھانے کے لیے سکشم ادارے اور اساتذہ کی جانب سے کیا جا رہا کام انتہائی قابل ستائش ہے۔ سماج کے تمام طبقات کو ایسے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے اور اپنی استطاعت کے مطابق تعاون کرنا چاہیے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی نے معذور افراد کو عزت و وقار فراہم کرنے کے مقصد سے انہیں 'وکلانگ' کے بجائے 'دیویانگ' کہہ کر مخاطب کرنے کی پہل کی۔ معذور افراد میں بھی غیر معمولی صلاحیتیں اور قابلیتیں ہوتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے معذور بچوں کی جانب سے پیش کیے گئے ثقافتی پروگرام کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ بچوں نے اسٹیج پر جس خود اعتمادی اور عمدگی کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ، وہ قابل تعریف ہے۔ ان کے اساتذہ کی جانب سے بچوں کو اداکاری کے ذریعے سکھانے اور تیار کرنے کا کام بھی انتہائی ترغیب بخش ہے۔ معذور بچوں کی صلاحیتوں کو اسٹیج فراہم کرنا ان کے خود اعتمادی اور خود کفالت کو بڑھانے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ جناب موریہ نے کہا کہ معذور افراد کو مختلف قسم کی عملی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سکشم ادارے اور معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والی تنظیموں سے توقع ہے کہ وہ ان مسائل کو تحریری طور پر فراہم کریں، تاکہ حکومت کی سطح پر ان کا مقررہ وقت میں حل کرایا جا سکے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ معذور افراد کے مسائل کے ازالے کے لیے ضروری ہدایات دی جائیں گی اور کسی بھی طرح کی لاپروائی نہیں ہونے دی جائے گی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ معذوری کا سرٹیفکیٹ بنوانے کے لیے کئی مرتبہ معذور افراد کو بلاوجہ بھٹکنا پڑتا ہے۔ حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری انتظامات کرے گی کہ سرٹیفکیٹ بنوانے کے لیے چیف میڈیکل آفیسر کے دفتر آنے والے معذور افراد کو عزت و احترام کے ساتھ سہولت فراہم ہو اور انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے معذور افراد کی پنشن کی رقم 300 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 1500 روپے ماہانہ کر دی ہے۔ حکومت معذور افراد کو مالی امداد اور سماجی تحفظ فراہم کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔ جن غریب معذور خاندانوں کے پاس رہائش نہیں ہے ، انہیں وزیر اعلیٰ آواس یوجنا کے ذریعے رہائش فراہم کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے ، تاکہ وہ باعزت زندگی گزار سکیں۔ جناب موریہ نے معذور افراد کی شادی کے سلسلے میں کہا کہ وزیر اعلیٰ اجتماعی شادی اسکیم کے تحت عام جوڑوں کو 1,01,000 روپے کی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ معذور افراد کی شادیوں میں بھی یکساں امداد فراہم کرنے کی سمت میں ضروری انتظامات کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ معذور افراد کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ دلانے میں کسی قسم کی بے ضابطگی نہیں ہونے دی جائے گی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ معذور افراد کو آمد و رفت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے موٹرائزڈ ٹرائی سائیکل اور دیگر معاون آلات اہم ہیں۔ انہوں نے اپنی جانب سے بھی ایسے ضرورت مند معذور افراد کو معاون آلات فراہم کرنے کی کوششوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ معذور افراد کو رحم نہیں بلکہ عزت ، تعاون اور مساوی مواقع کی ضرورت ہے۔ ان کی خودداری اور خود کفالت سماج کی طاقت ہے۔ انہوں نے پروگرام میں موجود تمام تنظیموں ، اساتذہ ، سماجی کارکنوں اور معاونین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت اور سماج کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ معذور افراد کے مسائل کے حل کے لیے حکومت ہمیشہ حساس اور پابند عہد رہے گی۔

وزیر اے کے شرما نے مئو کو تین ترقیاتی منصوبوں کا تحفہ دیا

5.31 کروڑ کے منصوبوں کا افتتاح گھاٹوں اور رام لیلا میدان کی تزئین و آرائش



لکھنؤ : یکم نومبر۔ شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے کل رات دیر گئے ماؤ کے باشندوں کو تین اہم ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح کر کے ایک تحفہ پیش کیا۔ 531.5 لاکھ ان میں مدیا گھاٹ اور ویسرجن گھاٹ کی تزئین و آرائش کے ساتھ ساتھ رام لیلا گراؤنڈ میں انٹر لاکنگ اور بیوٹیفکیشن کا کام بھی شامل ہے۔ اس موقع پر وزیر مسٹر شرما نے اپنے پانچ سالہ دور میں ماؤ میں کئے گئے ترقیاتی کاموں کا تفصیلی بیان پیش کیا اور ایک ترقیاتی کتابچہ جاری کیا۔ اس موقع پر وزیر جناب شرما نے تین ترقیاتی پروجیکٹوں کے افتتاح پر ماؤ کے باشندوں کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ماؤ اور ان کے لیے بہت خوشی اور خوش قسمتی کا دن ہے۔ بھگوان مہادیو کی مہربانی اور ماؤ کے لوگوں کی محبت اور آشیرواد سے اس علاقے میں پچھلے پانچ سالوں میں بے شمار ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماؤ کو ترقی کے نئے ماڈل کے طور پر قائم کرنا میرا عزم ہے۔ عوام کے تعاون سے ضلع کا چہرہ بدل رہا ہے۔ وزیر جناب شرما نے اپنے پانچ سالہ دور اقتدار میں کئے گئے ترقیاتی کاموں کی تفصیلات ایک کتابچے کے ذریعے عوام کے سامنے پیش کیں۔ اسے وہاں موجود عوامی نمائندوں نے جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر عوامی نمائندے کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو اس ذمہ داری کے تحت کئے گئے کاموں کا حساب دیں۔ اسی جذبے کے تحت وہ ہر سال 26 جنوری کو سالانہ ورک رپورٹ پیش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے عوام سے تجاویز طلب کیں اور انہیں بتایا کہ کتابچہ کو ڈیجیٹل طور پر بھی دستیاب کرایا جائے گا۔ وزیر شرما نے کہا کہ انہوں نے تقریباً 50 ممالک کا سفر کیا ہے اور ان کے سیاحتی مقامات کا دورہ کیا ہے۔ انہیں فخر ہے کہ ماؤ مہادیو گھاٹ آج ایک منفرد اور پرکشش سیاحتی مقام بن گیا ہے۔ یہ گھاٹ عوامی تعاون اور سی ایس آر کے ذریعے تقریباً 20 کروڑ روپئے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا تھا۔ اس گھاٹ پر کسی فرد کا نام نہیں لکھا گیا ہے ، کیونکہ یہ کسی ایک شخص کا نہیں بلکہ ماؤ کے تمام لوگوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان مہادیو میں یقین اور خدمت کے جذبے سے متاثر ہو کر اس گھاٹ کو ماؤ کی اجتماعی وراثت کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔

شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے کل دیر رات ماؤ میں 531.5 لاکھ روپئے کی لاگت سے تین ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح کیا۔ ان میں 260.27 لاکھ روپئے کی لاگت سے مدیہ گھاٹ کی تزئین و آرائش، 247.42 لاکھ روپئے کی لاگت سے چیف منسٹر کی عالمی شہری ترقی کی اسکیم کے تحت وسرجن گھاٹ کی تزئین و آرائش ، اور 23.81 لاکھ روپئے کی لاگت سے رام لیلا گراؤنڈ کی انٹر لاکنگ اور خوبصورتی شامل ہے۔ یہ منصوبے نہ صرف ماؤ کے مذہبی اور ثقافتی ورثے کو ایک نئی شناخت دیں گے بلکہ مقامی لوگوں کو بہتر سہولیات بھی فراہم کریں گے۔ وزیر شرما نے کہا کہ کسی بھی شہر کی خوبصورتی کا تعین صرف سڑکوں ، عمارتوں اور گھاٹوں کی تعمیر سے نہیں ہوتا بلکہ اس کے باشندوں کی سوچ، اقدار اور ثقافتی شعور سے بھی ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح کے ساتھ ثقافتی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں ، تاکہ لوگ اپنے ثقافتی ورثے ، روایات اور مذہبی عقیدے سے جڑیں۔ اس موقع پر ایک عظیم الشان ثقافتی شام کا بھی اہتمام کیا گیا، جس میں الکا پہاڑیہ کی ٹیم نے چھٹھ کے گیتوں اور دیگر مدھر گیتوں کی اپنی دلفریب پیشکش سے سامعین کے دل موہ لیے۔ متھرا کے فنکاروں کی ٹیم نے رادھا-کرشن رقص اور پھولوں کی ہولی کی پرکشش پیشکش دے کر برج کی ثقافتی رونق کو پھیلایا۔ پورے پروگرام میں عقیدت ، موسیقی اور لوک ثقافت کا انوکھا سنگم نظر آیا۔ پروگرام کی نظامت محترمہ ونیتا جوہری نے کی۔ پروگرام میں عوامی نمائندے ، انتظامی افسران ، معززین اور مقامی لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

بی ایس پی نے 2027 اسمبلی انتخابات کی تیاری شروع کر دی

دوسری جماعتوں کے باغیوں پر نظر، لکھنؤ کی نشستوں پر امیدواروں کا اعلان مؤخر

لکھنؤ: یکم نومبر (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی نے 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے حکمت عملی بنانا شروع کر دی ہے۔ بی ایس پی دوسری پارٹیوں کے باغیوں پر توجہ مرکوز کر رہی ہے جنہیں ٹکٹ نہیں ملے گا۔ پارٹی عہدیداروں کا دعویٰ ہے کہ ہر سیٹ کے لیے پانچ سے چھ امیدوار ہیں، لیکن کسی نام کا اعلان نہیں کیا جا رہا ہے۔ ذرائع سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ پارٹی دوسری جماعتوں کے باغیوں پر نظر رکھے ہوئے ہے جو الیکشن لڑنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پارٹی نے ابھی تک لکھنؤ کی نو اسمبلی سیٹوں کے لیے ایک بھی انچارج کا اعلان نہیں کیا ہے۔ ان انچارجوں کو بعد میں امیدوار قرار دینا پارٹی کی روایت رہی ہے۔ بی ایس پی نے 2007 میں مکمل اکثریت کے ساتھ یوپی میں اقتدار حاصل کیا تھا، لیکن اس کے بعد سے اسمبلی انتخابات میں مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں مسلسل ناکام رہی ہے۔ 2022 کے اسمبلی انتخابات میں بی ایس پی نے صرف ایک سیٹ جیتی تھی۔ چنانچہ پارٹی امیدواروں کے انتخاب میں محتاط قدم اٹھا رہی ہے۔ پارٹی کے پرانے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ اس سے قبل 2022 کے انتخابات سے دو تین سال قبل انچارج/امیدوار کا اعلان کیا جاتا تھا لیکن اس بار تصویر مختلف ہے۔ لکھنؤ میں جہاں ایس پی، بی جے پی اور کانگریس کے امیدوار ٹکٹ کے لیے سرگرم ہو گئے ہیں، وہیں بی ایس پی نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ 2022 کے انتخابات میں، بی ایس پی نے ملیح آباد (ایس سی) سے جگدیش راوت، بی کے ٹی سے صلاح الدین صدیقی، سروجنی نگر سے محمد جلیس خان، مغرب سے قیوم رضا، شمال سے محمد سرور ملک، مشرق سے آشیش کمار سنہا، وسطی سے آشیش چندر سریواستو، انیل پانڈے، لکھنؤ سے انیل پانڈے، موہنلال گنج ایس سی اور دیویندر کمار کو میدان میں اتارا ہے۔ ان میں دیویندر، صلاح الدین، آشیش کمار، اشیش چندرا، اور انیل اب پارٹی میں نہیں ہیں، جب کہ لکھنؤ نارتھ سے سرور ملک کا ٹکٹ تقریباً یقینی سمجھا جاتا ہے۔ سرور نے 2022 کے اسمبلی انتخابات کے ساتھ ساتھ 2024 کے لوک سبھا انتخابات بھی بی ایس پی کے ٹکٹ پر لڑے تھے۔ ان کی اہلیہ میئر کے لیے الیکشن لڑ رہی تھیں۔ سرور پارٹی کے مہانگر صدر بھی تھے اور اس وقت وہ مسلم بھائی چارہ کمیٹی کے ڈویژنل کوآرڈینیٹر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ ادھر مغربی نشست پر قیوم رضا کا دعویٰ بھی مضبوط ہے۔ پارٹی ذرائع نے بتایا کہ ملیح آباد میں پارٹی کوئی بڑا قدم اٹھا سکتی ہے۔ بی ایس پی کی نظریں حکمراں پارٹی کے ایک اہم لیڈر پر ہے۔ اگر حکمران جماعت نظر انداز کر دے تو وہ ہاتھی پر بھی سوار ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بی ایس پی ملیح آباد کے برعکس دیگر اسمبلی سیٹوں کے لیے ابھی تک تیاری نہیں کر رہی ہے۔ کوئی بھی سرکاری عہدیدار امیدواروں کے بارے میں تبصرہ کرنے کو تیار نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں مرکزی اور ریاستی قیادت سے جو بھی ہدایات آئیں گی ان پر عمل کیا جائے گا۔ پارٹی فی الحال انچارجوں کا اعلان کر رہی ہے۔ اس کے ایک حصے کے طور پر کسی ریاستی یا مرکزی لیڈر کی طرف سے ریلی نکالی جا رہی ہے۔ یہ انچارج بھی امیدوار ہوگا۔

لکھنؤ کے سعادت گنج میں تہرے قتل کے بعد ایک اور مرڈر

دوست نے ریحان غازی کو چاقو گھونپ کر کیا قتل

لکھنؤ: یکم نومبر (پی این ایس) سعادت گنج میں تہرے قتل کی آگ ابھی ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی کہ سنیچر کی دیر رات ایک اور نوجوان کو سرعام چاقو سے وار کر کے قتل کر دیا گیا۔ یہ واقعہ آزاد نگر سی بلاک میں امبیڈکر پارک کے قریب پیش آیا۔ معمولی جھگڑے کے بعد ایک دوست نے نوجوان کی گردن اور جسم پر کئی وار کئے۔ پولیس نے شدید زخمی نوجوان کو کے جی ایم یو ٹراما سینٹر پہنچایا، جہاں اس کی موت ہو گئی۔ رام نگر کا رہنے والا ریحان غازی امبیڈکر پارک کے قریب سیر کے لیے گیا تھا۔ گلاب کی بغیا کا رہنے والا اس کا دوست حذیفہ بھی موجود تھا۔ دونوں کے درمیان تیکھی چھڑ گئی، جو جلد ہی جسمانی جھگڑے میں بدل گئی۔ تنازعہ بڑھنے پر حزیفہ نے اچانک چاقو نکالا اور ریحان کی گردن میں وار کر دیا۔ ریحان خون بہنے سے زمین پر گر گیا اور ملزم موقع سے فرار ہو گیا۔ چیخ و پکار سن کر آس پاس کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور فوری طور پر پولیس کنٹرول روم کو اطلاع دی۔ ریحان کی بیوی شیبا نے روتے ہوئے بتایا کہ اس کا شوہر کسی جرم میں آگرہ جیل میں قید تھا۔ رہا ہونے کے بعد وہ صرف تین دن پہلے ہی گھر واپس آیا تھا۔ وہ حسب معمول شام چھ بجے کے قریب گھر سے نکلا تھا۔ ہفتے کی شام، جب اس کے قتل کی المناک خبر صرف چند گھنٹے بعد پہنچی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ اس نئے واقعہ نے سعادت گنج علاقے میں سنسنی پیدا کر دی ہے جو تہرے قتل کے بعد چھاؤنی میں تبدیل ہو چکا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈی سی پی ویسٹ جتیندر سریواستو اور اے سی پی رنجیت کمار بھاری پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور جائے وقوعہ کا مکمل معائنہ کیا۔ پولیس افسران نے قریبی سی سی ٹی وی کیمروں سے فوٹیج کا جائزہ لیا اور عینی شاہدین سے انٹرویو کیا۔ پولیس کے مطابق لاش کو تیار کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ اہل خانہ کی شکایت پر نامزد ملزم حذیفہ کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور پولیس ٹیمیں اس کی گرفتاری کے لیے مسلسل چھاپے مار رہی ہیں۔

مخلوق خدا کی خدمت ایک بہترین عمل ہے: مولانا خالد رشید

عیدگاہ لکھنؤ میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام مفت طبی کیمپ کا انعقاد



لکھنؤ : یکم نومبر (پی این ایس) انسانیت کی بنیاد خدمت خلق کے جذبات پر استوار ہوتی ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت ایک بہترین عمل ہے جو ہر انسان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر معاشرے کے لیے انجام دینا چاہیے۔ یہ عمل نہ صرف انسانیت کی تعمیر و ترقی اور فلاح و بہبود کا سبب بلکہ اس نیک عمل سے فرد کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا، میکس ہاسپٹل اور کائنڈ ہاسپٹل کے اشتراک سے دارالعلوم فرنگی محل عیدگاہ لکھنؤ میں منعقد ماہانہ مفت طبی کیمپ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت مندوں اور غریبوں کی امداد و تعاون کرنا اسلامک کی درخشاں تعلیمات و ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ خدمت خلق جیسے نیک کام کے نمونے ہم کو خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین کی سیرت مبارک اور صحابہ کرامؓ کے حالات میں بہ کثرت ملتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام اس مفت طبی کیمپ کا آغاز مولانا ابوالطیب احمد میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں ۲۰۰۰ء میں ہوا تھا۔ یہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو لگتا ہے۔ اس کیمپ سے بلاتفریق مذہب وملت ہزاروں افراد مستفید ہو چکے ہیں۔ یہاں مفت میں چشمے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ بلڈ پریشر، شوگر، تھائی رائیڈ، امراض نسواں وغیرہ کی جانچ اور مفت دوائیں دی جاتی ہیں۔ مولانا فرنگی محلی کے ہاتھوں مفت چشمے اور دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ اس کیمپ میں کائنڈ ہاسپٹل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شارق حبیب، میکس ہاسپٹل کی پوری ٹیم، بیگ آئی سنٹر کی پوری ٹیم، اویس احمد، عنبر ٹرسٹ کے زبیر احمد قدوائی نے اپنی اپنی خدمات انجام دیں۔ مہمانوں کا استقبال مولانا غفران احمد شمسی نے کیا اور شکریہ مولانا ہارون نظامی نے ادا کیا۔